عمران سیریز
سفاک مجرم
مظہر کلیم ایم اے

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز

سفاک مجرم

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

SCANNED BY JAMSHED

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعا
اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں. کسی قس
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس ک
پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہو

ناشران ــــــ اشرف قریشی
ــــــ یوسف قریشی
پرنٹر ــــــ محمد یونس
طابع ــــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ــــــ ۔/۴۰ روپے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ فورسٹارز کے سلسلے کا نیا ناول "سفاک مجرم" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قارئین نے جس طرح فورسٹارز کے اس سلسلے کو پذیرائی بخشی ہے اور جس طرح اس سلسلے میں مقامی سطح پر موجود سماجی برائیوں کے خلاف جدوجہد کو انہوں نے پسند کیا ہے اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ ہمارے ملک کے عوام خاص طور پر نوجوان اپنے اندر دردمندانہ دل رکھتے ہیں۔ وہ اس بات کا پختہ شعور رکھتے ہیں کہ معاشرے کو ان المناک برائیوں سے پاک رکھنا خود معاشرے کے وجود اور زندگی کیلئے انتہائی ضروری ہے اور وہ اس سلسلے میں ہر سطح پر کام کرنے کیلئے تیار ہیں۔ صرف شرط ان کے اس جذبے اور شعور کو منظم کرنے کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ فورسٹارز سلسلے کے ناول سماجی برائیوں کے خلاف عوامی شعور کو منظم کرنے میں خاصے مؤثر ثابت ہوں گے۔ اس سلسلے کا سابقہ ناول "ڈاگ کرائم" بردہ فروشی کے مکروہ جرم کے خلاف لکھا گیا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ اس ناول کو بے حد پسند کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مکروہ جرم جس قدر مکروہ ہے اسی قدر معاشرے میں اس کی جڑیں بھی دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ موجودہ ناول "سفاک مجرم" بھی اسی موضوع پر مبنی ہے لیکن اس ناول میں ان بین الاقوامی مجرموں کے انتہائی سنگین اور بھیانک جرم

SCANNED BY JAMSHED

کا پردہ چاک کیا گیا ہے جو ترقی پذیر اور پسماندہ ملکوں کے غریب اور بے بس لوگوں کو چند سکوں کا لالچ دے کر ان کے معصوم بچوں پر انتہائی خطرناک اور زہریلی ادویات کے تجربات کرتے ہیں۔ ایسے تجربات جو شاید جانوروں پر بھی نہیں کئے جاتے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی قارئین کو بہت کچھ سوچنے اور عملی طور پر بہت کچھ کرنے پر آمادہ کرنے میں بے حد معاون ثابت ہوگا۔ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ہارون آباد سے طاہر عباس صاحب لکھتے ہیں۔ "ڈاگ کرائم" اپنی نوعیت کا منفرد ناول ہے۔ یہ ناول لکھ کر آپ نے انتہائی مکروہ ترین اور غیر انسانی جرم پر سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اور یہ یقیناً آپ کی طرف سے ایک جہاد ہے۔ آپ کا فورسٹارز کا سلسلہ بے حد اچھا جا رہا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ ہر ماہ فورسٹارز کے سلسلے کا ایک ناول ضرور شائع کیا کریں۔

محترم طاہر عباس صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ فورسٹارز کا سلسلہ واقعی قارئین نے بے حد پسند کیا ہے۔ موجودہ ناول بھی اسی سلسلے کا ناول ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بھی آپ کو پسند آئے گا۔ جہاں تک ہر ماہ اسس سلسلے کا ناول شائع کرنے کی آپ کی فرمائش ہے تو انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش پوری ہو سکے لیکن بہر حال وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فیصل آباد سے اختر نوید صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کا فورسٹارز سلسلے کا ناول "ڈاگ کرائم" بے حد پسند آیا ہے۔ اس ناول میں آپ نے بردہ فروشوں کی مکروہ کارروائیوں کے خلاف جس طرح قلم اٹھایا ہے یہ آپ کی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مجھے ٹائیگر کا کردار بے حد پسند ہے لیکن آپ ٹائیگر کو بہت کم ناولوں میں لے آتے ہیں اور جن ناولوں میں وہ آتا ہے اس کا کام صرف اطلاعات مہیا کرنے تک ہی محدود رہتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ ٹائیگر کے کردار کو بھرپور انداز میں پیش کیا کریں تاکہ اس کی بے پناہ صلاحیتیں کھل کر سامنے آسکیں۔

محترم اختر نوید صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ٹائیگر واقعی بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اسی لئے تو عمران نے اُسے اپنا شاگرد بننے کا اعزاز بخشا ہوا ہے لیکن عمران کے سامنے جب کوئی مشن آتا ہے تو پھر عمران کے سامنے صرف ملک و قوم کا مفاد ہوتا ہے۔ شخصیتیں اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ یہی وجہ ہے کہ عمران اسس مشن کے مطابق اپنی ٹیم کا انتخاب کرتا ہے اور جس ممبر سے جتنا کام وہ مناسب سمجھتا ہے لیتا ہے۔ اسی لئے اکثر قارئین کو شکایت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کے پسندیدہ کرداروں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ مطمئن رہیں۔ نہ ٹائیگر کو اور نہ ہی اس کی صلاحیتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جس مشن میں بھی اس کی صلاحیتوں کی ضرورت سامنے آئی، آپ یقیناً ٹائیگر کو اس مشن میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھیں گے۔

چیچہ وطنی سے بدر سلطان کلیر صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول

SCANNED BY JAMSHED

"فائٹنگ مشن" بے حد پسند آیا ہے۔ میں نے آپ کا یہ پہلا ناول پڑھا ہے اور اس ناول کو پڑھنے کے بعد مجھے اپنے پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں اب تک آپ کے اتنے خوبصورت ناولوں کے مطالعے سے محروم کیوں رہا۔ بہرحال میں جلد ہی اس محرومی کا ازالہ کر لونگا۔ لیکن اس ناول میں ایک تکنیکی غلطی سامنے آئی ہے کہ عمران جب شاگل اور اس کے نائب کے خلاف حرکت میں آتا ہے تو صالحہ کی مدد لیتا ہے حالانکہ تھوڑی دیر پہلے صالحہ شدید زخمی ہو کر موت کی دہلیز کو چھو کر واپس آئی تھی۔ یہ کام ٹیم کے کسی دوسرے ممبر سے بھی تو لیا جا سکتا تھا۔

محترم بدر سلطان کلیئر صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے شاید غور نہیں کیا کہ ٹیم کے دوسرے ممبران کے زخموں کی نوعیت ایسی تھی کہ وہ اس کام میں عمران کی کسی صورت بھی مدد نہ کر سکتے تھے جب کہ صالحہ کے زخموں کی نوعیت بہرحال ان سے مختلف تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اس پہلو پر پوری طرح غور کرنے کے بعد آپ کی پریشانی دُور ہو جائے گی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران نے کار ہوٹل شیرٹن کی پارکنگ میں روکی۔ ایک طرف کھڑا ہوا ایک نوجوان تیزی سے اس کی کار کی طرف بڑھا۔ نوجوان کی عمر اٹھارہ انیس سال کے قریب تھی۔ اس نے تپلون اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

"کیا آپ کا نام علی عمران صاحب ہے"...... نوجوان نے قریب آکر قدرے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران جو کار سے نیچے اتر رہا تھا چونک کر نوجوان کو دیکھنے لگا۔

"صاحب تو نہیں البتہ علی عمران ضرور ہے"...... عمران نے نوجوان کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر آپ مجھے چند منٹ دے دیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا"...... نوجوان نے اس بار ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"تم چند منٹ کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں گھڑی ہی دے دیتا

"ہوں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کار سے اتر کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر اطمینان سے کلائی سے گھڑی اتارنے لگا۔

"اوہ اوہ میرا یہ مطلب نہیں تھا جناب میرا مطلب تھا کہ آپ چند منٹ کے لئے میری بات سن لیں"...... نوجوان نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے ساتھ ساتھ شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہاری بات چند منٹ میں پوری ہو جائے گی"......... عمران نے اسے اس قدر بوکھلائے ہوئے اور پریشان دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر کار کا دروازہ لاک کر دیا۔

"جی ہاں میں آپ کا زیادہ وقت نہ لوں گا"...... نوجوان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس بڑا فالتو وقت ہوتا ہے اس لئے تم میرے وقت کی فکر نہ کرو اور جو کہنا چاہتے ہو۔ اطمینان سے اور کھل کر کہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی میرا نام نعیم بابر ہے اور میں میٹرک پاس ہوں۔ ہوٹل شیرٹن میں کچن بوائے کی آسامی خالی ہے۔ میں نے منیجر صاحب کو درخواست دی ہے لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ یہاں کا کچن سپروائزر ہمارے محلے میں رہتا ہے اسی نے ہی مجھے بتایا تھا کہ یہاں آسامی خالی ہے۔ منیجر صاحب کے انکار پر میں بے حد دل برداشتہ ہو گیا تو سپروائزر مجھے سمجھاتا

SCANNED BY JAMSHED

ہوا مین گیٹ کے باہر چھوڑ آنے کے لئے آیا تھا۔ اس وقت آپ کی کار کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ کچن سپروائزر نے جب آپ کو دیکھا تو اس نے مجھے کہا کہ میں آپ سے درخواست کروں۔ اگر آپ چاہیں تو مجھے یہ نوکری مل سکتی ہے۔ اس لئے میں ادھر پارکنگ میں آگیا۔ آپ پلیز میری مدد کریں۔ میرے والد صاحب اکاؤنٹ آفیسر تھے۔ وہ بیمار ہیں اور بیماری کی وجہ سے انہوں نے محکمے سے طویل رخصت اور پھر ریٹائرمنٹ لے لی ہے۔ مجھ سے بڑی دو بہنیں ہیں۔ وہ دونوں سکول میں پڑھاتی ہیں۔ مجھ سے چھوٹے دو بھائی ہیں جو ابھی سکول میں پڑھتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ اخراجات بہت مشکل ثابت ہو رہے ہیں کیونکہ میری بہنوں کی تنخواہیں اور میرے والد کی پنشن سب والد صاحب کی بیماری پر لگ جاتی ہے اس لئے میں نوکری کرنا چاہتا ہوں"....... نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"منیجر نے کیوں انکار کر دیا ہے۔ کوئی وجہ بھی بتائی ہے اس نے"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں انہوں نے کہا ہے کہ وہ مجبور ہیں۔ ہوٹل کے مالک صاحب کا فون آیا ہے کہ وہ اپنا آدمی بھیج رہے ہیں"....... نعیم بابر نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر میری سفارش پر منیجر تمہیں کیسے نوکری دے دے گا۔ ظاہر ہے مالک کے سامنے تو وہ اپنی مرضی نہیں کر سکتا"....... عمران نے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ٹھیک ہے جی۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ مجھے تو سروائزر اسلم نے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو منیجر نوکری دے دے گا۔ اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ مجبور ہے تو ٹھیک ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں میں نے آپ کا وقت ضائع کیا"...... نوجوان نے دھیمے اور مایوسانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ارے ارے کہاں جا رہے ہو"...... عمران نے اسے مڑتے دیکھ کر کہا۔

"جی گھر جاؤں گا اور کیا کر سکتا ہوں"...... نوجوان نے مڑ کر اسی طرح مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے تم نوجوان ہو۔ اس قدر مایوس ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ایک نوکری نہیں ملی تو کیا ہوا۔ دوسری مل جائے گی آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ نوجوان خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس کے چہرے پر البتہ امید کی کرن نمودار ہو گئی تھی۔ ہوٹل کا ہال اس وقت تقریباً بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف رنگین آنچل بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ہال میں موجود زیادہ تر افراد تھری پیس سوٹوں میں ملبوس تھے اور ان سب کے چہروں کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا تھا کہ پورے ملک میں انتہائی خوشحالی کا دور دورہ ہے۔ کوئی بھی شخص کسی بھی مسئلے سے دو چار نہیں ہے۔ عمران ایک کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں میز خالی تھی۔

"بیٹھو"...... عمران نے میز کے قریب پہنچ کر کرسی کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا اور خود بھی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ نوجوان اس طرح کرسی کے کنارے پر بیٹھ گیا جیسے ابھی اٹھ کر بھاگ جائے گا۔

"ارے اطمینان سے بیٹھو۔ کرسی کے گدے میں کانٹے تو نہیں بھرے ہوئے جو تم اس طرح کنارے پر بیٹھ گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نعیم بابر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا لیکن اس کے انداز میں جھجک ویسے ہی موجود تھی۔ اسی لمحے ویٹر نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"دو گلاس لائم جوس لے آؤ اور کاؤنٹر سے معلوم کرو کہ منیجر صاحب اپنے دفتر میں موجود ہیں یا نہیں"...... عمران نے ویٹر سے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ہاں اب بتاؤ نعیم بابر کہ یہ کچن بوائے کی نوکری کس قسم کی نوکری ہے۔ کیا کرنا پڑتا ہے وہاں کتنی تنخواہ ملتی ہے"...... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی سپروائزر نے بتایا ہے کہ کچن میں ہیلپر کے طور پر کام کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ تنخواہ پندرہ سو روپیہ ماہانہ ہے۔ دو چار سو روپے الاؤنس کے طور پر مل سکتے ہیں اگر منیجر صاحب چاہیں تو"۔ نعیم بابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی کسی جگہ ٹرائی کی ہے تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ اس لئے کہ کسی اور جگہ نوکری کرنے کے بعد میں آگے پڑھ نہ سکوں گا۔ جب کہ یہاں دو شفٹوں میں کام ہوتا ہے اور جو

SCANNED BY JAMSHED

نوکری ہے وہ دوسری شفٹ میں ہے۔ میں نے سوچا کہ کالج سے فارغ
ہو کر یہاں آجایا کروں گا اور پھر رات کو ڈیوٹی سے فارغ ہو کر گھر چلا
جاؤں گا۔ اس طرح میں پڑھ بھی لوں گا اور کام بھی کر لوں گا"۔ نعیم
بابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے آکر لائم جوس کے دو
گلاس ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"مینجر صاحب اپنے دفتر میں موجود ہیں جناب"...... ویٹر نے عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ویٹر کے جانے کے بعد وہ
نعیم بابر سے مخاطب ہو گیا۔

"اطمینان سے لائم جوس پیو۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہارا
مسئلہ کسی نہ کسی طرح حل ہو جائے"...... عمران نے کہا اور اپنے
سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا لیا۔

"آپ کی مہربانی ہو گی جناب"...... نعیم بابر نے جواب دیا اور
گلاس اٹھا کر اس نے گھونٹ لیا تو اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات
ابھر آئے ایسے تاثرات جیسے زندگی میں پہلی بار لائم جوس کا ذائقہ اس
نے چکھا ہو۔

"میٹرک کب پاس کیا ہے تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"اسی سال پاس کیا ہے جناب ایک ہفتہ پہلے رزلٹ آیا ہے"۔
نعیم بابر نے جواب دیا۔

"کون سا گریڈ آیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی سی گریڈ ہے"...... نعیم بابر نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

"اب کالج میں کون سے مضمون لینے کا ارادہ ہے"...... عمران نے
پوچھا ساتھ ساتھ وہ لائم جوس کی چسکیاں بھی لے رہا تھا۔

"کامرس گروپ لوں گا"...... نعیم بابر نے جواب دیا۔

"او کے آؤ میرے ساتھ اب مینجر صاحب سے بھی مل لیتے ہیں"۔
عمران نے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
نعیم بابر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال
کر گلاس کے نیچے رکھا اور نعیم بابر کو اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر آگے بڑھ
گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سائیڈ راہداری میں چلتے ہوئے مینجر کے کمرے کی
طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ مینجر کے دروازے کے باہر کھڑے
باوردی دربان نے ہاتھ اٹھا کر عمران کو سلام کیا اور پھر مؤدبانہ انداز
میں دروازہ کھول دیا۔ عمران سلام کا جواب دے کر اندر داخل ہوا۔
کمرہ خاصا وسیع تھا اور انتہائی قیمتی اور شاندار فرنیچر سے سجا ہوا تھا۔ بڑی
سی دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا رسیور
کان سے لگائے فون سننے میں مصروف تھا۔ اس نے جب عمران کو اندر
داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی
سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ عمران صاحب آپ خیریت ہے"...... مینجر نے جلدی سے
میز کی سائیڈ سے نکل کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"خیریت کو ساتھ لے آیا ہوں۔ ویسے اس خیریت کا نام نعیم بابر

SCANNED BY JAMSHED

ہے"...... عمران نے اپنے پیچھے آنے والے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ نوجوان شاید وہی ہے جو نوکری کے لئے آیا تھا"...... منیجر نے نعیم بابر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی ہے"...... عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کی سفارش کچن سپروائزر نے بھی کی تھی عمران صاحب۔ اس نے مجھے اس کے حالات بھی بتائے تھے وہ اس کے محلے کا رہنے والا ہے۔ میں خود بھی چاہتا تھا کہ اسے سروس دے دوں تاکہ یہ سروس کے ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کر سکے لیکن میں مجبور ہوں۔ سر کمال الدین احمد صاحب کے سیکرٹری صاحب کا فون آگیا تھا کہ وہ آدمی اس سروس کے لئے بھیج رہے ہیں۔ شاید ان کے کسی ملازم کا بھانجا یا بھتیجا ہے"۔ منیجر نے بڑے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو نعیم بابر"...... عمران نے نعیم بابر کو کہا اور خود بھی میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ منیجر گھوم کر دوبارہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ نعیم بابر ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ منیجر کی بات سن کر اس کے چہرے پر ایک بار پھر مایوسی سی چھا گئی تھی۔

"اتنے بڑے ہوٹل میں اس کچن بوائے کے علاوہ اور کوئی جگہ خالی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور جگہ کیسی جگہ عمران صاحب"...... منیجر نے چونک کر پوچھا۔

"مثلاً تمہارا آفس ہے۔ اکاؤنٹ آفس ہے اور اسی طرح کے دوسرے آفسز بھی ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں جناب کوئی بھی سیٹ خالی نہیں ہے"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کوئی سپیشل سیٹ بھی تو نکال سکتے ہو۔ آخر تم منیجر ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ سر کمال الدین احمد صاحب منیجنگ ڈائریکٹر ہیں اور یہاں ایک نیا چپڑاسی بھی رکھنا ہو تو ان سے باقاعدہ منظوری لینی پڑتی ہے۔ یہ تو سابقہ کچن بوائے کسی اور ہوٹل میں چلا گیا تو سیٹ خالی ہو گئی تھی"...... منیجر نے جواب دیا۔

"سر کمال الدین احمد صاحب سے پھر میری بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو شاید اس وقت رائل کلب میں ہوں گے اور ان کا حکم ہے کہ وہاں انہیں کسی صورت ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... منیجر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم صرف رائل کلب سے رابطہ کرا دو۔ اس کے بعد میں جانوں اور سر کمال الدین احمد صاحب جانیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور منیجر نے خاموشی سے فون کا رسیور اٹھایا۔

"رائل کلب کا نمبر ملاؤ"...... منیجر نے دوسری طرف سے بولنے والے سے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہیلو رائل کلب"....... چند لمحوں بعد مینجر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے سن کر اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن بھی خود ہی آن کر دیا۔ شاید وہ سننا چاہتا تھا کہ سر کمال الدین احمد صاحب عمران کو کیا جواب دیتے ہوئے۔

"ہیلو ہیلو رائل کلب"..... دوسری طرف سے مسلسل کال دی جا رہی تھی۔

"سر کمال الدین احمد یہاں ہوں گے ان سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"کون صاحب بات کر رہے ہیں"....... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"....... عمران نے اپنا نام معہ ڈگریوں کے بتاتے ہوئے کہا تو صوفے پر بیٹھا ہوا نعیم بابر بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جب کہ مینجر صرف مسکرا کر رہ گیا تھا۔

"جی بہتر ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ انکل میں حقیر فقیر پر تقصیر"۔ عمران کی زبان یکلخت رواں ہو گئی۔

"وعلیکم السلام۔ بس بس اتنا ہی تعارف کافی ہے۔ میں تمہیں

پہچان گیا ہوں لیکن فون کیسے کیا ہے"...... دوسری طرف سے سر کمال الدین احمد نے عمران کی بات درمیان سے کاٹتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی میں نے آپ کے ہوٹل کے مینجر سے کہا انہوں نے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر سے کہا۔ اس آپریٹر نے رائل کلب کے فون آپریٹر سے کہا اور رائل کلب کے فون آپریٹر نے...... "عمران نے ایک بار پھر پوری روانی سے بولنا شروع کر دیا تھا۔

"میرا مطلب تھا کہ کس مقصد کے لئے فون کیا ہے"...... ایک بار پھر سر کمال الدین احمد نے عمران کی بات درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ آپ کو سوائے مطلب کے فون نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے برا منا جانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے تم ناراض ہو گئے ٹھیک ہے بولتے جاؤ۔ میں سن رہا ہوں۔ اب تم جیسے بھتیجے کو تو ناراض نہیں کیا جا سکتا"...... دوسری طرف سے سر کمال الدین احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ اللہ ایسے انکل تو سب کو دے۔ کہیں آمین بلکہ ثم آمین"۔ عمران نے کہا۔

"اور ساتھ ہی یہ دعا بھی مانگ لوں کہ اللہ تم جیسے بھتیجے بھی سب کو دے"...... سر کمال الدین احمد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آمین ثم آمین"...... عمران نے بڑے خشوع وخضوع سے آمین

SCANNED BY JAMSHED

کہا تو دوسری طرف سے سر کمال الدین احمد ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"انکل مینجر صاحب نے بتایا ہے کہ ہوٹل شیرٹن میں ایک کچن بوائے کی آسامی خالی ہوئی ہے"...... عمران نے اچانک موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس نے مجھے رپورٹ دی تھی مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ سر کمال الدین احمد کے لہجے میں حیرت تھی۔

"انکل آپ کو تو معلوم ہے کہ میں ایک طویل عرصہ سے بے روزگار پھر رہا ہوں۔ ڈیڈی کی بھی بڑی خواہش ہے کہ میں کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہو کر ان کا اور ان کے اعلیٰ خاندان کا نام روشن کر دوں لیکن مینجر صاحب نے کہا ہے کہ اس آسامی پر آپ کے کسی ملازم کا بھانجا بھتیجا فائز ہو رہا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو اب تم کچن بوائے بن کر اپنے ڈیڈی کا نام روشن کرو گے۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ بات کیا ہے۔ تم کیا چاہتے ہو"۔ سر کمال الدین احمد نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن ان کے لہجے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ ان کا غصہ مصنوعی ہے۔

"ایک نوجوان ہے نعیم بابر وہ میٹرک پاس ہے۔ وہ کالج میں بھی پڑھنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی بطور کچن بوائے سروس بھی کرنا چاہتا ہے تاکہ کم از کم اپنی پڑھائی کے اخراجات خود ادا کر سکے۔ لیکن مینجر صاحب فرما رہے ہیں کہ آپ کے کسی ملازم کا کوئی عزیز رشتہ دار کچن بوائے بننا چاہتا ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ چلو کسی اور شعبے میں اس

نوجوان کو لگا دو لیکن ان کا کہنا ہے کہ کسی شعبے میں کوئی سیٹ خالی نہیں ہے اور وہ خود کوئی سیٹ پیدا نہیں کر سکتے۔ پیدائش کا سارا سلسلہ آپ کے اختیار میں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سر کمال الدین احمد بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم جیسا بدتمیز نوجوان میں نے نہیں دیکھا تم بزرگوں سے بھی مذاق کرنے سے باز نہیں آتے۔ اب میری عمر ہے پیداوار کے لئے بہر حال فون مینجر کو دو میں اس سے بات کرتا ہوں"...... سر کمال الدین احمد نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور مینجر کی طرف بڑھا دیا۔ کیونکہ مینجر اور نوجوان نعیم بابر کی وجہ سے وہ زیادہ کھل کر مذاق نہ کرنا چاہتا تھا۔

"یس سر"...... مینجر نے رسیور لیتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران جیسے کہے ویسے ہی کرو۔ اٹ از مائی آرڈر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مینجر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"جی صاحب اب آپ حکم فرمائیں"...... مینجر نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے ہوٹل کا شعبہ اکاؤنٹ تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... مینجر نے جواب دیا۔

"تو اس نوجوان کو اس شعبے میں اسسٹنٹ کی نوکری دو۔ اس کا

SCANNED BY JAMSHED

پروگرام کالج میں کامرس گروپ لینے کا ہے اس لئے اکاؤنٹ کے شعبے
میں کام کرتے ہوئے اس کی عملی ٹریننگ بھی ہو جائے گی"۔ عمران
نے کہا۔

"لیکن یہ سروس تو دن کی ہوگی ۔ پھر یہ کالج میں کیسے پڑھے
گا"...... منیجر نے کہا تو عمران بھی چونک پڑا۔

"سر کامرس کالج میں شام کی شفٹ بھی ہوتی ہے"...... نوجوان
نے کھڑے ہو کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور منیجر نے اسے
بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر
دیا۔

"چیف اکاؤنٹ آفیسر رضا صاحب کو میرے پاس بھجواؤ"...... منیجر
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کتنی تنخواہ دو گے اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"جو دوسرے اسسٹنٹس لے رہے ہوں گے اب مجھے تو معلوم
نہیں ہے چیف اکاؤنٹ آفیسر کو معلوم ہوگا"...... منیجر نے کہا اور
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک
ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا وہ سر سے گنجا تھا اور آنکھوں پر موٹے شیشے
کا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ وہ شکل و صورت سے ہی اکاؤنٹ کا آدمی لگتا تھا۔

"تشریف رکھیں"...... منیجر نے آنے والے سے کہا اور وہ مؤدبانہ
انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کے شعبے میں کتنے اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں"...... منیجر نے

پوچھا۔

"چار جناب"...... آنے والے نے جواب دیا۔

"اب پانچ کام کریں گے ۔ سر کمال الدین احمد کے خصوصی حکم پر
یہ سیٹ پیدا کی گئی ہے اور یہ نوجوان کام کرے گا"...... منیجر نے ایک
طرف صوفے پر بیٹھے ہوئے نعیم بابر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
اور نعیم بابر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے
تاثرات نمایاں تھے۔

"جی بہتر ویسے مجھے ایک اسسٹنٹ کی ضرورت بھی تھی"۔ اکاؤنٹ
آفیسر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ اسسٹنٹ کو کتنی تنخواہ دیتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی دو ہزار روپے تنخواہ ہوتی ہے ۔ باقی الاؤنس ہوتے ہیں ۔ ملا کر
تقریباً ڈھائی ہزار روپے بن جاتے ہیں"...... اکاؤنٹ آفیسر نے جواب
دیا۔

"ٹھیک ہے جو باقی لوگ لیں گے وہی یہ بھی لے گا ۔ لیکن منیجر
صاحب اس کے کالج کے اخراجات اور اس کی فیس وغیرہ ہوٹل ادا
کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ رقم کس فنڈ میں سے دی جائے گی ۔
ہمارے پاس تو ایسا کوئی فنڈ نہیں ہے"...... منیجر نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"اگر نہیں ہے تو ایک فنڈ بناؤ ۔ اس کا نام رکھو ایجوکیشن فنڈ اور

SCANNED BY JAMSHED

اس فنڈ میں ہوٹل میں کام کرنے والے نچلے طبقے کے تمام ملازمین کے ان بچوں کی جو سکول اور کالج میں پڑھتے ہیں ۔ فیس اور تعلیمی اخراجات ادا کرو ۔ یہ ہوٹل کی انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملازمین کے بچوں کے تعلیمی اخراجات ادا کرے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب اس فنڈ میں رقم کہاں سے شامل کریں گے ۔ ہمارے ہاں تو ایک ایک پیسے کا حساب ہوتا ہے "...... منیجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" گیم کلب سے کتنی آمدنی ہوتی ہے "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" اب کیا کہا جا سکتا ہے "...... منیجر نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

" آپ بتائیں چیف اکاؤنٹ آفیسر صاحب گیم کلب سے روزانہ کتنی آمدنی ہوتی ہے "...... عمران نے چیف اکاؤنٹ آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی یہ تو سیکرٹ ہے ۔ آپ کو کیسے بتایا جا سکتا ہے "...... چیف اکاؤنٹ آفیسر نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کیا کہتے ہیں منیجر صاحب "...... عمران نے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی میں کیا عرض کروں میں تو مشکل میں پھنس گیا ہوں "۔ منیجر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" گیم کلب کا لائسنس تو آپ کے پاس ہوگا "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں ہے ۔ ہمارے ہاں تمام کام حکومت کی اجازت سے کئے جاتے ہیں "...... منیجر نے جواب دیا۔

" اس لائسنس میں کتنی مشینیں لگانے کی اجازت ہے ۔ ذرا لائسنس فائل لے آئیں ۔ میں اس دوران سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون کر کے یہاں بلوا لوں ۔ تاکہ وہ چیک کر سکے کہ لائسنس پر درج مشینری سے کتنی زیادہ مشینیں یہاں نصب ہیں کب سے نصب ہیں اور آپ اب تک ان مشینوں کی وجہ سے کتنا منافع ناجائز طور پر کما چکے ہیں "...... عمران نے پہلے سے زیادہ خشک لہجے میں کہا تو منیجر کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا۔

" اوہ اوہ عمران صاحب آپ پریشان نہ ہوں ۔ یہ فنڈ قائم ہوگا ۔ بالکل ہوگا ۔ آپ فکر نہ کریں "...... منیجر نے بری طرح گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" منیجر صاحب یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ یہاں بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کا علم نہ ہی بورڈ آف ڈائریکٹرز کو ہے اور نہ سر کمال الدین احمد کو ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ویسا ہی کریں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" جی بالکل جناب جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہوگا جناب "۔ منیجر نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

" نعیم بابر یہ میرا کارڈ رکھ لو اور کل مجھ سے آ کر ملنا ۔ پھر تمہارے

والد کے علاج کے سلسلے میں کوئی لائحہ عمل بنائیں گے"...... عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر نعیم بابر کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک ٹھٹک کر رک گیا۔ اس کی نظریں ہال کے کونے میں بیٹھے ہوئے دو غیر ملکیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ جوڑا ایک مرد اور ایک نوجوان لڑکی پر مشتمل تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ دونوں غیر ملکی شراب پینے اور گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔ چونکہ ہوٹل شیرٹن نے غیر ملکیوں کو شراب مہیا کرنے کا حکومت سے باقاعدہ لائسنس لے رکھا تھا اس لئے یہاں غیر ملکیوں کو کھلے عام شراب مہیا کی جاتی تھی۔

"کیا میں دخل در نا معقولات کر سکتا ہوں"...... عمران نے ان کے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ مرد ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ اوہ عمران تم۔ اوہ اوہ"...... اس آدمی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا جب کہ وہ لڑکی اس مرد کو اس طرح بوکھلاتے دیکھ کر حیران ہو گئی۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ اوہ اوہ عمران نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اطمینان سے تیسری کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"محترمہ اگر آپ اس کی بیوی ہیں تو پھر مجھے آپ سے دلی ہمدردی

SCANNED BY JAMSHED

ہے اور اگر آپ اس کی ساتھی ہیں تو پھر اسے آپ سے قطعی کوئی ہمدردی نہیں ہو گی۔ یہ انتہائی خود غرض۔ طوطا چشم قسم کا آدمی ہے"...... عمران نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام جیولٹ ہے اور میں تو سیاح ہوں۔ اس ہوٹل میں ہی اچانک مسٹر ڈاشر سے ملاقات ہوئی ہے"...... اس لڑکی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ صاحب جن کا نام ڈاشر ہے۔ یہ بغیر کسی مطلب کے کسی کو سادہ پانی پلانے کا روادار نہیں ہوتا۔ یہ آپ کو شراب کیسے پلوا سکتا ہے اس لئے محترمہ مگر آپ واقعی سیاح ہیں تو اپنی فارن کرنسی سے پوری طرح ہوشیار رہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسی لئے میں یہاں آنے تک سارے راستے انتہائی خلوص سے دعائیں مانگتا آیا تھا کہ میری ملاقات تم سے نہ ہو سکے اور صبح سے اس ہوٹل سے باہر نہیں نکلا ہوں کہ کہیں تم مجھے دیکھ نہ لو لیکن سچ ہے آدمی کچھ بھی کر لے موت سے نہیں بچ سکتا۔ یہ واقعی سیاح خاتون ہیں اور اس میز پر میری پہلی بار ان سے ملاقات ہوئی ہے"...... ڈاشر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ دونوں آپس میں انتہائی بے تکلف دوست ہیں شاید۔ اس لئے ایک دوسرے کی باتوں کا برا نہیں منا رہے۔ بہرحال مجھے اجازت دیجئے"...... لڑکی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ارے ارے بیٹھیئے۔ آپ کہاں چل دیں۔ بیٹھیئے۔ اس نے یقیناً آپ کو اپنا شاندار ایڈونچر سنایا ہوگا کہ اس نے کس طرح مشکل میں پھنس کر ایک خاتون کو موت سے بچایا اور کس طرح اس کی مدد کی اور آپ بھی بہرحال غیر ملک میں ہیں یہاں بھی ایسا ہی کوئی ایڈونچر پیش آسکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری میرے ساتھ ایسا کوئی ایڈونچر نہیں ہو سکتا۔ شکریہ"۔ لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پرس اٹھا کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کتنی عمر ہو گئی ہے تمہاری"...... عمران نے لڑکی کے جاتے ہی ڈاشر سے مخاطب ہو کر کہا جو منہ لٹکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈاشر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اب لڑکیاں تمہاری گرفت میں اس طرح نہیں آتیں جس طرح پہلے آ جاتی تھیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تم بوڑھے ہو گئے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ویٹر کو بلا کر اسے کافی لانے کا کہہ دیا۔

"تم اگر درمیان میں اچانک نہ ٹپک پڑتے تو اس کی مجال تھی کہ اس طرح چلی جاتی"...... ڈاشر نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو اب غصہ تھوک دو۔ یہاں سیاح خواتین کی کوئی کمی نہیں ہے ایک نہ سہی دوسری سہی۔ تم یہ بتاؤ کہ مجھے آنے سے پہلے فون کیوں

نہیں کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ تم سے چھپ کر آیا تھا اور واقعی سارے راستے دعا مانگتا آیا تھا کہ تم سے ٹکراؤ نہ ہو سکے لیکن آدمی موت سے تو شاید بچ جائے شیطان سے نہیں بچ سکتا۔ آج پہلے ہی روز تم پہنچ گئے۔ اب میں نے کر لیا وہ کام جو تم سے چھپ کر کرنا چاہتا تھا"...... ڈاشر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تم اب کام بھی کرنے لگے ہو۔ ویری گڈ۔ پھر تو واقعی تمہارے چیف سیکرٹری کو مبارک باد کا ٹیلی گرام بھجوانا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھجوا دو لیکن یہ بتا دوں کہ تمہارا ٹیلی گرام ملتے ہی وہ مجھ پر بھی اور میرے کام دونوں پر فاتحہ پڑھ لے گا"...... ڈاشر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو وعدہ رہا۔ تم کام بتاؤ۔ میں خود تمہارا یہ کام مکمل کر دوں گا۔ بس اب تو خوش ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ڈاشر اس کا انتہائی بے تکلف دوست تھا اور ان کے درمیان کافی طویل عرصے سے دوستانہ تعلقات تھے۔ ڈاشر گریٹ لینڈ کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم کا چیف تھا لیکن اس تنظیم کا تعلق صرف گریٹ لینڈ کے اندرونی معاملات سے تھا۔ گریٹ لینڈ میں جو سیاح آتے تھے۔ ڈاشر کی تنظیم ان کی نگرانی کرتی تھی اور ان میں سے ایسے افراد جو سیاحوں کے روپ میں آ کر وہاں کسی جرم میں ملوث ہوتے تھے۔ ان کی سرکوبی کرتی تھی

SCANNED BY JAMSHED

اس تنظیم کا نام ٹورسٹ انکوائری بیورو تھا اور چونکہ اس کا مخفف ٹی آئی بی بنتا تھا اس لئے عمران ڈاشر کو تنگ کرنے کے لئے اسے ٹی بی کہا کرتا تھا۔ یہ تنظیم گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کے تحت کام کرتی تھی۔

"وعدہ کرتے ہو"...... ڈاشر نے چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو پہلے ہی وعدہ کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے عمران کے سامنے کافی کے برتن لگانے شروع کر دیئے۔

"میرے لئے بھی کافی لے آؤ"...... ڈاشر نے ویٹر سے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا شراب کے گلاس اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کس کام کے چکر میں یہاں آئے ہو اور سنو چھپانے کی کوشش نہ کرنا ورنہ یہاں خواتین سیاحوں کو ورغلانے کی سزا بہت ہی بھیانک ہے"...... عمران نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا تو ڈاشر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جب تم نے خود ہی مدد کرنے کا وعدہ کر لیا ہے تو اب تم سے چھپانے کا کیا فائدہ۔ مجھے چیف سیکرٹری صاحب نے کہا تھا کہ میں سیدھا تمہارے پاس جاؤں اور تم سے مدد مانگوں لیکن میں نے ان سے صاف انکار کر دیا کیونکہ مجھے معلوم ہے اگر میں تم سے مدد کی درخواست کرتا تو تم نے مدد کرنے کی بجائے الٹا میری جان عذاب میں ڈال دینی تھی۔ بہرحال کام بہت معمولی سا ہے۔ یہاں ایک ٹورسٹ

کمپنی ہے۔ انٹرنیشنل ٹورسٹ کمپنی۔ پچھلے ایک سال سے گریٹ لینڈ میں تقریباً ایک ہزار ایسے سیاحوں کو چیک کیا گیا ہے جن کے پاسپورٹ حتیٰ کہ انٹرنیشنل ٹورسٹ کارڈز سب جعلی تھے لیکن یہ سب اس قدر مہارت سے تیار کئے گئے تھے کہ ہماری مشینیں بھی دھوکا کھا جاتی تھیں جو سیاح چیک ہو گئے ان سب نے اس کمپنی کا نام لیا۔ چنانچہ ہم نے پاکیشیائی سفارت خانے کو باقاعدہ انکوائری کے لئے کہا لیکن پاکیشیائی سفارت خانے نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اس نام کی کوئی کمپنی پاکیشیا میں نہیں ہے پھر ہم نے یہاں اپنے سفارت خانے سے بات کی تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اس نام کی کوئی کمپنی نہیں ہے جب کہ گریٹ لینڈ میں مسلسل ایسے سیاح پکڑے جاتے رہے ہیں جو اس کمپنی کا نام لیتے ہیں اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ نہ صرف پاکیشیا سے آنے والے سیاح بلکہ کافرستان، ناپال، بہادرستان، اپ لینڈ اور ایسے دوسرے پاکیشیا کے ہمسایہ ممالک کے سیاح بھی اس کمپنی کا نام لیتے ہیں۔ لیکن یہاں اس کمپنی کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ چنانچہ تنگ آ کر میں نے سوچا کہ میں خود پاکیشیا جا کر اس سلسلے میں انکوائری کروں"...... ڈاشر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان سیاحوں نے تو کوئی نہ کوئی تفصیل بتائی ہی ہو گی"۔ عمران نے ڈاشر کے لئے کافی بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ویٹر اس دوران ڈاشر کے لئے کافی کے برتن میز پر رکھ گیا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں وہ سب ایک ہی پتہ بتاتے ہیں۔ شاداب پلازہ الپائن روڈ لیکن پاکیشیائی سفارت خانے اور گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کی انکوائری کے مطابق الپائن روڈ پر سرے سے کوئی کمرشل پلازہ ہی نہیں ہے۔ اس روڈ پر سرکاری دفاتر ہیں یا پرائیویٹ رہائش گاہیں اور ان سب کو چیک کیا جا چکا ہے۔ وہاں ایسا کوئی آفس قائم نہیں ہے"....... ڈاشر نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ کوئی گینگ ہے جو اس طرح کا کام کر رہا ہے۔ تم فکر نہ کرو یہ معمولی کام ہے ہو جائے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے کہہ دیا ہے ہو جائے گا تو بالکل ہو جائے گا۔ اس لئے اب میرے یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں آج ہی واپس چلا جاتا ہوں"...... ڈاشر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"واپس اور آج ہی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنے طویل عرصے بعد آئے ہو اس لئے تم واپس نہیں جا سکتے۔ اب یہاں کم از کم تمہیں ایک ماہ میرے ساتھ گزارنا پڑے گا۔ پورا ایک ماہ۔ اس سے ایک روز پہلے بھی نہیں جانے دوں گا اور یہ ہوٹل وغیرہ سے بھی سامان اٹھاؤ اور میرے ساتھ چلو"....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران۔ پلیز یہ تو مجبوری تھی کہ مجھے آنا پڑا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرا چھوٹا بیٹا ذہنی طور پر ابنارمل ہے اور میرے بغیر وہ کسی سے بات ہی نہیں کرتا۔ اب بھی بڑی مشکل سے اسے ہسپتال میں داخل

کرا آیا ہوں تاکہ وہاں کم از کم اس کی دیکھ بھال تو ہوتی رہے گی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ چند روز بعد ہی سوکھ کر کانٹا ہو جائے گا۔ اب میرے یہاں رکنے کا کوئی فائدہ تو نہیں اس لئے مجھے اجازت دو"۔ ڈاشر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"چھوٹا بیٹا۔ تمہارا مطلب ہے ٹونی۔ وہ جو انتہائی خوبصورت اور شرارتی تھا۔ اسی کی بات کر رہے ہو"....... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں عمران اسی کی بات کر رہا ہوں۔ تم تو دو تین سال پہلے آئے تھے ناں میرے گھر۔ اس وقت وہ ٹھیک تھا۔ ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے کہ وہ سکول سے سائیکل پر گھر آ رہا تھا کہ کسی کار نے اسے سائیڈ ماری اور وہ فٹ پاتھ پر جا گرا۔ اس کے ذہن پر ایسی چوٹ آئی ہے کہ وہ ابنارمل ہو گیا ہے۔ سوائے میرے کسی کو پہچانتا تک نہیں۔ اس کی ذہنی ترقی رک گئی ہے۔ گریٹ لینڈ کے بڑے سے بڑے ڈاکٹر کو دکھا چکا ہوں۔ دو بار اس کا آپریشن بھی کیا جا چکا ہے لیکن اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا"....... ڈاشر نے غمناک سے لہجے میں کہا۔

"اوکے پھر تمہارا جانا واقعی ضروری ہے لیکن اگر ایسی ہی مجبوری تھی تو مجھے فون کر دینا تھا"....... عمران نے کہا۔

"میں نے سوچا تھا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور سیکرٹ سروس ظاہر ہے اس قسم کے کیسوں میں دلچسپی ہی نہیں لے سکتی۔ اس کے علاوہ تم نجانے کتنے مصروف رہتے ہو گے"....... ڈاشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم فکر نہ کرو کام ہو جائے گا بلکہ یہ تو ہمارے ملک کے فائدے کا ہے۔ فراڈ یہاں ہو رہا ہے اور ظاہر ہے جعلی کاغذات پر جو سیاح جاتے ہوں گے تم لوگ انہیں وہاں قید میں ڈال دیتے ہو گے"۔ عمران نے کہا۔

"پہلے پہل تو ایسا ہوا۔ لیکن جب یہ سلسلہ بڑھ گیا تو پھر چیف سیکرٹری صاحب نے خصوصی آرڈر دے دیئے کہ ایسے کیسز میں ملوث سیاحوں کو قید میں ڈالنے کی بجائے زبردستی ان کے ملک واپس بھجوا دیا جائے اس لئے اب ہم ایسا ہی کرتے ہیں"...... ڈاشر نے جواب دیا۔

"اور اس سلسلے میں کوئی تفصیلات تمہارے پاس ہوں تو مجھے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"میرے ساتھ کمرے میں چلو وہاں میں نے باقاعدہ ان لوگوں کے بیانات کی فائل بنا رکھی ہے۔ اس فائل سے تمہیں کافی مدد مل جائے گی"...... ڈاشر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے ویٹر قریب آیا تو ڈاشر کے منع کرنے کے باوجود عمران نے بل اور ٹپ خود دی اور پھر وہ ڈاشر کے ساتھ لفٹ کی طرف بڑھ گیا تا کہ اس کے رہائشی کمرے میں جا کر وہ فائل اس سے لے سکے۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت کی ایک بارونق سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ سے میوزک کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دینے لگی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے ان دونوں نے بڑی معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ڈرائیور نے سیٹرنگ کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"کال تم اٹنڈ کر لو چیری۔ رش بے حد ہے۔ اس لئے سائیڈ پر جا کر کار روکتے روکتے کافی وقت لگ جائے گا"...... نوجوان نے اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں میں تمہاری کال کیسے اٹنڈ کر سکتا ہوں۔ تم خود ہی اٹنڈ

SCANNED BY JAMSHED

کرو"...... ادھیڑ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کار کو سائیڈ پر کرنے کا انڈیکیٹر دینا شروع کر دیا۔ اس دوران ڈیش بورڈ سے موسیقی مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد کار ٹریفک کے رش سے نکل کر سائیڈ پر ہوتی ہوئی سڑک سے اتر آئی اور نوجوان نے اسے مزید سڑک سے ہٹا کر کار روک دی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اندر موجود ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ باہر نکال لیا۔ موسیقی کی آواز اسی آلے سے ہی نکل رہی تھی۔ کار کے شیشے بند تھے اس لئے ظاہر ہے آواز باہر نہ جا سکتی تھی۔ اس کے باوجود نوجوان نے اس آلے کا بٹن دبانے سے پہلے کار کے چاروں شیشوں کے بارے میں پوری تسلی کر لی اور پھر بٹن پریس کیا۔

"ہیلو ہیلو اعظم بول رہا ہوں اوور"...... بٹن دبتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"مکاف بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے اعظم کیوں کال کی ہے اوور"...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارا کاروبار خطرے میں پڑ گیا ہے مکاف اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مکاف کے ساتھ ساتھ ادھیڑ عمر چیری بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب کیسا خطرہ کھل کر بات کرو اوور"...... مکاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گریٹ لینڈ سے ایک آدمی خصوصی طور پر یہاں آیا ہے ہمارے بزنس کو چیک کرنے۔ اس کا نام ڈاشر ہے اور اس کی ملاقات اتفاقاً علی

عمران سے ہو گئی۔ اس کے بعد عمران نے اسے تو واپس جانے کی اجازت دے دی اور خود وعدہ کر لیا کہ وہ اس کیس پر کام کرے گا اور علی عمران کے بارے میں چیف باس اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کتنا خطرناک آدمی ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری سمجھ میں تو تمہاری کوئی بات نہیں آئی۔ گریٹ لینڈ سے ڈاشر آیا۔ پھر عمران سے ملا۔ عمران نے اسے جانے کی اجازت دے دی اور عمران بہت خطرناک آدمی ہے۔ اس ساری بات کا ہمارے بزنس سے کیا تعلق اور ہمارا بزنس اس سے کس طرح خطرے میں پڑ گیا اوور"...... مکاف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے اوکے تم ایسا کرو کہ مجھے چیف باس کا نمبر دے دو کہ آج کل وہ کہاں ہے میں اس سے براہ راست بات کر لوں گا ورنہ اس طرح ٹرانسمیٹر کال چیک بھی ہو سکتی ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں اور چیری چیف باس کے پاس ہی جا رہے ہیں۔ میں انہیں کہہ دوں گا وہ تم سے خود ہی بات کر لیں گے ان کا نمبر تمہیں نہیں دیا جا سکتا اوور"...... مکاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مکاف نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور ڈیش بورڈ بند کر کے اس نے سیٹرنگ کے ساتھ لگا ہوا بٹن دوبارہ پریس کر دیا۔ اب ڈیش بورڈ اس کی مرضی

کے بغیر کوئی نہ کھول سکتا تھا۔

"یہ کیا چکر ہے مکاف میری سمجھ میں تو واقعی کوئی بات نہیں آئی"۔ ادھیڑ عمر چیری نے نوجوان مکاف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ بہرحال چیف باس سے بات ہو گی تب ہی کچھ پتہ چلے گا۔ اعظم ہے تو بہت ہوشیار آدمی"...... مکاف نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے اس نے آگے بڑھا دی اور چند لمحوں بعد کار ایک بار پھر سڑک پر دوڑنے والی کاروں کے درمیان دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کچھ فاصلے پر اس نے کار کو ایک بائی روڈ پر موڑ دیا بائی روڈ پر کافی آگے جانے کے بعد اس نے کار کو ایک بار پھر بائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر موڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ اس عمارت پر کسی وڈ فیکٹری کا جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا۔ پھاٹک پر بھی بورڈ لگا ہوا تھا لیکن پھاٹک بند تھا۔ مکاف نے پھاٹک کے سامنے کار روک کر تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک کی سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے سے ایک مقامی نوجوان باہر آیا اور اس نے پھاٹک کھول دیا اور مکاف کار اندر لے گیا۔ کافی طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد کار عمارت کے سامنے پہنچ گئی اور مکاف نے کار روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی ادھیڑ عمر چیری بھی نیچے آ گیا۔ سامنے برآمدے میں دو مقامی آدمی موجود تھے۔ ان کے جسموں پر ایسی یونیفارم تھی جیسے وہ عمارت کے چوکیدار ہوں ان کے کاندھوں سے جدید ساخت کی مشین گنیں بھی لٹکی ہوئی تھیں۔ مکاف

SCANNED BY JAMSHED

نے جیب سے سرخ رنگ کا ایک کارڈ نکالا اور آگے بڑھ کر ایک چوکیدار کی طرف بڑھا دیا۔ کارڈ بالکل سادہ تھا۔ اس پر کسی قسم کی کوئی تحریر یا نشانی موجود نہ تھی۔

"ٹھیک ہے چلے جائیے۔ سپیشل روم میں باس موجود ہے"۔ چوکیدار نے کارڈ دیکھتے ہوئے کہا اور مکاف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کارڈ واپس جیب میں ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا۔ چیری خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی نیم دراز تھا۔ اس کا چہرہ بھاری اور آنکھیں موٹی موٹی سی تھیں سر کے بال بڑی نفاست اور سلیقے سے بنائے گئے تھے۔ اس کے جسم پر بھی خاصا قیمتی لباس تھا۔ ہاتھوں کی کئی انگلیوں میں انتہائی قیمتی نگینوں والی انگوٹھیاں بھی موجود تھیں۔

"آؤ آؤ مکاف میں تمہارا انتظار کر رہا تھا"...... اس ادھیڑ عمر نے کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا اور مکاف اور چیری دونوں سر ہلا کر سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"نئے گروپ کے متعلق تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کتنا کام باقی رہتا ہے"...... ادھیڑ عمر باس نے ان کے بیٹھتے ہی مکاف سے پوچھا۔

"چالیس افراد پر مشتمل گروپ اس بار تیار کیا گیا ہے باس۔ ان کے کاغذات مکمل ہو چکے ہیں۔ صرف مال کا انتظار ہے جیسے ہی مال

SCANNED BY JAMSHED

آئے گا انہیں روانہ کر دیا جائے گا"۔ مکاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور ان کی جگہ جو افراد جائیں گے ان کا کیا ہوا"...... ادھیڑ عمر نے پوچھا۔

"انہیں بھی تیار رہنے کے لئے کہہ دیا گیا ہے"...... مکاف نے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ مال آچکا ہے۔ تم یہ مال وصول کر کے گروپ کو روانہ کرنے کا کام شروع کر دو"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور مڑ کر عقبی دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر سے ایک کی رنگ اٹھا کر وہ مڑا اور اس نے کی رنگ مکاف کی طرف بڑھا دیا۔ کی رنگ میں ایک چابی کے ساتھ ساتھ ایک ٹوکن بھی موجود تھا مکاف نے غور سے اس ٹوکن کو دیکھا اور پھر کی رنگ اپنی جیب میں ڈال لیا۔ ادھیڑ عمر باس دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"باس اعظم نے راستے میں ٹرانسمیٹر کال کی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ ہمارا کاروبار خطرے میں ہے۔ گریٹ لینڈ سے کسی ڈاشر کی آمد اور یہاں کسی علی عمران سے ملاقات کی بات کر رہا تھا۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات آئی نہیں۔ میں نے وضاحت پوچھی تو کہنے لگا کہ وہ براہ راست آپ سے بات کرے گا۔ اس نے آپ کا نمبر پوچھا تو میں نے کہہ دیا کہ آپ کا نمبر نہیں بتایا جا سکتا۔ البتہ اگر آپ چاہیں گے تو اس سے بات کر لیں گے"...... مکاف نے کہا۔

"اعظم ہے تو انتہائی ذمہ دار آدمی۔ بہر حال میں بات کرتا ہوں"۔ ادھیڑ عمر نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے سائیڈ تپائی پر پڑا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"باس اگر آپ لاؤڈر کا بٹن آن کر دیں تو ہم بھی اس بارے میں تفصیلات سن لیں گے۔ کیونکہ ہمیں بھی اس بارے میں کافی تجسس ہے"...... مکاف نے کہا تو باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون پیس کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں صاف سنائی دینے لگی پھر رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

"شیر گل بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر نے بھاری لہجے میں کہا۔

"اعظم بول رہا ہوں چیف باس۔ مکاف نے میرا پیغام پہنچا دیا ہوگا"...... دوسری طرف سے اعظم کی بات سنائی دی۔

"ہاں لیکن تم نے کیسا پیغام اسے دیا ہے کہ وہ اسے سمجھ ہی نہ سکا ہے"...... شیر گل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال تھا باس کہ وہ چونکہ فیلڈ میں کام کرتا ہے اس لئے اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہوگا اس لئے میں نے اسے کال کیا تھا لیکن وہ تو اس بارے میں قطعاً کچھ نہیں جانتا اس لئے میں نے آپ سے بات کرنے کے لئے کہا تھا"...... دوسری طرف سے اعظم نے کہا۔

"بات کیا ہے تفصیل سے بتاؤ"...... شیر گل نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"باس آپ کو تو معلوم ہے کہ انٹیلی جنس اور پولیس انٹرنیشنل ٹورسٹ کمپنی کو تلاش کرتی رہی ہے لیکن اسے آج تک یہ کمپنی نہیں مل سکی۔ میں نے اس بارے میں جو معلومات حاصل کی تھیں ان سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ گریٹ لینڈ میں ہمارے جو ذمی افراد پکڑے گئے ہیں ان کی وجہ سے حکومت گریٹ لینڈ نے پاکیشیائی سفارت خانے کو اس کمپنی کا سراغ لگانے کا کہا تھا اور پاکیشیائی سفارت خانے نے اعلیٰ حکام سے کہا اس طرح انٹیلی جنس اس سلسلے میں کام کرتی رہی۔ لیکن ظاہر ہے اس کمپنی کا کہیں وجود ہوتا تو انہیں ملتا۔ اس لئے وہ اس بارے میں قطعی لاعلم رہے۔ پھر پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے افراد اپنے طور پر اس کمپنی کے بارے میں انکوائری کرتے رہے لیکن ظاہر ہے انہیں بھی ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا"...... اعظم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان سب باتوں کا پہلے سے علم ہے۔ جو نئی بات ہوئی ہے وہ بتاؤ جس پر تم نے مکاف سے کہا ہے کہ ہمارا کاروبار خطرے میں ہے"...... شیر گل نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"وہی بتا رہا ہوں باس۔ جو سرکاری ایجنسی گریٹ لینڈ میں ہمارے آدمیوں کو پکڑتی ہے اس کا نام ٹی آئی بی ہے۔ اس کا سربراہ ایک شخص ڈاشر ہے۔ آج میں اتفاق سے ایک کام کے لئے ہوٹل شیرٹن گیا تو وہاں میں نے اس آدمی ڈاشر کو ہوٹل میں ایک غیر ملکی عورت کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا چونکہ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں

اس لئے میں اسے یہاں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ایک میز خالی تھی۔ میں اس میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ ڈاشر اس غیر ملکی سیاح عورت کے ساتھ لگاوٹ بھری باتیں کر رہا تھا کہ اچانک وہاں علی عمران پہنچ گیا۔ علی عمران یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کا اکلوتا لڑکا ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا انتہائی گہرا دوست ہے اور سنا گیا ہے کہ یہ آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور حد درجہ خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ وہ اس ڈاشر سے اس طرح ملا جیسے وہ انتہائی گہرے دوست ہوں۔ پھر وہ سیاح عورت چلی گئی اور وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔ میں ساتھ والی میز پر بظاہر تو کھانا کھانے میں مصروف تھا لیکن میرے کان ان کی گفتگو پر ہی لگے ہوئے تھے اور پھر ان دونوں کے درمیان ہمارے متعلق ہی باتیں شروع ہو گئیں اس ڈاشر نے بتایا کہ وہ ہمیں ٹریس کرنے یہاں آیا ہے۔ اس نے تفصیلات بھی بتائیں اور وہی پتہ بھی دوہرایا جو پتہ ہم اپنے کلائنٹس کو بتاتے ہیں۔ اس پر اس عمران نے ڈاشر سے وعدہ کر لیا کہ وہ اس کیس پر کام کرے گا۔ چنانچہ ڈاشر نے فوراً واپس جانے کا کہہ دیا۔ اس کے بعد عمران نے ڈاشر سے مزید تفصیلات طلب کیں تو ڈاشر نے کہا کہ اس کے پاس ان پکڑے جانے والے افراد کے بیانات کی پوری فائل موجود ہے۔ چنانچہ عمران اس کے ساتھ اس کے کمرے میں گیا جہاں وہ ڈاشر رہائش پذیر تھا"...... اعظم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تو پھر اس سے ہمارے لئے کیا خطرہ پیدا ہو گیا"...... شیر گل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران حد درجہ خطرناک آدمی ہے باس اگر یہ ہمارے پیچھے لگ گیا تو پھر سب کچھ سامنے آجائے گا"...... اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے جو اس طرح ایک آدمی سے خوفزدہ ہو رہے ہو۔ وہ ہمارے متعلق کیا معلوم کرے گا۔ کہاں سے معلوم کرے گا"...... شیر گل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ ان لوگوں کے کام کرنے کا انداز پولیس اور انٹیلی جنس دونوں سے مختلف ہوتا ہے"...... اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوتا ہو گا۔ بہرحال تم فکر نہ کرو وہ بے شک لاکھ ٹکریں مارے اسے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر تمہیں اس سے زیادہ ہی خوف آ رہا ہو تو پھر میری طرف سے اجازت ہے کسی بھی پیشہ ور قاتل کو ہائر کر کے اسے گولی سے اڑوا دو"۔ شیر گل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو اور بھی زیادہ خطرناک کام ہو جائے گا۔ اس طرح تو وہ ہماری راہ پر چل نکلے گا۔ ٹھیک ہے باس میرا کام تو آپ کو اطلاع دینا تھا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ کچھ حاصل نہ کر سکے گا تو ٹھیک ہے"۔ اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو وہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکے گا"...... شیر گل نے کہا

اور فون کا بٹن آف کر کے اس نے فون پیس کو واپس تپائی پر رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے باس کہ اعظم اس آدمی سے ذہنی طور پر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوفزدہ ہو گیا ہے"...... مکاف نے شیر گل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اسی لئے میں سوچ رہا ہوں کہ ایسے آدمی کا خاتمہ ہی کرا دوں۔ وہ علی عمران تو ہمارے متعلق کچھ نہ معلوم کر سکے گا لیکن یہ خوفزدہ اعظم ہمارے لئے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... شیر گل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیری میرے ساتھ موجود ہے۔ آپ کے حکم کی دیر ہے۔ اعظم کا وجود ہی ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے غائب ہو جائے گا۔ کیوں چیری"...... مکاف نے ساتھ بیٹھے ہوئے چیری سے مخاطب ہو کر کہا اور چیری نے بے اختیار دانت نکال دیئے۔

"میرا تو فارغ رہتے رہتے دل اکتا گیا ہے باس۔ آپ کے حکم کی وجہ سے میں مارکیٹ سے بھی کام نہیں پکڑ سکتا اور آپ کوئی حکم بھی نہیں دیتے"...... چیری نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں ماہانہ معاوضہ تو باقاعدگی سے مل رہا ہے ناں"۔ شیر گل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں وہ تو مل رہا ہے"...... چیری نے چونک کر کہا۔

"تو پھر تمہیں کس بات کی فکر ہے۔ بغیر کچھ کام کئے بھاری معاوضہ کما رہے ہو اور کیا چاہتے ہو"...... شیر گل نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

" صرف معاوضے کی بات نہیں ہوتی باس ہر پیشہ ور قاتل کے اندر
قتل کرنے کی فطری طور پر ایک عجیب سی خواہش ہوتی ہے اور جب وہ
کسی آدمی کو ہلاک کرتا ہے تو اس سے اس کی اس خواہش کی تسکین ہو
جاتی ہے ۔ یہ تسکین بھی ضروری ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر پیشہ ور
قاتل بغیر کسی مقصد کے بھی کسی کو ہلاک کر دیتے ہیں" ۔ چیری نے
کہا اور اس کی بات سن کر مکاف اور شیر گل دونوں ہنس پڑے ۔
" تو تمہیں کس نے منع کیا ہے کہ تم اپنی خواہش نہ پوری کرو۔
مار دیا کرو آدمیوں کو" .... شیر گل نے کہا تو اس بار چیری ہنس پڑا۔
" وہ تو میں کر لیتا ہوں لیکن کوئی خاص نشانہ مل جائے تو پھر واقعی
کام کرنے کا لطف آجاتا ہے" ...... چیری نے کہا۔
" اعظم ہمارے لئے خاصا کام کر رہا ہے میں سوچ رہا ہوں کہ اگر
اسے آف کر دیا جائے تو پھر اس کی جگہ کسے دی جائے" .... شیر گل نے
اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" اعظم کے ذمے پارٹیاں تلاش کرنا ہے ۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں
ہے میں کر لیا کروں گا" .... مکاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" نہیں یہ تمہارا کام نہیں ہے ۔ اسے ابھی رہنے دو ۔ اگر میں نے
مزید کوئی خطرہ محسوس کیا تو پھر میں چیری کو احکامات بھجوا دوں
گا" .... شیر گل نے کہا۔
" او کے باس جیسے آپ کی مرضی" .... مکاف نے کہا اور کرسی سے
اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی چیری بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ

دونوں شیر گل کو سلام کر کے اس کمرے سے باہر آئے اور تھوڑی دیر
بعد ان کی کار تیزی سے اسی بائی روڈ سے گزر کر مین روڈ کی طرف بڑھی
چلی جا رہی تھی ۔
" باس کا اعظم کی موت کا حکم دیتے دیتے ارادہ بدل گیا ہے ۔ ویسے
اگر مجھے اس عمران کا پتہ لگ جائے تو میں اس کا خاتمہ کر سکتا ہوں" ۔
چیری نے کہا۔
" باس نے تو اعظم سے یہ بات کی تھی لیکن اعظم نے کہا کہ اس
طرح خطرہ بڑھ جائے گا" ...... مکاف نے جواب دیا۔
" باس کی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ میری موجودگی میں
باس نے اسے کیوں یہ کہا ہے کہ وہ کسی پیشہ ور قاتل سے بات
کرے" ۔ چیری نے کہا۔
" باس شاید تمہیں سامنے نہ لانا چاہتا ہو گا" .... مکاف نے کہا۔
" اگر میں اپنے طور پر اس عمران کا پتہ چلا لوں تو کیا مجھے اجازت ہے
کہ میں اس کا خاتمہ کر دوں" .... چیری نے کہا۔
" ہاں کیوں نہیں ۔ باس نے تو تمہیں خود کہہ دیا ہے کہ تم اپنی
خواہش پوری کرنے کے لئے آدمی مار دیا کرو" .... مکاف نے کہا تو
چیری نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کو قتل کرنے کا فیصلہ
کر چکا ہو۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف کچھ دیر گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس چوہان بول رہا ہوں"...... اس کے ساتھ ہی چوہان کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیسا نام ہے چوہان۔ کسی فرد کا تو نام نہیں ہو سکتا۔ یہ تو پورے قبیلے کا نام ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ بول اپنی اصل آواز میں ہی رہا تھا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ دراصل آپ کے ہم وزن اور ہم قافیہ نام یہی بنتا ہے۔ اس لئے مجبوری ہے"...... دوسری طرف سے چوہان کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چلو ہم قافیہ والی بات تو سمجھ میں آئی ہے۔ یہ ہم وزن کا کیا مطلب

ہوا۔ کیا ناموں کو کسی ترازو میں تولا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم وزن کا مطلب ہے ایک جیسے الفاظ۔ اب دیکھیں عمران بھی پانچ حروف سے بنتا ہے اور چوہان بھی پانچ حروف سے تو ہم وزن نام ہو گئے یہ دونوں"...... چوہان نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں ہم وزن ہوں۔ میرے نام میں صرف ایک نقطہ ہے جب کہ تمہارے نام میں چار نقطے لگتے ہیں۔ اس طرح تین نقطے زیادہ ہو گئے۔ ان کا وزن کہاں جائے گا"...... عمران نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا اور چوہان ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ ایسا کریں وزن پورا کرنے کے لئے اپنے نام کے پہلے حرف ع کو ہٹا کر اس کی جگہ تین نقطوں والا چ لگا لیں۔ پھر تو نقطے بھی پورے ہو جائیں گے"...... چوہان نے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت اور بامعنی جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ شو اس کا مطلب ہے کہ فور سٹارز کا چیف بن جانے سے تمہارے دماغ کے خلیات کام کرنے لگ گئے ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب آج کل فور سٹارز کا چیف میں نہیں ہوں بلکہ نعمانی ہے"...... چوہان نے کہا۔

"نعمانی ہے کیا مطلب پچھلے کیس میں تو تم تھے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"فور سٹارز کا کوئی مستقل چیف نہیں ہوتا جناب جو بھی کوئی کیس ٹریس کرے گا وہی چیف بن جائے گا اور اس بار نعمانی نے ایک کیس ٹریس کیا ہے اس لئے وہی آج کل چیف ہے"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ پھر تو یہ بڑا آسان سا نسخہ ہے۔ میں بھی ایکسٹو سے بات کرتا ہوں۔ وہ خواہ مخواہ پیر تسمہ پا کی طرح ہر وقت بطور چیف ہماری گردنوں پر سوار رہتا ہے جب کہ زیادہ تر کیس میں ہی ٹریس کرتا ہوں اس لئے یہ میرا حق ہے کہ میں سیکرٹ سروس کا چیف بنوں"۔ عمران نے کہا۔

"اب آپ فور سٹارز اور سیکرٹ سروس کو ایک تو نہ بنائیں"۔ چوہان نے کہا۔

"کیوں ایک نہیں ہو سکتے۔ فور سٹارز اب پرائیویٹ گروپ نہیں رہا۔ باقاعدہ سٹار فورس کا حصہ ہے اور سٹار فورس کو حکومت نے باقاعدہ سرکاری قرار دے دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو آپ کی وجہ سے ایسا ہوا۔ جب کہ ہمیں اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی"...... چوہان نے کہا۔

"اچھا چلو سیکرٹ سروس کو رہنے دو اگر میں فور سٹارز کے لئے کوئی کیس ٹریس کر لوں تو کیا مجھے تم فور سٹارز کا چیف بنا دو گے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ تو ویسے بھی بنے بنائے ہیں۔ کسی میں جرأت ہے کہ آپ کو

بنا سکے"...... چوہان نے بڑی گہری بات کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ماشاء اللہ کیا کاٹا ہے۔ لگتا ہے ابھی ابھی دھار لگی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار چوہان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ کی دھار کا مقابلہ تو میں کر نہیں سکتا۔ فرمائیے کیسے فون کیا ہے۔ کیا فور سٹارز کے لئے کوئی کیس آپ نے تلاش کر لیا ہے"۔ چوہان نے کہا۔ شاید وہ اب موضوع بدلنا چاہتا تھا۔

"ہاں ایک کیس میرے سامنے آیا تو ہے لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ فور سٹارز آج کل کسی اور کیس میں مصروف ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ایک چھوٹا سا منشیات کی سپلائی کا کیس تھا۔ اس کی بات چھوڑیں آپ بتائیں یقیناً آپ نے واقعی کوئی کیس ہی تلاش کیا ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

"مطلب ہے تم فور سٹارز کے دوبارہ چیف بننا چاہتے ہو"۔ عمران نے کہا تو چوہان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے عمران صاحب چیف بننے کا علیحدہ ہی لطف ہوتا ہے"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ میری باقاعدہ دعوت کرو۔ کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈنر کھلواؤ۔ یہ ایسے مفت میں تو چیف میں بھی تمہیں بننے نہیں دے سکتا"...... عمران نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ کون سی مشکل بات ہے عمران صاحب۔ آپ کے ساتھ تو جو لمحات گزرتے ہیں وہ یادگار ہوتے ہیں۔ ابھی تشریف لے آئیں میں باقی سٹارز کو بھی بلوا لیتا ہوں۔ جہاں آپ چاہیں وہاں ڈنر کر لیں گے"...... چوہان نے کہا۔

"اگر دم دار سٹارز بھی شامل ہو جائیں تو پھر کیسا رہے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دم دار سٹار زدہ کون ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"جو فور سٹارز سے علیحدہ ہیں جیسے تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو چوہان ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے انہیں بھی دعوت دے دیتا ہوں"...... چوہان نے کہا۔

"اوکے پھر میں آرہا ہوں تمہارے فلیٹ پر"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے زور سے سلیمان کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔

"جی فرمایئے"...... سلیمان نے تیسری آواز پر دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک بہت بڑے ہوٹل میں میرے اعزاز میں ڈنر ہو رہا ہے۔ اس لئے تم نے آج جو بدمزہ سا ڈنر تیار کیا ہو گا وہ خود کھا لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بہت بہتر"...... سلیمان نے بڑے فدویانہ انداز میں جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے ایک منٹ بات تو سنو"...... عمران نے اس کے واپس مڑتے ہی کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے مڑ کر پہلے کی طرح مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا بات ہے آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی فرمانبردار دکھائی دے رہے ہو"...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو ہمیشہ ہی آپ کی فرمانبرداری کی ہے جناب آپ کی بے لوث خدمت تو میری زندگی کا مقصد ہے جناب"...... سلیمان نے اسی طرح ایک بار پھر انتہائی فدویانہ لہجے میں کہا۔

"ادھر آؤ بیٹھو یہاں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور سلیمان خاموشی سے آکر اس کے سامنے کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے پیسے چاہئیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی نہیں اللہ کا شکر ہے۔ سب کچھ موجود ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تنخواہ۔ بونس۔ الاؤنس وغیرہ میں سے کچھ چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں جہاں مقصد زندگی خدمت ہو وہاں تنخواہ بونس الاؤنس کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے

SCANNED BY JAMSHED

چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ تم کہہ رہے ہو۔ میرا مطلب ہے وہ تمہاری تنخواہوں اور دیگ
الاؤنسز کے بل جن کی وصولی کا تم ہر وقت رونا روتے رہتے تھے وہ ت
نے چھوڑ دیئے ہیں"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔ اسے
آج واقعی سلیمان کے اس انوکھے موڈ کی سمجھ نہ آرہی تھی۔

"انسان سے غلطی ہو جاتی ہے جناب میں نے اللہ تعالیٰ سے اس
غلطی کی معافی مانگ لی ہے۔ آپ بھی مجھے معاف کر دیں۔ اب آئند
میں آپ سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہ کروں گا"...... سلیمان نے اس
طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری طبیعت شاید خراب ہے۔ میرا خیال ہے تمہیں کسی ڈاک
کو دکھانا چاہیئے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ مالک ہیں۔ بس اپنے
اس خادم کے حق میں دعائے خیر کرتے رہا کریں"...... سلیمان نے س
جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ تو پھر سن لو کہ آج ڈنر میں یہاں فلیٹ میں ہی کروں
گا"...... عمران نے کہا۔

"جی بہت بہتر ڈنر میں کیا کھانا پسند کریں گے آپ"...... سلیمان
نے جواب دیا۔

"میں تمہاری کھوپڑی توڑ دوں گا سمجھے۔ سیدھی طرح بکو کہ کیا بات
ہے"...... عمران نے زچ ہو کر انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ آج

تک دوسروں کو زچ کر کے جھلانے پر مجبور کرتا چلا آیا تھا لیکن آج وہ
حقیقتاً سلیمان کے اس انداز پر خود زچ ہو کر رہ گیا تھا۔

"مطلب ہے آپ مغز کھانا پسند کریں گے۔ بہت بہتر لیکن کس کا
مغز جناب"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر
ہنس پڑا۔

"اب آئے ہوں نا ٹریک پر۔ اپنا مغز"...... عمران نے ہنستے
ہوئے کہا۔ سلیمان کے اس جواب سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان پر
طاری وہ فدویانہ موڈ غائب ہو گیا ہے اور اب وہ اپنے اصل موڈ میں آتا
جا رہا ہے۔

"جی بہتر خالی ڈونگہ پیش کر دوں گا"...... سلیمان نے کہا اور کرسی
سے اٹھ کھڑا ہوا اور عمران سلیمان کے اس خوبصورت اور گہرے
جواب پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"گڈ اب لگ رہا ہے کہ میں آغا سلیمان پاشا سے گفتگو کر رہا ہوں
ورنہ پہلے تو مجھے یوں لگتا تھا جیسے سلیمان خاکسار سے گفتگو ہو رہی ہو۔
ویسے سچ سچ بتاؤ تم پر وہ پہلے والا موڈ کیوں طاری ہوا تھا"...... عمران
نے کہا۔

"صبح کی نماز کے بعد مولوی صاحب نے درس دیا تھا کہ زندگی چند
روزہ ہے اس لئے ہمیں اس چند روزہ زندگی کا ہر لمحہ اپنے مالک کی
خدمت میں گزارنا چاہیئے اور یہ خدمت بغیر کسی غرض، لالچ، طمع اور
فائدے کے ہونی چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔ بڑا پر اثر درس تھا۔ بس میں نے

SCANNED BY JAMSHED

فیصلہ کر لیا اب باقی زندگی مالک کی بے لوث خدمت میں گزار دو
گا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مولوی صاحب نے یہ بھی بتایا ہوگا کہ مالک سے ان کا مطلب ک
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب بتانے کی کیا ضرورت ہے ہر آدمی سمجھتا ہے"۔ سلیما
نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم مالک سے کیا مطلب سمجھے تھے"...... عمران نے کہا۔

"میرے مالک تو بہرحال آپ ہیں۔ اس میں سمجھنے والی کون س
بات ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"یا اللہ ان مولوی صاحب کو جزائے خیر دے"...... عمران نے
کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا میں نے مالک کا مطلب غلط سمجھا ہے"۔ سلیما
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سچ بتا کر نقصان تو میرا ہی ہوگا۔ لیکن بات ایسی ہے کہ بتا
بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا۔ مولوی صاحب کا مالک سے مطلب اللہ تعا
ہے۔ وہی اس کائنات کا مالک ہے۔ وہی قیامت کے روز کا مالک
ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سلیمان یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ
کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر چھائے ہوئے فرمانبرداری کے تاثرات
یکلخت بدل گئے۔

"اچھا تو مولوی صاحب کا مالک سے یہ مطلب تھا"...... سلیمان

نے کہا۔

"ہاں یہی مطلب تھا۔ بہرحال وہ تنخواہوں، بونس، الاؤنس وغیرہ
تو تم معاف کر ہی چکے ہو۔ مزید کتنے سالوں تک طلب نہیں کرو
گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سب بحال اور یہ بھی سن لیں آج آپ ڈنر کریں یا نہ کریں
ایک لاکھ روپے مجھے چاہئیں ابھی اور اسی وقت"...... سلیمان نے
بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایک لاکھ سے کیا ہوگا۔ دس بارہ لاکھ کی بات کیا کرو سلیمان۔
آخر تم علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کے باورچی
ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں فی الحال صرف ایک لاکھ کیونکہ آج آل پاکیشیا باورچی
ایسوسی ایشن کا سالانہ ڈنر ہے اور میں چونکہ اس کا مہمان خصوصی ہوں
اس لئے مجھے ایسوسی ایشن کے چندے میں ایک لاکھ روپے دینا
ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"تو کیا ہوا اعلان کر دینا۔ ایک لاکھ اپنی طرف سے اور دس بارہ
لاکھ میری طرف سے اور معاملہ ختم"...... عمران نے کاندھے اچکاتے
ہوئے کہا۔

"جی نہیں وہاں اعلان کرنے سے پہلے نقد رقم جمع کرانی پڑتی
ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مہمان خصوصی کی سیٹ چھوڑ کر کیشیئر بن جاؤ۔ تمہارے

SCANNED BY JAMSHED

ساتھ میرا بھی بھلا ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
"تو پھر اجازت ہے کہ آپ نے اپنے بستر کے نیچے ردی رسالوں کے
اندر جو ایک لاکھ روپے چھپا کر رکھے ہوئے ہیں وہ میں عطیہ کے طور پر
دے دوں"...... سلیمان نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے مڑا۔
"کیا مطلب ہے کیا تم میرے بیڈ روم کی تلاشی لیتے رہتے ہو"۔
عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"وہ دراصل ایک چوہا ایک ہزار روپیہ والا نوٹ اٹھائے بھاگا جا رہا
تھا۔ میری نظر پڑ گئی۔ میں نے اسے مار کر ایک ہزار کا نوٹ اس سے
لے لیا۔ پھر میں نے سوچا کہ آخر یہ چوہا کہاں سے یہ نوٹ لے آیا ہوگا۔
چنانچہ میں نے احتیاطاً چیکنگ شروع کر دی۔ بس پھر کیا تھا وہ ردی جو
آپ رات کو پڑھتے رہتے ہیں ان کے ہر دوسرے صفحے سے ہزار ہزار
روپے والے نوٹ نکلنا شروع ہو گئے"...... سلیمان نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔
"ہونہہ کہاں ہیں وہ نوٹ نکالو۔ وہ تو میں نے ایمرجنسی کے لئے
رکھے ہوئے تھے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"آپ فکر نہ کریں وہ ایمرجنسی میں ہی کام آئے ہیں۔ ظاہر ہے اس
سے بڑی ایمرجنسی اور کیا ہو سکتی ہے کہ میں سالانہ ڈنر کا مہمان
خصوصی بنوں اور میرے پاس رقم نہ ہو۔ بس کچھ نہ پوچھیں کیسی
ایمرجنسی تھی لیکن اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے"...... سلیمان نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"لیکن وہ ڈنر تو آج رات کو ہے"...... عمران نے غصے سے
پھنکارتے ہوئے کہا۔
"آج رات تو ڈنر ہے جلسہ تو کل تھا"...... سلیمان نے اس
طرح کندھے اچکاتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی جہالت پر افسوس
ہو رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے مطمئن انداز میں دروازے کی
طرف مڑ گیا۔
"یا اللہ ایسا تیز نظر باورچی میرے ہی مقدر میں لکھا تھا"...... عمران
نے بڑے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"ارے ہاں صاحب۔ وہ تو مجھے بتانا یاد ہی نہیں رہا۔ وہ جو آپ کا
سب سے پرانا کوٹ الماری میں لٹکا ہوا ہے۔ وہ ڈارک براؤن کوٹ۔
وہ جو گذشتہ کئی سالوں سے آپ نے نہیں پہنا۔ اس کی خفیہ جیب میں
پچیس ہزار روپے پڑے ہوئے تھے وہ میں نے اس بلڈنگ کے نئے چوکیدار
احمد دین کو دے دیئے ہیں۔ اس کی بیوی کے بچہ ہونے والا تھا۔ میں
نے سوچا ایماندار اور نیک آدمی ہے۔ چلو یہ نوٹ یہاں پرانے کوٹ
میں پڑے پڑے تو سڑ گل جائیں گے احمد دین کا بچہ دودھ ہی پی لے گا
ان سے"...... سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ گیا اور عمران واپس دھڑام
سے کرسی پر بیٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام لیا۔
"خواہ مخواہ مولوی صاحب کے درس کی وضاحت کر دی میں
نے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور عین اسی لمحے میز پر رکھے

ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"مفلس وقلاش علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے
غمگین سے لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے بلیک
زیرو کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"واہ واہ اللہ تعالیٰ واقعی مسبب الاسباب ہے۔ چلو کچھ نہ کچھ مفلسی
وقلاشی کا بوجھ تو کم ہو ہی جائے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے طاہر کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"آج آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مفلسی محسوس کر رہے ہیں
عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف
سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ محسوس کروں مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے میں گردن
تک مفلسی کی دلدل میں دھنس چکا ہوں۔ ایمرجنسی کے لئے ایک
لاکھ روپیہ اپنے بیڈ روم کے رسالوں اور کتابوں میں چھپا کر رکھا ہوا
تھا۔ جانے کس نسل کا وہ نابنجار چوہا تھا جو ان میں سے ایک نوٹ لے
اڑا اور چیل کی نظریں رکھنے والے سلیمان نے اسے دیکھ لیا۔ بس د
ساری ایمرجنسی غائب ہو گئی۔ آخری جمع پونجی کے تحت ایک پرا
سے کوٹ کی انتہائی خفیہ جیب میں پچیس ہزار روپے رکھے ہوئے تھے
وہ خفیہ جیب بھی سلیمان کی نظروں میں آگئی اور وہ نوٹ پہنچ گ

SCANNED BY JAMSHED

بلڈنگ کے نیک اور ایماندار چوکیدار کی جیب میں اور اب یہ حالت
ہے کہ اگر کوئی فقیر بھی فلیٹ پر آجائے تو اسے خیرات دینے کے لئے
میری جیب میں رقم نہیں ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ مجھ سے زیادہ مفلس
وقلاش کون ہو سکتا ہے"...... عمران نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔ فقیر کو دینے کے لئے خیرات کے پیسے میں
دے دوں گا"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ چلو اتنا تو ہوا۔ باقی کا بھی وہ کار
ساز ہے کچھ نہ کچھ کر ہی دے گا۔ تو پھر میں آجاؤں تمہارے پاس ایک
کروڑ روپیہ لینے کے لئے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک کروڑ کیا مطلب میں نے فقیر کو خیرات دینے کی بات کی ہے
آپ ایک کروڑ کی بات کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بھی فقیر کی ہی بات کر رہا ہوں۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ فقیر
کو کتنی رقم دی جا سکتی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"یہی ایک آدھ روپیہ اور فقیر کو کیا دیا جاتا ہے"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

"مطلب ہے تم نے فقیر بھی اپنے جیسے ہی ڈھونڈ رکھے ہیں جو ایک
آدھ روپیہ لے کر خاموشی سے چلے جاتے ہیں۔ بھائی فلیٹ پر آنے
والے فقیر میرے جیسے ہوتے ہیں۔ ایک کروڑ سے کم کی خیرات لئے

SCANNED BY JAMSHED

بغیر نہیں نکلتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے تو آپ ان فقیروں کو سلیمان پاشا کے لئے چھوڑ دیں وہ خود ہی انہیں خیرات دے دیا کرے گا۔فی الحال میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے ایک خط ہماری حکومت کو بھیجا گیا ہے ۔اس خط کے مطابق پاکیشیا کا کوئی خفیہ گروپ پاکیشیا سے گریٹ لینڈ چھوٹے بچوں کو سمگل کر رہا ہے اور ان بچوں کو وہ لوگ خفیہ طور پر جرائم پیشہ افراد کو فروخت کر رہے ہیں۔ وہ لوگ ان بچوں کو ایسے ادویہ ساز فیکٹریوں کے پاس سپلائی کرتے ہیں جو انتہائی خطرناک ادویات کے تجربات ان بچوں پر کرتے ہیں۔ حالانکہ حکومت گریٹ لینڈ نے بچوں پر تجربات پر پابندی لگائی ہوئی ہے"۔دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔بچوں کو سمگل کیا جا رہا ہے ۔ کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں تفصیل بھی موجود ہے اور ساتھ ہی گریٹ لینڈ کے بچوں کی بہبود کے ایک سرکاری ادارہ کے چیئرمین کا پتہ بھی موجود ہے جس نے اس کیس کو ٹریس کیا ہے اس سے مزید تفصیلات مل سکتی ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیس تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نہیں ہے ۔ پھر یہ خط تمہارے پاس کیوں بھیجا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ خط آج نہیں آیا۔اسے آئے ہوئے ایک ماہ ہو چکا ہے ۔ پہلے

اسے انٹیلی جنس آفس میں بھیجا گیا تھا لیکن وہاں سے حکومت کو یہ رپورٹ ملی ہے کہ ایسے واقعات پورے ملک میں ٹریس نہیں کئے جا سکے ۔اکا دکا بچوں کے اغوا کی وارداتیں تو ہوتی رہتی ہیں لیکن جس انداز میں یہ خط لکھا گیا ہے ۔ایسی وارداتیں پاکیشیا میں رپورٹ ہی نہیں کی گئیں لیکن اس ادارے کے چیئرمین کا کہنا ہے کہ یہ سارا کام وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے ۔چنانچہ حکومت نے مجبوراً اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کیا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انٹیلی جنس کی رپورٹ ساتھ بھیجی گئی ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں نہ صرف انٹیلی جنس بلکہ پولیس کے اعلیٰ حکام کی رپورٹ بھی ساتھ ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"او کے میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چوہان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

"کیا پروگرام طے ہوا ہے ڈنر کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تو طے سمجھئے ۔بس آپ کی آمد کی دیر ہے اسی وقت سب کو بلا لوں گا"......چوہان نے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ارے میں نے سمجھا کہ اب تک سب تمہارے فلیٹ پر اکٹھے بھی ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جی نہیں ۔ اب اتنا بھی احمق نہیں ہوں کہ میں سب کو اکٹھا کر لوں اور آپ غائب ہو جائیں"...... دوسری طرف سے چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں آ جاؤں اور دوسرے اکٹھے نہ ہوئے تو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا آپ اور میں ڈنر کر لیں گے"...... چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ تو یہ ارادے ہیں ٹھیک ہے تم فکر نہ کرو اگر تم نے اس طرح کی کنجوسی کا مظاہرہ کیا تو پھر پورے ہوٹل میں موجود ہر شخص کو تمہیں ڈنر کھلانا پڑے گا۔ بہرحال میں آ جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا فلیٹ کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی لیکن پھر جیسے ہی اس نے ایک موڑ کاٹا اچانک سائیں کی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کی گردن میں اترتی چلی گئی ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن یکلخت اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ البتہ ذہن اس طرح تاریک ہونے سے قبل یہ بات اس کے ذہن میں ضرور

ابھری تھی کہ اسے گولی ماری گئی ہے اور مارنے والے کا نشانہ اس قدر بے داغ ہے کہ اس قدر تیز رفتار کار کے ساتھ موڑ کاٹتے ہوئے بھی گولی ٹھیک اس کی گردن پر ہی لگی ہے اور ظاہر ہے اس کے بعد جو کچھ ہونا ہے اس کا احساس اسے بھی تھا لیکن اس احساس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

کمرے کا دروازہ کھلا تو بڑی سی دفتری میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک
بوڑھے سے آدمی نے چونک کر سامنے میز پر موجود فائل سے سر اٹھا کر
دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر ہلکی سی
مسکراہٹ تیرنے لگی۔ دروازے سے خوبصورت خدوخال کی حامل
ایک نوجوان لڑکی۔ اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک
چھوٹا سا آفس بریف کیس تھا۔

"آؤ ڈارشا۔ آج کافی دنوں بعد آنا ہوا ہے"...... بوڑھے نے
مسکراتے ہوئے آنکھوں پر لگے ہوئے موٹے فریم کی عینک اتار کر میز
پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اس بار مال کی آمد میں کچھ دیر ہو گئی تھی اس لئے مجھے بھی دیر ہو
گئی"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور بریف کیس نیچے رکھ کر
میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اچھا تو مال کی نئی کھیپ آ گئی ہے ویری گڈ۔ میں اس سلسلے میں
شتہ کئی دنوں سے پریشان تھا"...... بوڑھے نے مسکراتے ہوئے
۔

"لیکن آپ نے مجھے تو فون نہیں کیا تھا"...... لڑکی نے مسکراتے
ئے کہا۔

"اس لئے نہیں کیا تھا کہ ابھی معاملات قابل برداشت حد میں تھے
حال بتاؤ کیسا مال آیا ہے اور کتنا"...... بوڑھے نے مسکراتے
ئے کہا۔

"اس بار تو سب سے بہترین کھیپ آئی ہے"...... لڑکی نے کہا اور
پڑا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھ لیا۔

"یہ تو تم ہر بار کہتی ہو لیکن ہر بار مجھے لیبارٹریوں سے شکایات ملتی
"...... بوڑھے نے کہا۔

"اوہ اگر ایسا ہے تو پھر آپ معاہدہ ختم کر دیں میں دوسروں سے
معاہدہ کر لوں گی۔ کئی پارٹیاں میرے پیچھے پڑی ہوئی ہیں کہ میں
انہیں مال سپلائی کروں"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ایک تو تم ناراض بڑی جلدی ہو جاتی ہو۔ بہرحال
ٹھیک ہے دکھاؤ مال"...... بوڑھے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور
لڑکی نے مسکراتے ہوئے بریف کیس کھولا اور اس میں سے ایک البم
نکال کر اس نے بوڑھے کے سامنے رکھ دی۔

"بائیس لڑکے اور اٹھارہ لڑکیاں ہیں۔ سب صحت مند ہیں۔

عمریں بھی آپ کی مرضی کے مطابق چار سال سے بارہ سالوں
درمیان کی ہیں"...... لڑکی نے کہا تو بوڑھے نے اثبات میں سر ہلا
ہوئے البم کو اپنی طرف کھینچا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ہر صفحے پر
بچوں کے کلرڈ فوٹو چسپاں تھے اور ہر فوٹو کے ساتھ ان بچوں کے بار
میں ضروری اشارات بھی درج تھے۔ بوڑھا مسلسل صفحے الٹتا رہا ا
تصویریں دیکھتا رہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ جب ا
ختم ہوئی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر اسے بند
دیا۔

"گڈ شو۔ اچھا مال ہے"...... بوڑھے نے کہا اور میز کی دراز کھول کر
اس نے ایک چیک بک نکال کر میز پر رکھ دی۔

"لیکن اس بار ریٹ زیادہ ہوں گے"...... لڑکی نے کہا۔

"ریٹ زیادہ ہوں گے کیوں۔ کیا ہوا"...... بوڑھے نے چونک کر
پوچھا۔

"پیچھے سے ہی ریٹ زیادہ کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں مہنگائی ہو گئی
ہے اور اتنی پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں صرف بیس فیصد
ریٹ بڑھے ہیں"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"یہ سراسر معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ سوری میں کسی اضافے
کا قائل نہیں ہو سکتا"...... بوڑھے نے منہ بناتے ہوئے کہا اور چیک
بک اٹھا کر اس نے واپس دراز میں ڈال دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ معاہدہ ختم کر رہے ہیں"...... لڑکی نے

SCANNED BY JAMSHED

تیکھے لہجے میں کہا۔

"اس اضافے کے ساتھ نہیں کیونکہ یہ اصول کے خلاف ہے"۔
بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلئے پندرہ فیصد اضافہ کر لیجئے اور یہ بھی صرف آپ کے
لئے"...... لڑکی نے کہا۔

"نہیں ڈیئر تمہارا اور ہمارا معاہدہ تین سالوں کا ہے اور یہ بات طے
ہے کہ تین سال تک کوئی اضافہ نہ ہو گا اور ابھی معاہدے کو صرف
ایک سال ہوا ہے اس لئے آئی ایم سوری یہ اصول کے خلاف ہے"۔
بوڑھے نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مال تو دیکھیں"...... لڑکی نے کہا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے۔ صاف مال ہے لیکن تم خود جانتی ہو کہ
تمہاری آج تک جتنی سپلائز ہوئی ہیں ان میں بعض اوقات ایسا مال بھی
آ جاتا ہے جو آگے ریجکٹ ہو جاتا ہے اور مجھے مجبوراً انہیں زہر کے انجکشن
لگا کر زمین میں دبانا پڑ جاتا ہے کیونکہ میرے پاس تو ایسے ذرائع نہیں
ہیں کہ میں ان کی خوراک اور ان کی پرورش پر رقم خرچ کروں۔ اس
کے باوجود میں نے کبھی تم سے اس مال کی کٹوتی نہیں کی"۔ بوڑھے
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ لیں اگر آپ مال نہیں خریدیں گے تو دوسرا خریدار موجود
ہیں جو یہ اضافہ تو کیا اس سے ڈبل معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں"۔
لڑکی نے البم اٹھا کر واپس بریف کیس میں رکھتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"دیکھو ڈارشا مجھے معلوم ہے کہ تم یہ مال کسی بھی پارٹی کو فروخت کر سکتی ہو لیکن یہ سوچ لینا کہ معاہدے کی خلاف ورزی کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ گریٹ لینڈ کے قوانین اس بارے میں بے حد سخت ہیں اور وہ چائلڈ ویلفیئر والے مسلسل چیکنگ کر رہے ہیں۔ یہ تو ہماری لیبارٹری ہے جہاں تک وہ پہنچ بھی نہیں سکتے۔ جیسے ہی تمہارا مال کسی دوسری لیبارٹری میں سپلائی ہوا انہیں اس کا علم ہو جائے گا اور اس کے بعد تم خود سمجھ سکتی ہو کہ کیا ہو گا"...... بوڑھے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"او کے آپ واقعی بے حد اصول پسند ہیں۔ ٹھیک ہے دیں چیک"...... لڑکی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کاروبار میں لالچ اچھا نہیں ہوتا۔ تم ابھی نوجوان ہو۔ اس لئے میری یہ بات پلے باندھ کر رکھنا جب بھی کاروبار میں لالچ پیدا ہوا کاروبار کسی نہ کسی انداز میں ضرور ختم ہو جاتا ہے"...... بوڑھے نے کہا اور میز کی کھلی دراز میں رکھی ہوئی چیک بک اٹھا کر اس نے دوبارہ میز پر رکھی۔ اس کا اوپر والا صفحہ ہٹا کر اس نے میز پر موجود قلمدان سے ایک قلم اٹھایا اور چیک بھرنے میں مصروف ہو گیا۔ نیچے دستخط کر کے اس نے چیک علیحدہ کیا اور پھر اسے لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔ لڑکی نے ایک نظر چیک کو دیکھا پھر اسے تہہ کر کے اس نے جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

"مال کہاں پہنچایا جائے"...... لڑکی نے کہا۔

"میں معلوم کر لیتا ہوں"...... بوڑھے نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹاڈ سے بات کراؤ"...... بوڑھے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بوڑھے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ٹاڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"جارج بول رہا ہوں"...... بوڑھے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا البتہ لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"مال کی نئی کھیپ آگئی ہے۔ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ یہ مال کہاں پہنچایا جائے"...... بوڑھے نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کتنا مال ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"بائیس لڑکے اور اٹھارہ لڑکیاں"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"کہاں کا ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو بوڑھے نے سوالیہ نظروں سے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی کی طرف دیکھا۔

"پاکیشیا کا ہے"...... لڑکی نے آہستہ سے جواب دیا۔

"پاکیشیا کا مال ہے"...... بوڑھے نے ٹاڈ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور

SCANNED BY JAMSHED

بوڑھے نے رسیور رکھ دیا۔

"پاکیشیا سے مال ہمیشہ اچھا ملتا ہے جب کہ کافرستان کا مال خاصا خراب ہوتا ہے"...... بوڑھے نے رسیور رکھ کر ڈارشا سے کہا۔

"کافرستان میں پاکیشیا کی نسبت غربت بہت زیادہ ہے اس لئے مال تو وہاں سے بہت ملتا ہے لیکن کوالٹی کے لحاظ سے معیاری نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم نے اپنی پارٹی کو کہہ رکھا ہے کہ کافرستان سے مال چھانٹ کر بھجوایا کرے"...... ڈارشا نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور بوڑھے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بوڑھے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جارج بول رہا ہوں"...... بوڑھے نے کہا۔

"ناڈ بول رہا ہوں باس مال کو اس بار الیون تھرٹی پوائنٹ میں پہنچانا ہے۔ جیکب اسے وصول کر لے گا۔ کوڈ وہی پہلے والے ہوں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے"...... بوڑھے نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اس میں سے ایک فائل کور نکال کر اسے کھولا اور پھر اس میں سے ایک کارڈ باہر نکال کر اس نے فائل کور بند کیا اور فائل واپس دراز میں رکھ دی۔

"یہ کارڈ لو۔ یہاں مال سپلائی ہو گا۔ لینے والا جیکب ہو گا اور کوڈ وہی پہلے والے"...... بوڑھے جارج نے کارڈ لڑکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"او کے اب مجھے اجازت"...... لڑکی نے کارڈ لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"او کے"...... بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور لڑکی نے کارڈ جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور بریف کیس اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی
بوڑھا کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹرانس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جارج بول رہا ہوں ٹرانس سے بات کراؤ"...... بوڑھے نے کہا۔

"او کے ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ٹرانس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"جارج بول رہا ہوں ٹرانس"...... بوڑھے نے کہا۔

"ہاں بولو کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"ڈارشا کے پر پرزے نکل آئے ہیں۔ آج مال لے آئی تھی۔ بیس فیصد اضافہ مانگ رہی تھی"...... بوڑھے نے کہا۔

"وہ کیوں ان کے ساتھ تو تمہارا تین سال کا معاہدہ ہے"۔ دوسری طرف سے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ اب لالچ پر اتر آئے ہیں اور تم جانتے ہو مجھے اس قسم کے لوگ

SCANNED BY JAMSHED

پسند نہیں ہیں"...... بوڑھے نے کہا۔

"تو پھر کیا تم یہ معاہدہ ختم کرنا چاہتے ہو"...... ٹرانس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں معاہدہ کیسے ختم کر سکتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم اس گروپ کے چیف کو اپنے طور پر سمجھاؤ کہ لالچ نہ کرے"۔ جارج نے کہا۔

"او کے میں بات کرتا ہوں۔ تم وہیں اپنے آفس سے ہی بات کر رہے ہو ناں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں"...... بوڑھے جارج نے کہا۔

"او کے میں ابھی تمہیں فون کر کے بتاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بوڑھے نے رسیور رکھ دیا اور میز پر رکھی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فائل سے نظریں اٹھائیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جارج بول رہا ہوں"...... جارج نے کہا۔

"ٹرانس بول رہا ہوں۔ میری ڈارشا کے چیف سے بات ہوئی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ڈارشا نے خود اپنے طور پر لالچ کیا ہے۔ چیف کی طرف سے اسے ایسی کوئی ہدایت نہ دی گئی تھی۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ڈارشا کو سختی سے منع کر دے گا۔ آئندہ ایسی کوئی بات نہ ہو گی"۔ ٹرانس نے جواب دیا۔

"او کے بے حد شکریہ ٹرانس"۔ جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جارج نے بھی گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

SCANNED BY JAMSHED

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو وہ خالی ذہن پڑا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر وہ لمحات ابھرنے لگے جب وہ اپنے فلیٹ سے کار میں سوار ہو کر دانش منزل جا رہا تھا کہ ایک موڑ کاٹتے ہوئے سائیں کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن میں جیسے کوئی گرم سلاخ اتر گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے بے اختیار اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اس کی صرف آنکھیں ہی حلقوں میں گردش کر رہی تھیں۔ باقی پورا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھا اور آنکھوں کی گردش سے اسے صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ وہ ہسپتال کے بیڈ پر موجود ہے۔ خون اور گلوکوز کی بوتلیں اس کے بیڈ کے ساتھ موجود تھیں۔ اس نے اپنے جسم کو معمولی سی حرکت دینے کی کوشش کی تب

اسے یہ احساس ہوا کہ اس کا جسم بے حس و حرکت نہیں ہے بلکہ اس کے جسم کو سر سے لے کر پیروں تک بیڈ کے ساتھ کلپ کر دیا گیا ہے۔ عمران نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں اور سوچنے لگا کہ یہ سب کچھ کس طرح ہوا اور کس نے کیا ہو گا کہ اسی لمحے اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ آپ کو ہوش آگیا ویری گڈ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کر دوں"۔ ایک مسرت بھری نسوانی آواز سنائی دی اور عمران نے آنکھیں پھیر کر دیکھا تو اس نے ایک نرس کو تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صدیقی اور اس کے ساتھ کئی ڈاکٹر تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔

"شکر ہے عمران صاحب آپ کو ہوش آگیا۔ ہم سب سخت پریشان تھے"...... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم سب میں کون کون شامل ہے ڈاکٹر صدیقی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہسپتال کے عملے کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھی اور سب سے زیادہ سر سلطان اور خاص طور پر آپ کا ساتھی ٹائیگر وہ تو دو روز سے باہر بیٹھا ہوا ہے۔ وہی آپ کو لے کر آیا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے مجھے بیڈ کے ساتھ کیوں کلپ کر دیا ہے۔ جہاں تک میرا ذہن کام کرتا ہے گولی تو مجھے گردن پر لگی تھی"...... عمران نے

SCANNED BY JAMSHED

کہا۔

"وہ گولی تو خطرناک نہیں تھی۔ شہ رگ بچ گئی تھی اور وہ سائیڈ سے نکل گئی تھی لیکن آپ کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ وہ ایک بڑے ٹرالے سے ٹکرا گئی اور اس طرح آپ کے جسم میں شدید چوٹیں آئی ہیں آپ کی کار کی خصوصی ساخت کی وجہ سے آپ کی کوئی ہڈی تو نہیں ٹوٹی لیکن اندرونی چوٹیں کافی آئی ہیں۔ پھر آپ کے سر کی چوٹ بھی کافی سخت تھی جس کی وجہ سے آپ کو ہوش نہ آرہا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"گردن بچ گئی ہے تو پھر کس بات کی فکر ہے۔ بہرحال آپ کی مہربانی کہ آپ سب نے میرا اس قدر خیال رکھا۔ اب آپ ٹائیگر کو میرے پاس بھجوا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اپنے عملے کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ عمران کو مختلف انجکشن لگائے گئے اور اس کے بعد وہ سب کمرے سے باہر چلے گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو باس اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس خوفناک ترین ایکسیڈنٹ میں بھی محفوظ رکھا ہے"...... ٹائیگر نے عمران کے قریب آکر انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ اب یہ بتا دو کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ ڈاکٹر صدیقی نے بتایا ہے کہ تم مجھے یہاں لے آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں میں سوز نیو کلب سے نکل کر ساجن ہوٹل کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک میں نے رینو چوک کے قریب لوگوں کا اژدھام دیکھا۔ ٹریفک بھی رکی ہوئی تھی۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ نکل جاؤں لیکن پھر میں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے تو اس نے بتایا کہ ایک سپورٹس کار کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور آدمی ابھی اندر پھنسا ہوا ہے۔ میں نے کار سائیڈ پر روکی اور آگے بڑھا۔ اس وقت تک پولیس بھی پہنچ گئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ کار کی اگلی سیٹ اور ڈیش بورڈ کے درمیان پھنسے ہوئے سائیڈ کے بل پڑے ہوئے تھے اور آپ کی گردن سے خون نکل رہا تھا۔ کار بری طرح پچک گئی تھی۔ چونکہ مجھے اس کار کی خصوصی باڈی اور اس کے سٹرکچر کا علم تھا اس لئے میں نے پولیس کے ساتھ مل کر کار کو گھسیٹ کر کچھ دور ہٹایا اور پھر تھوڑی سی محنت کے بعد آپ کو نکال لیا گیا۔ میں نے پولیس والوں کو بتا دیا کہ آپ کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے لیکن پولیس والے بضد تھے کہ آپ کو سٹی ہسپتال پہنچایا جائے گا اور پہلے پولیس کارروائی ہو گی۔ میں نے فوراً اپنی کار میں جا کر چیف کو فون کر کے صورت حال بتائی تو تھوڑی دیر بعد پولیس کو احکامات مل گئے اور میں آپ کو اپنی کار میں ڈال کر یہاں ہسپتال لے آیا اور اب آپ کو ہوش آیا ہے"...... ٹائیگر نے مختصر لفظوں میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ جب تم پہنچے تو کار کی کیا پوزیشن تھی اور میری کیا پوزیشن تھی اور گولی مجھے کس اینگل سے لگی تھی۔ پوری

SCANNED BY JAMSHED

تفصیل بتاؤ تاکہ اب نئی کار کا آرڈر دیتے وقت میں اس میں مزید تبدیلیاں کرا سکوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے مکمل تفصیل بتا دی۔

"فائر کرنے والے کا کچھ پتہ چلا"...... عمران نے پوچھا۔

"باس وہاں میں جتنا عرصہ رہا ہوں مجھے مختلف لوگوں سے یہی معلوم ہوا ہے کہ آپ کی کار موڑ کاٹتے ہوئے اچانک ایک ٹرالر سے ٹکرا کر سڑک کے کنارے ایک دیوار سے جا ٹکرائی سب کا خیال یہی تھا کہ سپیڈ کی وجہ سے گاڑی آپ کے کنٹرول سے باہر ہو گئی۔ پولیس کا بھی یہی خیال تھا۔ یہ تو میں نے جب آپ کی گردن پر زخم دیکھا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر اعشاریہ ایکس تھرٹی ون ریوالور سے فائر کیا گیا ہے لیکن وہاں کسی نے نہ ہی فائر کی آواز سنی اور نہ ہی کسی کو فائر کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ اب ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ فائر واقعی اعشاریہ ایکس تھرٹی ون کا ہی ہو گا لیکن ریوالور پر سائیلنسر چڑھا ہوا تھا اور یہ سائیلنسر بھی انتہائی نفیس سا تھا۔ مجھے بھی صرف سائیں کی ہلکی سی آواز ہی سنائی دی ہے۔ ویسے گولی چلانے والے کا نشانہ بے داغ تھا اور اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ جو اینگل تم نے گولی لگنے کا بتایا ہے اس اینگل سے یہ گولی بلندی سے ہی چلائی جا سکتی ہے۔ کسی عمارت سے فائر کیا گیا ہے لیکن مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ آج کل نہ ہی میرے پاس کوئی کیس ہے اور نہ ہی کسی کو یہ معلوم تھا کہ میں نے اس وقت یہاں سے گزرنا ہے"...... عمران نے آہستہ سے رک رک کر کہا۔ اسے بولتے ہوئے تکلیف سی محسوس ہو رہی تھی۔

"باس آپ کو ہوش آگیا اور مجھے اطمینان ہو گیا ہے اب میں اس حملہ آور کو ہر صورت میں تلاش کر لوں گا"...... ٹائیگر نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

"کس پوائنٹ پر تلاش کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"اعشاریہ ایکس تھرٹی ون ریوالور یہاں کم لوگوں کے پاس ہی ہو گا اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں اسے تلاش کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں اس طرح تم حملہ آور تک نہ پہنچ سکو گے۔ تم ایسا کرو کہ جہاں ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہاں کی عمارتوں کا جائزہ لو اور وہاں کے دکانداروں سے بھی معلومات حاصل کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور پھر جیسے کمرے میں طوفان سا آگیا۔ پوری سیکرٹ سروس اندر گھس آئی تھی اور سب سے آگے جولیا تھی۔

"میں اب جا رہا ہوں باس"...... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ پھر کمرے میں مبارک سلامت کی آوازیں گونجنے لگیں۔

"ارے ارے بغیر سہرے کے بغیر چھواروں کے یہ مبارک

SCANNED BY JAMSHED

سلامت کیسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اللہ تعالیٰ کی آپ پر خصوصی نظر کرم ہے جو آپ اس قدر خوفناک ایکسیڈنٹ میں نہ صرف بچ گئے ہیں بلکہ آپ کی کوئی ہڈی بھی نہیں ٹوٹی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کے کرم والی بات تو بہرحال اولین اور بنیادی حیثیت رکھتی ہے لیکن چند بنیادی عوامل بھی اس میں شامل تھے۔ پہلی بات تو یہ کہ میری کار رزسٹنس سسٹم پر بنائی گئی تھی اس طرح ایکسیڈنٹ کا دباؤ سائیڈوں پر نکل گیا اور درمیانی حصہ بچ گیا۔ دوسری بات یہ کہ اگلی سیٹ اور ڈیش بورڈ کے نچلے حصے میں سپیشل کشننگ موجود تھا جس کی وجہ سے کوئی فریکچر نہیں ہوا اور تیسری بات یہ کہ سٹیرنگ فولڈنگ تھا اس لئے جھٹکا کھاتے ہی بجائے اس کے وہ میرے جسم کو کچل دیتا وہ درمیان سے ٹوٹ کر اوپر کو اٹھ گیا اور آخری بات یہ کہ گولی کھا کر میرا جسم سائیڈ سیٹ پر گرا اور پھر لڑھک کر نیچے چلا گیا۔ ٹرالر سے کار ٹکراتے وقت میں یقیناً سائیڈ سیٹ پر ہو گیا اور دیوار سے کار کے ٹکرانے سے نیچے گرا ہوں گا۔ بہرحال یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم تھا ورنہ تو یہ سب دھرا کا دھرا رہ جاتا اور گولی شہ رگ کو کاٹ دیتی اور میں اس وقت جنت میں خوبصورت حوروں کے ہاتھوں سے جنتی پھل کھا رہا ہوتا اور لذیز مشروب پی رہا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن عمران صاحب یہ حملہ کس نے کیا ہوگا۔ کیا آپ کے پاس

کوئی کیس تھا جب کہ چیف کے مطابق تو کوئی کیس نہ تھا۔ البتہ چوہان نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ کوئی کیس فور سٹارز کو ریفر کرنے والے تھے لیکن ظاہر ہے فور سٹارز کا کیس تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ پر اس طرح بھرے بازار میں اس انداز میں حملہ کیا جا سکے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ بھی کوئی خاص کیس نہ تھا یا تو کسی نے نشانہ بازی کی مشق کی ہے اور اتفاق سے تختہ مشق میری گردن بن گئی ہے۔ یا پھر کوئی پرانا درد کسی کے دل میں جاگ اٹھا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پلیز آپ لوگ ابھی باہر جائیں ابھی عمران صاحب کو ریسٹ کرنے دیں"...... اچانک ڈاکٹر صدیقی نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ کی نظر میں ریسٹ کسے کہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ بھی خاموش لیٹے رہیں۔ ذہن پر اور اعصاب پر دباؤ نہیں ہونا چاہئے"...... ڈاکٹر صدیقی نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں اس وقت ریسٹ میں ہوں۔ اپنے ساتھیوں سے باتیں کرتے ہوئے میرے ذہن اور اعصاب پر دباؤ پڑنے کی بجائے پہلے سے موجود دباؤ بھی ختم ہو جاتا ہے جب کہ مجھ سے خاموشی کا دباؤ برداشت نہیں ہوتا"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب آپ ویسے بھی عام مریض تو نہیں ہیں سپیشل مریض ہیں اس لئے سپیشل کیفیات ہی ہوں گی آپ کی"۔

SCANNED BY JAMSHED

ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے یہ بتائیں کہ میری یہ بے حرکتی کب ختم ہو گی۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے میں کسی تابوت میں پڑا باتیں کر رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"بس اب آپ کی کلپنگ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ ابھی ایک گھنٹے بعد آپ آزاد کر دیئے جائیں گے"...... ڈاکٹر صدیقی نے معمول کی چیکنگ کرتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ ڈاکٹر صدیقی کی بار بار درخواستوں پر آخر کار سیکرٹ سروس کے ممبران واپس چلے گئے اور پھر واقعی ایک گھنٹے بعد عمران کے جسم کو کلپنگ سے آزاد کر دیا گیا اور اب عمران حرکت کرنے کے قابل ہو گیا تھا اور پھر عمران کی درخواست پر ڈاکٹر صدیقی نے اسے ہسپتال سے جانے کی بھی اجازت دے دی تو عمران نے رانا ہاؤس فون کر کے وہاں سے جوانا کو ہسپتال بلا لیا اور جوانا اسے کار کی عقبی سیٹ پر لٹا کر رانا ہاؤس لے آیا۔ جوزف اور جوانا کو عمران کے اس ایکسیڈنٹ کی سرے سے اطلاع ہی نہ دی گئی تھی اس لئے وہ ہسپتال بھی نہ آسکے تھے۔

"ماسٹر یہ تو انتہائی زیادتی ہے کہ آپ کا اس قدر خوفناک ایکسیڈنٹ ہوا اور ہمیں کسی نے اطلاع ہی نہ دی"...... جوانا نے رانا ہاؤس پہنچ کر عمران سے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس کیا اب آپ کا یہ غلام اس قدر ناکارہ ہو چکا ہے کہ اب کوئی جوزف کو پوچھتا تک نہیں"...... جوزف کا لہجہ رونے والا سا ہو رہا تھا۔

"ارے ارے تم فکر نہ کرو۔ اس بار معافی دے دو آئندہ ایکسیڈنٹ سے پہلے نہ صرف تمہیں فون پر اطلاع دی جائے گی بلکہ اس وقت تک ایکسیڈنٹ کو بھی روک دیا جائے گا جب تک تم وہاں اس دلکش اور خوبصورت نظارے کو دیکھنے کے لئے پہنچ نہ جاؤ گے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوانا اور جوزف دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ماسٹر یہ ایکسیڈنٹ ہوا کیسے آپ تو کار ڈرائیونگ میں انتہائی مہارت رکھتے ہیں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جب کہ جوزف اس دوران کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

"ایکسیڈنٹ ہوا نہیں جوانا کرایا گیا ہے۔ مجھے گولی ماری گئی جو ڈرائیونگ کے درمیان میری گردن میں لگی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب میں اتنا بھی ماہر نہیں ہوں کہ بے ہوشی کے دوران بھی مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کار چلاتا رہتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"گولی ماری گئی آپ کو۔ کس نے ماری"...... جوانا کے چہرے پر یکلخت شعلے سے بھڑکنے لگے تھے۔

"یہی تو اس گولی مارنے والے کی بدقسمتی ہے کہ اس نے اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑا۔ ورنہ جس قدر سچا اس کا نشانہ ہے۔ اگر اس کا پتہ چل جاتا تو میں اسے اصلی سونے کا بنا ہوا گولڈ میڈل ضرور دے دیتا"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف کمرے میں داخل ہوا

SCANNED BY JAMSHED

اس کے ہاتھ میں مشروب کا ایک گلاس تھا جس کا رنگ نارنجی سا تھا۔
"یہ لو باس اسے پی لو۔ تمہارے چہرے پر جو زردی سی ہے یہ سب
غائب ہو جائے گی"....... جوزف نے گلاس عمران کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا۔

"اچھا کیا اس میں رنگ ڈال کر لے آئے ہو"....... عمران نے
گلاس لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس یہ شیپلائی بوٹیوں کا عرق ہے۔ یہ آپ کی تمام کمزوری
دور کر دے گا"....... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شیپلائی بوٹی کا عرق۔ لیکن یہاں تمہیں کہاں سے شیپلائی بوٹی
میسر آ گئی۔ یہ تو خالص افریقی جڑی بوٹی ہے"....... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"باس یہاں ایک زولی جیکل گارڈن ہے۔ میں نے خاص طور پر
انہیں کہہ کر اس بوٹی کا کھیت لگوایا ہے"....... جوزف نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تو تم نے شراب کا متبادل آخر کار تلاش کر ہی لیا"....... عمران
نے مشروب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"باس اس میں نشہ تو نہیں ہوتا۔ پھر آپ اسے شراب کا متبادل کہہ
رہے ہیں"....... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن اس کا ذائقہ بالکل شراب جیسا ہوتا
ہے"۔ عمران نے کہا اور جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے گھونٹ

گھونٹ سارا مشروب پی لیا تو اسے خود احساس ہونے لگا کہ اسے جو
نقاہت اور کمزوری سی محسوس ہو رہی تھی وہ یکسر غائب ہو گئی ہے۔

"گڈ یہ تو واقعی توانائی سے بھرپور ہے"....... عمران نے کہا اور
جوزف کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور وہ خالی گلاس لے کر چلا گیا۔

"ماسٹر آپ پر جس نے حملہ کیا ہے آخر کسی نے تو اسے ایسا کرتے
ہوئے دیکھا ہی ہو گا"....... جوانا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر
بات کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ البتہ زخم کی نوعیت سے اتنا
معلوم ہوا ہے کہ یہ اعشاریہ ایکس تھرٹی ون ریوالور سے کیا گیا ہے اور
چونکہ کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا اس لئے یہی باور کیا جا سکتا ہے کہ اس
پر انتہائی جدید ساخت کا سائیلنسر لگا ہوا ہو گا"....... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ایکسیڈنٹ ہوا کہاں ہے"....... جوانا نے پوچھا تو عمران نے
اسے اس جگہ کے متعلق بتا دیا۔

"معلوم کر لوں گا ماسٹر"....... جوانا نے کہا اور اسی لمحے جوزف اندر
داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔

"آپ کی کال ہے باس چیف کی طرف سے"....... جوزف نے کہا تو
عمران نے سر ہلاتے ہوئے فون پیس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"یس سر علی عمران بول رہا ہوں جناب"....... عمران نے بڑے
مؤدبانہ لہجے میں کہا اسی لمحے جوانا اٹھا اور خاموشی سے کمرے سے باہر چلا

SCANNED BY JAMSHED

گیا۔

"عمران تمہارے ایکسیڈنٹ کے دوران میں نے گریٹ لینڈ سے اس خط کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ ان تفصیلات کے مطابق اس ادارے جس کا کوڈ نام "سی ڈبلیو او" ہے کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ انہیں ایسی اطلاعات مسلسل مل رہی ہیں کہ ایشیائی اور افریقی ملکوں سے معصوم بچوں کو اغوا کر کے گریٹ لینڈ لے آیا جا رہا ہے اور پھر انہیں ایسی ادویہ ساز لیبارٹریوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے جو نئی اور زہریلی ادویات پر مسلسل تجربات کرتی رہتی ہیں ان بچوں پر تجربات کئے جاتے ہیں اور ان میں سے اکثر ان تجربات کے دوران ہلاک ہو جاتے ہیں یا ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ جو لاعلاج ہوتی ہیں۔ حالانکہ حکومت گریٹ لینڈ نے ایسی ادویات کو انسانوں پر تجربات سے منع کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں باقاعدہ قوانین بھی موجود ہیں لیکن یہ لیبارٹریاں یہ سب کام اس قدر خفیہ رکھتی ہیں کہ ان تک باوجود کوشش کے نہیں پہنچا جا سکتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ نہ صرف گریٹ لینڈ بلکہ ایکریمیا اور دوسرے بڑے ملکوں کی لیبارٹریوں میں بھی ایسا ہی کیا جا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سلسلے میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے پہلے بچوں کو اغوا کیا جاتا ہو گا۔ پھر انہیں گریٹ لینڈ سمگل کیا جاتا ہو گا۔ اغوا کی رپورٹس پولیس تھانوں میں درج کرائی جاتی ہوں گی اور یہ سمگلنگ

لامحالہ بحری راستے سے ہوتی ہو گی کیونکہ ظاہر ہے یہ سب کچھ گینگ کی صورت میں ہوتا ہو گا۔ اب ایک بچہ تو وہ لے جا کر لیبارٹری کو دینے سے رہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے اس سلسلے میں تمہارے ڈیڈی سے بھی بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے خود اپنی نگرانی میں چیکنگ کرائی ہے لیکن پورے پاکیشیا میں کسی بھی علاقے سے ایسی کسی بڑی واردات کی رپورٹ درج نہیں کرائی گئی۔ اکا دکا بچوں کی گمشدگی کی جو رپورٹیں درج ہوتی ہیں ان میں سے اکثر دستیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے بحریہ کے انٹی سمگلنگ سٹاف کے چیف سے رپورٹ طلب کی انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ آج تک سمگلروں کی جو لانچیں چیک ہوئی ہیں ان میں ایسی کوئی لانچ نہیں پکڑی گئی جس میں اغوا شدہ بچے لے جائے جا رہے ہوں"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہی صورت رہ جاتی ہے کہ یہ تمام تحقیقات وہاں گریٹ لینڈ جا کر کی جائیں۔ وہیں سے کوئی کلیو مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں اس سلسلے میں ایک اور بات سوچ رہا ہوں کہ ادھر میں نے تمہیں اس خط کے بارے میں فون کیا ادھر تم پر قاتلانہ حملہ کر دیا گیا کیا یہ حملہ اس خط کے سلسلے کی کڑی تو نہیں ہے۔ ویسے میں نے مختلف ممبران کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ حملہ آور کو تلاش کریں"۔

SCANNED BY JAMSHED

بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی تو یہ حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ خط بھی آپ کے پاس اسی وقت پہنچا۔ آپ نے مجھے فون کیا میں فلیٹ سے اٹھ کر باہر آیا اور مجھ پر حملہ ہو گیا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کیس کو ختم کر دیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ صرف حکومت کو یہ کہہ دیں کہ آپ اس پر تحقیقات کریں گے اور بس"...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے فون آف کر کے اسے تپائی پر رکھا ہی تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر فون پیس اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے بٹن دبا کر کہا۔

"باس میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ میں نے پہلے ہسپتال فون کیا تھا وہاں سے ڈاکٹر صدیقی نے بتایا ہے کہ جوانا آپ کو ساتھ لے گیا ہے اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"پھر"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس میں نے تین ایسے پیشہ ور قاتلوں کا سراغ لگایا ہے جو اعشاریہ ایکس تھرٹی ون ریوالور استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ ان میں سے ایک تو گذشتہ ایک ہفتے سے ہسپتال میں ہے اور ایک ملک

سے باہر گیا ہوا ہے جب کہ ایک آدمی یہاں موجود ہے اس کا نام چیری ہے۔ اس کی نشانہ بازی کی مہارت کے بھی سب قائل ہیں۔ لیکن سنا یہی گیا ہے کہ وہ کافی عرصے سے کام نہیں کر رہا اور ویسے بھی وہ اب کلبوں اور ہوٹلوں میں بھی نظر نہیں آ رہا۔ یہی بتایا گیا ہے کہ وہ ایک نوجوان مکاف کے ساتھ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ مکاف نے حکومت سے باقاعدہ لائسنس لے کر نشانہ بازی کا سکول کھولا ہوا ہے۔ ویسے وہاں بھی مزید تحقیقات سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... ٹائیگر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سکول کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رابرٹ روڈ کی ایک کمرشل بلڈنگ میں ہے۔ میں نے وہاں فون کیا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ سکول کا سیشن ختم ہو چکا ہے اس لئے گذشتہ ایک ہفتے سے بند ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس مکاف کی رہائش گاہ کا پتہ چلاؤ لیکن اس مکاف اور چیری دونوں کو تم نے چھیڑنا نہیں ہے۔ تم نے صرف مجھے ان کے بارے میں تفصیلات بتانی ہیں میں ان کی باقاعدہ نگرانی کراؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"نگرانی وہ کیوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر حملہ کسی خاص مقصد کے لئے کیا یا کرایا گیا ہو گا اور ضروری نہیں کہ اگر یہ حملہ چیری نے کیا ہے تو اسے اصل مقصد یا

SCANNED BY JAMSHED

اصل آدمی کا بھی علم ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں سمجھ گیا ہوں تفصیلات لیتے ہی میں آپ کو آگاہ کر دوں گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے فون آف کر کے فون پیس کو سائیڈ تپائی پر رکھ دیا۔

"جوزف"...... عمران نے ایک طرف موجود جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"جوانا کو کہو کہ وہ مجھے فلیٹ پر پہنچا دے میں چند گھنٹے آرام کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران بھی آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا اس کے پیچھے جانے لگا۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کمرے میں بیٹھے ہوئے مکاف نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"یس کم ان"...... اس نے کرسی پر سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور چیری اندر داخل ہوا۔ چیری کی آنکھیں مسرت سے چمک رہی تھیں۔

"کیا ہوا بڑے خوش نظر آ رہے ہو"...... مکاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑے طویل عرصے بعد خوبصورت انداز میں شکار کرنے کا موقع ملا۔ طبیعت خوش ہو گئی ہے"...... چیری نے مکاف کی کرسی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر نیم دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"شکار۔ کیا مطلب کیا کسی کو ہلاک کر کے آئے ہو"...... مکاف نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں اس علی عمران کا شکار کھیلا ہے جسے چیف باس بے حد خطرناک قرار دے رہا تھا لیکن آج نہیں یہ تین روز پہلے کی بات ہے۔ تمہیں میری عادت کا تو علم ہے شکار کے بعد میں خوب شراب پیتا ہوں اور پھر کئی روز تک ایسا ہوتا رہتا ہے۔ آج طبیعت بدلی ہے تو تمہارے پاس آیا ہوں"...... چیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران کا۔ کیا مطلب کون علی عمران"...... مکاف نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے اتنی جلدی بھول گئے ہو۔ وہی علی عمران جس کے بارے میں اعظم نے رپورٹ دی تھی کہ گریٹ لینڈ سے کوئی سرکاری آدمی آکر اس سے ملا ہے اور اس نے کیس ہاتھ میں لے لیا ہے اور وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور جس کے بارے میں وہ کہہ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے ہمارا کاروبار خطرے میں پڑ گیا ہے"...... چیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ لیکن کیسے۔ اتنی جلدی تم نے اسے تلاش بھی کر لیا اور شکار بھی کر لیا۔ کیسے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... مکاف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے واپس آتے ہی سب سے پہلے یہی کام کیا۔ اعظم سے فون پر اس عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ اس کا حلیہ وغیرہ معلوم کیا اور پھر میں نے جا کر اس کا فلیٹ دیکھا۔ اعظم نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے پاس علی عمران کی ایک تصویر بھی موجود ہے۔

چنانچہ فلیٹ دیکھ کر میں اعظم کی طرف چلا گیا۔ اعظم نے مجھے وہ تصویر دے دی۔ گو اس نے مجھے اس عمران کے خلاف کام کرنے سے روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ اس معاملے میں نہ آئے میں جانوں اور عمران۔ پھر میں واپس عمران کے فلیٹ آنے لگا تو اعظم بھی میرے ساتھ چل پڑا۔ اس کی کار ورکشاپ گئی ہوئی تھی اور اس نے راستے میں ڈراپ ہونا تھا۔ میں اسے ساتھ لے کر چل پڑا۔ جس جگہ اعظم نے ڈراپ ہونا تھا وہاں میں نے کار روکی تو اعظم نے اصرار کر کے مجھے اپنے فلیٹ پر چلنے کے لئے کہا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کے پاس میری انتہائی پسندیدہ شراب وافر مقدار میں ہے اور وہ مجھے دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ اس کے فلیٹ پر چلا گیا۔ وہاں واقعی شراب موجود تھی۔ ہم دونوں اس بڑی کھڑکی کے قریب بیٹھ گئے جو بازار کی طرف تھی کہ اچانک اعظم جو باہر دیکھ رہا تھا چونک پڑا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ چوک کی دوسری طرف ٹریفک سگنل میں عمران کی مخصوص سپورٹس کار موجود ہے یقیناً اس میں عمران بھی موجود ہو گا۔ میں عمران کو دیکھنے کے لئے اس طرف دیکھنے لگا۔ واقعی ایک سپورٹس کار ٹریفک سگنل بند ہونے کی وجہ سے کھڑی تھی اور ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ دور سے اس کا حلیہ تو نظر نہ آرہا تھا لیکن اعظم نے بتایا کہ یہی علی عمران ہے۔ میری جیب میں اعشاریہ ایکس تھرٹی ون سائیلنسر والا میرا خصوصی ریوالور موجود تھا۔ میں نے بے خیالی میں وہ نکال لیا۔ ٹریفک سگنل سبز ہوتے ہی وہ

SCANNED BY JAMSHED

سپورٹس کار آگے بڑھی اور پھر وہ چوک پر عین اس جگہ مڑنے لگی جہاں پر کھڑکی تھی۔ بس میں نے فائر کر دیا اور تم جانتے ہو کہ میرا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ گولی ٹھیک اس کی گردن میں لگی اور وہ سیٹ پر ہی الٹ گیا۔ تیز رفتار کار ظاہر ہے آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی اور پوری قوت سے ایک ٹرالر سے ٹکرا کر اچھلی اور خوفناک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرائی اور کار کا کچومر نکل گیا"...... چیری نے بڑے فاتحانہ انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ یہ تو تم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ بعد میں اس کا پتہ چلایا کہ اس کا ہوا کیا"...... مکاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسے بڑی مشکل سے کار سے نکالا گیا ہے وہ شدید زخمی تھا پھر اسے ہسپتال لے جایا گیا اور اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا اور اگر ختم نہیں ہو گا تو کم از کم ہمیشہ کے لئے معذور ضرور ہو جائے گا"...... چیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اعظم کیا کہتا تھا"...... مکاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اس طرح حیران ہو رہا تھا جیسے میں نے کوئی ناممکن کام ممکن کر دیا ہو"...... چیری نے کہا اور مکاف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"او کے اب یہ مسئلہ تو ختم ہوا۔ میں تمہارے انتظار میں تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈکسن کا فون آیا تھا۔ اس نے ایک اور کھیپ تیار کر لی ہے"...... مکاف نے کہا تو چیری بے اختیار چونک پڑا۔

"اتنی جلدی۔ ابھی کچھ روز پہلے تو مال بھجوایا ہے اس نے"۔ چیری نے کہا۔

"ہاں ڈکسن کے مطابق اٹھارہ صحت مند لڑکے اتفاق سے مل گئے ہیں اور وہ سب جانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ہم آکر انہیں چیک کر لیں تاکہ ان کے پہنچنے کی تیاریاں مکمل کی جائیں"...... مکاف نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ ڈکسن واقعی بے حد کام کا آدمی ہے پھر چلیں"۔ چیری نے کہا تو مکاف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھوڑی دیر بعد ان کی کار دارالحکومت کی ایک بارونق سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"مکاف جو بچے باہر بھیجے جاتے ہیں وہ واپس تو نہیں آتے پھر ان کے والدین کو کس طرح مطمئن کیا جاتا ہے"...... اچانک چیری نے کہا تو کار چلاتے ہوئے مکاف بے اختیار چونک پڑا۔

"انہیں ہر ماہ معقول معاوضہ ملتا رہتا ہے اور پھر اچانک کسی روز انہیں خط پہنچا دیا جاتا ہے کہ ان کا بچہ ایکسیڈنٹ میں یا طبعی موت مر گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کچھ معقول رقم بھی ہوتی ہے۔ وہ غریب لوگ ہوتے ہیں رو دھو کر چپ کر جاتے ہیں"...... مکاف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن انہیں کیا کہہ کر بچے لئے جاتے ہیں۔ آخر کوئی نہ کوئی کام تو بتایا جاتا ہو گا"...... چیری نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مختلف لوگوں سے مختلف بات کی جاتی ہے۔ ڈکسن کے آدمی ہر وقت اس کام میں لگے رہتے ہیں۔ کسی سے کہا جاتا ہے کہ ان کا بچہ ایکریمیا میں کسی بہت بڑے لارڈ کو دیا جائے گا جو بے اولاد ہے وہ اسے پالے گا۔ تعلیم دے گا۔ بچہ عیش کرے گا۔ کسی کو کہا جاتا ہے کہ وہاں کی کسی بڑی فیکٹری میں اسے کام سکھایا جائے گا۔ کسی کو کچھ کہا جاتا ہے اور کسی کو کچھ"...... مکاف نے جواب دیا۔

"لیکن چیف باس نے ان بچوں کو باہر بھیجنے کا جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ بے حد پیچیدہ ہے۔ میری سمجھ میں تو آج تک نہیں آیا کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے"...... چیری نے کہا۔

"کیا پیچیدگی ہے اس میں"...... مکاف نے کہا۔

"ایک جعلی ٹریول ایجنسی قائم کی گئی ہے۔ وہاں سے لوگوں کو باہر بھجوایا جاتا ہے ان کے کاغذات جعلی بنوائے جاتے ہیں اور پھر انہی جعلی کاغذات پر انہیں بھجوایا جاتا ہے جب کہ ان بچوں کے ساتھ جو لوگ جاتے ہیں انہیں اصل کاغذات دیئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس انداز میں کیوں کیا جاتا ہے۔ ان بچوں کے پاسپورٹ اور کاغذات بنوا کر انہیں صاف طریقے سے کیوں نہیں بھیجا جاتا"...... چیری نے کہا تو مکاف ہنس پڑا۔

"پہلی بات تو یہ ہے چیری کہ یہ کام صرف یہاں پاکیشیا میں نہیں ہو رہا۔ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا جال ہر ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ چیف باس یہاں پاکیشیا کا انچارج ہے۔ یہ طریقہ کار پوری

دنیا میں استعمال کیا جاتا ہے اس لئے یہاں بھی کیا جاتا ہے"۔ مکاف نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی کوئی وجہ بھی تو ہو گی"...... چیری نے کہا۔

"ہاں وجہ ہے اور وہ یہ کہ ان بچوں کو لے جانے والے افراد جن کاغذات پر جاتے ہیں۔ ان کاغذات پر ان کے اصل فوٹو نہیں ہوتے بلکہ ان پر تصویریں ان لوگوں کی لگی ہوتی ہیں جنہیں نقلی کاغذات کے ذریعے بھیجا جاتا ہے جب کہ ان کے اصل کاغذات اور تصویریں تنظیم استعمال کرتی ہے۔ ان بچوں کو لے جانے والوں کے چہروں پر ان تصویروں کے مطابق میک اپ کر دیئے جاتے ہیں۔ جب یہ لوگ ان بچوں کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو کاغذات ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور وہ لوگ اپنے اصل حلیوں اور کاغذات پر واپس آ جاتے ہیں۔ اس طرح اگر کبھی ان بچوں یا ان میں سے کسی بچے کے بارے میں تحقیقات ہوں بھی سہی تو انہیں ساتھ لے جانے والوں کا پتہ بھی نہیں چلتا اور اگر وہ لوگ تصویروں کی مدد سے چیک کر لیں تو پھر وہ لوگ پکڑے جائیں گے جو جعلی کاغذات پر جاتے ہیں اور ظاہر ہے وہ کسی بچے کو لے کر ہی نہ گئے ہوں گے اس لئے ان سے کچھ معلوم ہی نہ ہو سکے گا۔ اس طرح بچے انتہائی محفوظ انداز میں منزل پر پہنچ جاتے ہیں اور کسی کو بعد میں علم بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کہاں گئے اور کون لے گیا انہیں"...... مکاف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اصل کاغذات پر جانے کا تو اندراج نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ

SCANNED BY JAMSHED

کاغذات واپسی کے لئے استعمال ہوتے ہیں ۔ اس طرح ایک آدمی جب گیا ہی نہیں تو اس کی واپسی کیسے ہو سکتی ہے"...... جیری نے پوچھا۔

"یہ تمام اندراجات رشوت کے ذریعے کرائے جاتے ہیں"۔ مکاف نے جواب دیا۔

"ہے تو یہ محفوظ طریقہ لیکن ہے بے حد پیچیدہ ویسے اگر ان بچوں کو کسی لانچ کے ذریعے لے جایا جائے تو ان بکھیڑوں سے تو نجات مل سکتی ہے"...... جیری نے کہا۔

"یہ ایک مستقل دھندہ ہے جیری ۔ ایک دو بار کی بات نہیں ہے اور اس پیچیدہ طریقہ کار کی وجہ سے آج تک کوئی ایجنسی اس ترسیل کے بارے میں سرے سے کوئی معلومات حاصل ہی نہیں کر سکی ۔ اگر بچوں سے بھری ہوئی لانچ پکڑی جائے تو پھر سب کچھ سامنے آجائے گا کہ آخر اتنی تعداد میں ان معصوم بچوں کو کہاں اور کیوں لے جایا جا رہا ہے جب کہ اب بچے بالکل اس طرح جاتے ہیں جیسے وہ اپنے باپ کے ساتھ جا رہے ہوں اور بعض اوقات تو عورتوں کو بھی ساتھ بھیجا جاتا ہے اس طرح بظاہر ماں باپ کے ساتھ بچے چلے جاتے ہیں اور بچے اپنے والدین کے ساتھ تو جاتے ہی رہتے ہیں"...... مکاف نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی بڑا محفوظ اور فول پروف طریقہ ہے گڈ ۔ لیکن وہ لوگ جو جعلی کاغذات پر جاتے ہیں ان میں سے کوئی نہ کوئی تو چیک ہو جاتا ہو گا وہ لوگ ڈکسن کے بارے میں نہیں بتاتے"...... جیری نے کہا۔

"اکثر پکڑے جاتے ہیں لیکن انہیں صرف ایک پتہ یاد ہوتا ہے

وہی وہ بتا دیتے ہیں لیکن اس پتے پر کچھ موجود ہی نہیں ہوتا"۔ مکاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... جیری نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تمہیں آخر آج ساری تفصیل پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آگئی ہے"...... مکاف نے کہا۔

"اوہ بس ویسے ہی مجھے خیال آگیا تھا ۔ اگر کوئی خفیہ بات ہے تو بے شک نہ بتاؤ"...... جیری نے جواب دیا تو مکاف بے اختیار ہنس پڑا ۔

"ایسی کوئی بات نہیں ۔ تم میرے رائٹ ہینڈ ہو ۔ تم سے کیا چھپانا ۔ لیکن مجھے خود بھی یہ بات معلوم نہیں کہ یہ سب کچھ کیسے کیا جاتا ہے ۔ یہ سارا کام ڈکسن کراتا ہے اور اس سے میں نے آج تک پوچھا ہی نہیں ۔ ویسے میرا آئیڈیا ہے کہ ان لوگوں کے ذہنوں میں یہ پتہ راسخ کر دیا جاتا ہے ۔ شاید کسی مشین کے ذریعے ایسا کیا جاتا ہو گا"...... مکاف نے کہا تو جیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار میں ایک بار پھر خاموشی طاری ہو گئی ۔ تھوڑی دیر بعد مکاف نے کار ایک چوک سے دائیں ہاتھ پر موڑی اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑ گئی ۔ تھوڑی دور ایک بڑا سا زرعی فارم تھا اس کا پھاٹک بند تھا ۔ مکاف نے کار جیسے ہی وہاں روکی ایک سائیڈ سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھا ۔

"اوہ آپ ہیں میں پھاٹک کھولتا ہوں"...... اس آدمی نے قریب آکر مکاف کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے

SCANNED BY JAMSHED

پھاٹک کھول دیا۔ مکاف نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار عمارت کے سامنے بنے ہوئے برآمدے کے ساتھ روک دی اور وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"جناب باس تہہ خانے میں آپ کے منتظر ہیں"...... برآمدے سے ایک آدمی نے اتر کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے درمیانی راہداری سے گزر کر راہداری کے آخر میں پہنچے جہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ دونوں سیڑھیاں اترتے ہوئے دروازے سے دوسری طرف پہنچے تو یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا جس میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ لیکن ہال میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ لیکن ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ ایک سائیڈ کی دیوار میں سرر کی آواز سے ایک خلا نمودار ہوا اور اس خلا سے ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی اندر داخل ہوا۔

"مال کہاں ہے ڈکسن یہاں تو ایک بچہ بھی نظر نہیں آرہا جب کہ تم نے کہا تھا کہ مال دیکھنے آؤ"...... مکاف نے حیرت بھرے لہجے میں اس غیر ملکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیٹھیں ابھی مال بھی آجاتا ہے۔ اس بار میں نے اسے علیحدہ رکھا ہے"...... ڈکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... مکاف نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر چیری بیٹھ گیا تھا۔ جب کہ

ڈکسن سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کرسیوں کے گرد راڈز نمودار ہو گئے جن پر مکاف اور چیری بیٹھے ہوئے تھے جب کہ جس کرسی پر ڈکسن بیٹھا ہوا تھا وہ پہلے کی طرح ہی تھی۔ راڈز کی وجہ سے مکاف اور چیری دونوں کے جسم جکڑے گئے تھے اور وہ اب حرکت نہ کر سکتے تھے لیکن ظاہر ہے وہ دونوں بے اختیار اچھلے لیکن صرف کسمسا کر ہی رہ گئے۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ کیا ہو گیا ہے"...... مکاف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جب کہ چیری کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

"مجبوری ہے مسٹر مکاف حالانکہ تم تنظیم کے لئے انتہائی اہم آدمی ہو اور تمہاری بے پناہ خدمات بھی ہیں لیکن تمہارے ساتھی چیری نے حماقت کی ہے اور اس کی حماقت کا خمیازہ اس کے ساتھ تمہیں بھی بھگتنا پڑے گا"...... ڈکسن نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا مطلب کیسی حماقت اور تم نے یہ سب کچھ کرنے کی جرأت کیسے کی۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں تمہارا باس ہوں"۔ مکاف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن یہ سر چیف کا حکم ہے اس لئے میں مجبور ہوں"...... ڈکسن نے جواب دیا۔

"سر چیف کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... مکاف نے اور زیادہ

SCANNED BY JAMSHED

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری تنظیم کے ایشیا سیکشن کے انچارج کو سر چیف کہا جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس چیری کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس نے انتہائی احمقانہ انداز میں علی عمران پر حملہ کر دیا تھا اور نتیجہ یہ کہ سیکرٹ سروس ہمارے پیچھے لگ گئی۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اس نے اپنے کارنامے کے بارے میں ضرور بتایا ہو گا جو اس نے تین روز پہلے سرانجام دیا تھا"....... ڈکسن نے کہا۔

"ہاں آج ہی بتایا ہے۔ کیونکہ قتل کرنے کے بعد یہ دو تین روز تک خوب شراب پیتا ہے اور مدہوش رہتا ہے یہ اس کی پرانی عادت ہے لیکن اس نے تو شکار کامیابی سے کر لیا تھا۔ پھر"........ مکاف نے کہا۔

"عمران زخمی ضرور ہوا ہے لیکن وہ زندہ بچ گیا ہے"....... ڈکسن نے کہا۔

"بچ گیا ہے تو پھر کیا ہوا وہ معذور یقیناً ہو گیا ہو گا اور یہ تو میرا ایسا کارنامہ ہے جس پر مجھے تنظیم کی طرف سے انعام ملنا چاہئے"....... چیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ معذور بھی نہیں ہوا۔ اس کی کار خصوصی ساخت کی تھی اور اس کے آدمیوں نے تمہارا سراغ بھی نکال لیا ہے اور تمہاری وجہ سے مکاف بھی نظروں میں آ گیا ہے اور اگر میں تمہیں یہاں نہ بلوا لیتا تو اب تک تم ان کے ہاتھ چڑھ چکے ہوتے اور ظاہر ہے اس کے بعد تنظیم کا

سارا سیٹ اپ انہیں معلوم ہو جاتا اس لئے سر چیف نے حکم دیا ہے کہ تنظیم کے سیٹ اپ کو بچانے کے لئے تم دونوں کو ہلاک کر دیا جائے اور نہ صرف تم بلکہ چیف باس شیر گل کو بھی ہلاک کرا دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میرے خاص آدمی اعظم کو بھی موت کی سزا دے دی گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ماسوائے میرے یہاں کا باقی سارا سیٹ اپ ختم کر دیا گیا ہے اور اب میں پاکیشیا کا براہ راست انچارج بن گیا ہوں"....... ڈکسن نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا اور مکاف اور چیری دونوں کے چہرے یکلخت زرد پڑ گئے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ میرا سراغ لگا لیں۔ میں نے وہاں کوئی کلیو نہیں چھوڑا"....... چیری نے کہا۔

"تم زیر زمین دنیا کے کسی آدمی ٹائیگر کو جانتے ہو"....... ڈکسن نے کہا۔

"ٹائیگر کو۔ ہاں جانتا ہوں کیوں"....... چیری نے چونک کر کہا۔

"وہ اس عمران کا خاص آدمی ہے اور تم نے عمران پر حملہ کے لئے اعشاریہ ایکس تھرٹی ون ریوالور استعمال کیا تھا۔ اس کا علم ٹائیگر اور عمران دونوں کو ہو گیا۔ یہ ریوالور عام طور پر استعمال نہیں کیا جاتا اس لئے ٹائیگر نے معلوم کر لیا کہ یہ ریوالور زیر زمین دنیا میں تین پیشہ ور قاتل استعمال کرتے ہیں اور ان تین پیشہ ور قاتلوں میں ایک نام چیری کا بھی تھا جب کہ دو میں سے ایک ہسپتال میں تھا جب کہ دوسرا

ملک سے باہر تھا۔ چنانچہ ٹائیگر نے چیری کی تلاش شروع کی اور نتیجہ یہ کہ اسے معلوم ہو گیا کہ چیری مکاف کے ساتھ دیکھا جاتا ہے اور مکاف کا نشانہ بازی کا سکول ہے۔ گو سکول بند ہے لیکن وہ ظاہر ہے تمہیں تلاش کر لیتا اور ایک بار تم سامنے آجاتے تو پھر باقی کچھ بھی نہ بچتا کیونکہ تمہیں سب کچھ معلوم ہے۔ نہ صرف یہاں کا سیٹ اپ ختم ہو جاتا بلکہ پوری دنیا میں تنظیم کا خاتمہ ممکن ہو سکتا تھا۔ اس لئے فوری طور پر یہ ساری کارروائی کرنی پڑی"...... ڈکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ٹائیگر کا بھی تو خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... مکاف نے کہا۔

"ہاں لیکن اس کا علم اس وقت ہوا جب وہ یہ معلومات عمران تک پہنچا چکا تھا ورنہ واقعی ایسا ہی کیا جاتا"...... ڈکسن نے جواب دیا۔

"کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا۔ کس نے معلوم کیا ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ تم نے خود انچارج بننے کے لئے یہ سب ڈھونگ رچایا ہے"...... مکاف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ اعظم کے ذریعے معلوم ہوا ہے۔ اعظم کو اطلاع ملی کہ ٹائیگر چیری کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے تو وہ پریشان ہو گیا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ٹائیگر کا تعلق عمران سے ہے اور چونکہ وزیر اعظم کے سامنے چیری نے عمران پر فائر کیا تھا اس لئے اس نے ٹائیگر کی نگرانی شروع کرا دی اور پھر اتفاق سے اس کے ایک آدمی نے ٹائیگر کی پبلک فون بوتھ سے کی جانے والی فون کال ٹیپ کر لی۔ اس

SCANNED BY JAMSHED

ٹیپ کے ذریعے یہ سب معلومات ملیں۔ یہ کال اس نے عمران کو کی تھی اور عمران نے اسے کہا تھا کہ وہ تم دونوں کی صرف نگرانی کرے کیونکہ عمران سمجھ گیا تھا کہ اس پر حملہ کسی خاص تنظیم کی طرف سے ہی ہوا ہو گا۔ یہ ٹیپ اعظم نے فوری طور پر مجھے بھجوا دی۔ میں نے جب یہ ٹیپ سنی تو میرے پاس اور کوئی چارہ کار نہ تھا کہ میں سر چیف سے بات کرتا۔ چنانچہ میں نے سر چیف سے رابطہ کیا اور ٹیپ انہیں سنوا دی۔ سر چیف نہ صرف اس عمران کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے بلکہ وہ اس کی آواز بھی پہچانتا ہے۔ چنانچہ اسے معلوم ہو گیا کہ ٹیپ درست ہے۔ اس نے فوری طور پر تمام سیٹ اپ ختم کرنے کا حکم دے دیا اور اس خاتمے کے چکر میں اعظم بھی آگیا۔ چیف باس شیر گل بھی اور تم دونوں بھی۔ تمہیں یہاں بلانے کی اور تو کوئی صورت نہ تھی اس لئے میں نے یہ بہانہ بنایا تھا کہ مال آگیا ہے تم آکر چیک کر لو اور تم آگئے"...... ڈکسن نے کہا۔

"کیا تم میری بات سر چیف سے کرا سکتے ہو"...... مکاف نے کہا ڈکسن کی باتیں سن کر اس کا ذہن زلزلے کی زد میں آگیا تھا۔

"کیا کرو گے بات کر کے تمہیں معلوم ہے کہ سر چیف اپنے احکامات تبدیل نہیں کیا کرتا"...... ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم بات تو کراؤ ہو سکتا ہے کہ میں اسے قائل کر لوں کہ وہ مجھے مارنے کی بجائے کسی دوسرے ملک جانے کی اجازت دے دے۔ آخر تنظیم کے لئے میری بے پناہ خدمات ہیں"...... مکاف نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میں چونکہ خود تمہاری صلاحیتوں کا دل سے قائل ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ تنظیم میں تمہاری حیثیت کافی بڑی ہے اس لئے میں تو خود نہیں چاہتا کہ تمہیں ہلاک کرایا جائے اس لئے میں تمہاری یہ خواہش ضرور پوری کر دیتا ہوں۔ میری تو دعا ہے کہ سر چیف تمہیں معاف کر دے"....... ڈکسن نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا اسی خلا کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ تہہ خانے میں آیا تھا۔

"مم۔ مم۔ مکاف مجھے بچا لو"....... چیری نے یکلخت گھگھیاتے ہوئے لہجے میں ساتھ بیٹھے ہوئے مکاف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری وجہ سے تو یہ نوبت پہنچی ہے احمق آدمی۔ اگر تم یہ حملہ نہ کرتے تو یہاں تک بات نہ پہنچتی"....... مکاف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔ پلیز فار گاڈ سیک مجھے بچا لو میں تمام عمر تمہارا احسان مند رہوں گا"....... چیری نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔ موت کے خوف سے وہ اس وقت ادھیڑ عمر کی بجائے بوڑھا آدمی نظر آ رہا تھا۔

"میں کوشش کروں گا"....... مکاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسی لمحے ڈکسن واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب سی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔ یہ کسی گیند کی طرح کا تھا۔ اس نے اس پر لگے ہوئے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ڈکسن کالنگ ایس سی اوور"....... ڈکسن نے مکاف اور چیری کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹرانسمیٹر گود میں رکھ کر کال دینا

شروع کر دی۔

"یس ایس سی اٹنڈنگ اوور"....... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"باس اعظم اور شیر گل دونوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ مکاف اور چیری اس وقت میرے سامنے راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے بیٹھے ہیں میں آپ کے حکم کی تعمیل کرنے ہی والا تھا کہ مکاف نے درخواست کی ہے کہ وہ آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ اس کی خدمات تنظیم کے لئے بے پناہ ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے اوور"....... ڈکسن نے کہا۔

"بات کراؤ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈکسن نے اٹھ کر گیند نما ٹرانسمیٹر مکاف کی گود میں رکھ دیا اور ساتھ ہی ایک بٹن دبا دیا۔ اس طرح اب اسے خود بار بار بٹن نہ دبانے پڑتے اور اوور کہتے ہی خود بخود بٹن آف ہو جاتا تھا۔

"میں مکاف بول رہا ہوں سر چیف۔ پلیز مجھے اتنی سخت سزا نہ دیں آپ مجھے بے شک دنیا کے کسی بھی کونے میں بھجوا دیں میں کبھی دوبارہ پاکیشیا نہ آؤں گا۔ لیکن پلیز مجھے موت کی سزا نہ دیں اوور"۔ مکاف نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے خود تمہیں موت کی سزا دے کر دکھ ہوا ہے مکاف لیکن مجبوری یہ ہے کہ تم چاہے دنیا کے کسی کونے میں بھی چلے جاؤ۔ عمران تمہیں بہرحال تلاش کر ہی لے گا۔ وہ ایک ایسا بھوت ہے جس سے

SCANNED BY JAMSHED

کوئی نہیں چھپ سکتا اور تمہارے آدمی چیری کی حماقت کی وجہ سے بھوت اسب تنظیم کے پیچھے لگ گیا ہے اس لئے مجبوری ہے اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس وہ تلاش نہ کر سکے گا۔ میں میک اپ میں رہوں گا۔ میں کبھی کسی کے سامنے نہ آؤں گا اوور"....... مکاف نے کہا۔

"سوری مکاف ایسا ممکن نہیں ہے۔ عمران کی بجائے کوئی اور ہوتا تو شاید میں اتنا بڑا قدم نہ اٹھاتا لیکن میں عمران کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اگر موجودہ سیٹ اپ ختم نہ کیا گیا تو پھر نہ صرف پاکیشیا کا سیٹ اپ بلکہ میرے ایشیائی سیکشن بلکہ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر سب کچھ ختم ہو جائے اور تمہاری زندگی کی بنا پر پوری تنظیم کا رسک نہیں لیا جا سکتا۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈکسن نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آف کر کے اس نے ایک خالی کرسی پر رکھ دیا۔

"سنو ڈکسن پلیز تم ایسا کرو کہ مجھے مت مارو۔ تم جتنی دولت کہو میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ تم سر چیف کو رپورٹ دے دینا کہ تم نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ میں غائب ہو جاؤں گا۔ پھر کبھی کسی کے سامنے نہیں آؤں گا۔ پلیز تم جتنی دولت کہو میں تمہیں دے دیتا ہوں"....... مکاف نے اب ڈکسن کی منت شروع کر دی۔

"اس چیری کا تو خاتمہ کر دوں جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے"....... ڈکسن نے کہا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"مم مم مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو"....... چیری نے ہذیانی

انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی چیری کے حلق سے چیخ نکل گئی اور پھر پے در پے دھماکے ہوئے اور راڈز میں جکڑا ہوا چیری کا جسم چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ مکاف کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ مکاف تم مجھے کتنی دولت دے سکتے ہو"....... ڈکسن نے مکاف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جتنی تم کہو"....... مکاف نے جلدی سے کہا اس کے لہجے میں امید کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھی۔

"تم خود بتا دو کہ تمہارے پاس کتنی دولت ہے"....... ڈکسن نے کہا۔

"میرے پاس دو کروڑ ڈالر ہیں تم تمام لے لو لیکن میری جان بخشی دو"....... مکاف نے کہا۔

"کہاں ہے یہ رقم۔ کیا کسی بنک میں رکھی ہوئی ہے"....... ڈکسن نے کہا۔

"نہیں بنک میں نہیں۔ میرے آفس کے نیچے تہہ خانہ ہے اس میں ایک خفیہ سیف ہے اس سیف میں موجود ہے"....... مکاف نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ مکاف چلو تمہاری یہ دولت اب میرے کام آ جائے گی۔ ورنہ وہیں سیف میں ہی پڑی سڑتی رہتی۔ تم نے تو بہر حال مرنا ہے کیونکہ تمہیں زندہ چھوڑ کر میں نے خود تو نہیں مرنا"....... ڈکسن نے

SCANNED BY JAMSHED

مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مکاف کچھ کہتا ڈکسن نے ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی مکاف کو محسوس ہوا کہ اس کے سینے میں گرم سلاخ گھس گئی ہو۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کا سانس گلے میں اٹک گیا۔ اس نے سانس باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر اسے لاک کر کے وہ اس عالیشان رہائشی پلازہ کی لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس آٹھ منزلہ رہائشی پلازہ کی چوتھی منزل پر چوہان کا لگژری فلیٹ تھا اور عمران اس وقت چوہان سے ہی ملنے آیا تھا۔ چوتھی منزل پر پہنچ کر وہ راہداری میں آگے بڑھ گیا۔ چوہان کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے نام کا ہم وزن اور ہم قافیہ"........ عمران نے اونچی آواز میں جواب دیا۔ تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر چوہان کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"آیئے عمران صاحب میں تو کافی دیر سے آپ کا منتظر تھا"۔ چوہان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تمہارا یہ نیا پلازہ ڈھونڈنے میں کافی وقت لگ گیا۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ کہ آخر تم لوگ اتنی جلدی یہ رہائش گاہیں کیوں بدل لیتے ہو۔ پہلے والا فلیٹ بھی تو اس سے کم نہ تھا"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"چیف کا حکم ہے کہ ہم زیادہ عرصہ کسی ایک جگہ نہ رہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کے لئے عرصے کی کوئی پابندی نہیں ہے لیکن پھر بھی سال ڈیڑھ سال بعد ہم لوگ رہائش بدل لیتے ہیں۔ پہلے پہل تو واقعی الجھن ہوتی تھی لیکن اب تو عادت سی پڑ گئی ہے۔ اب تو سال ڈیڑھ سال ایک جگہ ہو جائے تو الجھن ہونی شروع ہو جاتی ہے"۔ چوہان نے ایک سائیڈ پر موجود فریج سے مشروب کی دو بوتلیں نکال کر واپس کرسیوں کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"ویسے یہ تمہاری ہی ہمت ہے کہ اس قدر جلد رہائش بدل لیتے ہو۔ ہم تو یک در گیر محکم گیر کے قائل ہیں۔ ایک ہی فلیٹ میں رہ رہے ہیں"...... عمران نے سامنے رکھی ہوئی مشروب کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو آپ نے سرنٹنڈنٹ فیاض کے فلیٹ پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ ویسے عمران صاحب سوپر فیاض کی واقعی ہمت ہے کہ وہ آپ سے نہ کرایہ لیتا ہے اور نہ فلیٹ خالی کراتا ہے"...... چوہان نے مشروب کی چسکی لیتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"وہ تو دن میں نجانے کتنی بار کوشش کرتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے

کہ آغا سلیمان پاشا اس فلیٹ کے کچن سے مانوس ہو چکا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کچن کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس میں مونگ کی دال لذیذ پکتی ہے اس لئے رہ رہا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور چوہان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم بتاؤ تم نے بچوں کے اغوا کے سلسلے میں کوئی کام کیا ہے یا نہیں"...... عمران نے مشروب کی بوتل ختم کر کے واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب دو روز پہلے آپ نے فون پر تفصیل بتائی تھی۔ ان دو روز میں نہ صرف میں نے بلکہ فور سٹارز کے دوسرے ممبران نے بھی اپنے طور پر کافی کوشش کی ہے لیکن کوئی ایسا کلیو نہیں مل سکا جس میں دس بارہ بچے کسی جگہ سے اکٹھے اغوا ہوئے ہوں۔ بلکہ میں نے تو سپیشل پولیس آفس میں اپنے ایک دوست کی مدد سے اس بارے میں ریکارڈ بھی چیک کیا ہے لیکن پورے دارالحکومت میں ایسی کسی واردات کا کوئی حوالہ موجود نہیں ہے"...... چوہان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس ٹریول ایجنسی کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کا تو کہیں وجود ہی ثابت نہیں ہوا"...... چوہان نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فور سٹارز اس کیس کی ابتدا میں ہی ناکام ہو

SCANNED BY JAMSHED

گئے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کام کرنے کے لئے بنیاد تو ہو۔ یہاں تو سرے سے بنیاد ہی نہیں مل رہی"۔۔۔۔۔۔چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جو پارٹی بھی کام کر رہی ہے وہ انتہائی محتاط انداز میں کام کر رہی ہے۔ مجھ پر قاتلانہ حملے کے بارے میں ٹائیگر نے ایک پیشہ ور قاتل چیری کو ٹریس کیا تھا۔ لیکن اب نہ وہ چیری مل رہا ہے اور نہ وہ شخص جس کے ساتھ وہ اٹھتا بیٹھتا پایا جاتا تھا۔ دونوں ہی اچانک گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو چکے ہیں"۔ عمران نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"پیشہ ور قاتل چیری تو کیا اس نے آپ پر حملہ کیا تھا"۔۔۔۔۔۔چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم جانتے ہو اسے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں جانتا ہوں۔ میں کافی عرصہ پہلے جس فلیٹ میں رہتا تھا اس سے تیسرا فلیٹ اس کا تھا اور اکثر اس سے ملاقات ہو جاتی تھی۔ لیکن وہ زیر زمین دنیا کا کوئی بڑا مہرہ تو نہ تھا۔ تھرڈ ریٹ آدمی تھا"۔۔۔۔۔۔چوہان نے جواب دیا۔

"مجھ جیسے عام سے آدمی پر قاتلانہ حملہ تھرڈ ریٹ آدمی نے ہی کرنا تھا اب میرے لئے کوئی وی آئی پی تو یہاں آنے سے رہا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو مکمل یقین ہے کہ یہ حملہ چیری نے ہی کیا ہے"۔ چوہان

نے کہا۔

"ٹائیگر نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو یہی آدمی لگتا ہے۔ مجھ پر حملہ اعشاریہ زیرو ایکس تھرٹی ون ریوالور سے کیا گیا ہے اور بقول ٹائیگر اس بور کا ریوالور یہاں صرف تین پیشہ ور قاتل استعمال کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک حملہ سے ایک ہفتہ پہلے سے ہسپتال میں ہے اور مسلسل وہیں موجود ہے۔ دوسرا ملک سے باہر ہے اور واقعی ملک سے باہر ہے۔ اس طرح چیری باقی رہ جاتا ہے اور اب چیری غائب ہے ٹائیگر نے اسے ہر طرف تلاش کیا ہے لیکن وہ اور اس کا ساتھی مکاف دونوں ہی اچانک غائب ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چیری دو روز پہلے مجھے نظر آیا تھا۔ وہ ایک مقامی نوجوان کے ساتھ کار میں بیٹھا ہوا جا رہا تھا۔ ایک ٹریفک سگنل پر میں نے اسے دیکھا تھا وہ دونوں اس طرح بات چیت میں گم تھے کہ اس نے میری طرف دیکھنے کے باوجود مجھے نہیں پہچانا تھا۔ حالانکہ میری کار اس کی کار کے بالکل ساتھ موجود تھی"۔۔۔۔۔۔چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرف جا رہی تھی اس کی کار"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"رشید روڈ کا چوک تھا۔ اب پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئے۔ مجھے تو علم ہی نہ تھا کہ چیری نے آپ پر حملہ کیا ہے ورنہ میں اسے وہیں گھیر لیتا"۔۔۔۔۔۔چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کار کی تفصیلات معلوم ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ارے ہاں کار بالکل نئے ماڈل کی تھی۔ سیاہ رنگ کی لیکن وہ کار

SCANNED BY JAMSHED

چیری کی نہ تھی کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر وہی مقامی نوجوان ہی تھا"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا نمبر وغیرہ یا کوئی خاص نشانی"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ اس کار کی مدد سے اسے ٹریس کرانا چاہتے ہیں"۔ چوہان نے کہا۔

"ظاہر ہے جب وہ کسی جگہ نہیں مل رہا تو اس کار کو تلاش کر لیا جائے تو اس سے اس مقامی نوجوان کا پتہ چل جائے گا اور اس سے چیری کا کلیو مل جائے گا۔ کچھ نہ کچھ تو ہوگا ہی بہرحال"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کار کا نمبر تو میں نے نہیں دیکھا لیکن ایک منٹ۔ اوہ اس کار کو میں نے آج ہی کہیں دیکھا ہے۔ اصل میں اس کار کی کشننگ کا کلر اس کے بیرونی کلر سے اس قدر مختلف ہے کہ خواہ مخواہ اس کی طرف توجہ چلی جاتی ہے۔ مجھے یاد کرنے دیجئے"...... چوہان نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"اوہ ہاں یاد آگیا یہ کار میں نے ڈیسنٹ کلب کی پارکنگ میں دیکھی ہے۔ میں ایک دوست سے ملنے گیا تھا۔ وہاں کار پارک کرتے ہوئے میں نے اسے دیکھا تھا۔ بالکل وہی کار تھی"...... چوہان نے یکلخت آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"ڈیسنٹ کلب یہ کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"شبستان کالونی میں نیا کھلا ہے۔ خاصی تیزی سے مقبول ہوتا جا

رہا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے معلوم ہوگا کہ وہ کس کی کار تھی۔ ہو سکتا ہے تمہاری طرح وہاں کسی جانے والے کی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اگر پارکنگ بوائے سے معلوم کیا جائے تو شاید پتہ لگ جائے"۔ چوہان نے کہا۔

"او کے آؤ چلیں۔ کچھ نہ کچھ حرکت کریں گے تو برکت بھی پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے شبستان کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا اور چوہان سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ڈیسنٹ کلب کی عمارت خاصی دلکش اور وسیع تھی۔ عمران کار کمپاؤنڈ گیٹ سے موڑ کر پارکنگ کی طرف لے گیا اور پھر اس نے جیسے ہی کار پارکنگ میں روکی اس کی نظریں ایک نوجوان پر جم گئیں جو ایک کار والے کو ٹوکن دینے میں مصروف تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... چوہان نے اسے اس طرح دیکھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں"...... عمران نے قدرے سرد مہرانہ لہجے میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے چوہان بھی کار سے باہر نکل آیا اور اسی لمحے پارکنگ بوائے مڑ کر ان کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران پر پڑیں وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے جھجک کے سے آثار نمودار ہوئے لیکن پھر اس نے کاندھے جھٹکے اور آگے بڑھ آیا اور پھر اس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں عمران کو سلام کیا۔

"تم نعیم بابر ہی ہو ناں۔ یا اس کے جڑواں بھائی ہو"....... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سلام کا جواب دے کر اس سے پوچھا۔

"جی میں نعیم بابر ہی ہوں جناب"....... نعیم بابر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ میں نے تو تمہیں شیرٹن میں ملازمت دلوائی تھی"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جی تین روز تک وہ ملازمت چلی تھی پھر انہوں نے جواب دے دیا میرے دور کے ایک عزیز یہاں مینجر ہیں انہوں نے مجھے یہاں رکھ لیا ہے"....... نعیم بابر نے ٹوکن کارڈ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کالج جا رہے ہو"....... عمران نے ٹوکن لیتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں شام کے کالج میں داخلہ لے لیا ہے"....... نعیم بابر نے جواب دیا۔

"ملازمت کیوں نہیں چلی کیا وجہ ہوئی"....... عمران نے پوچھا۔

"جی تیسرے روز مینجر صاحب نے مجھے اپنے دفتر بلایا اور کہنے لگا کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس ملازمت کی منظوری نہیں دی اس لئے وہ مجھے مزید نہیں رکھ سکتے۔ البتہ انہوں نے مجھے اپنی طرف سے ایک لاکھ روپے دینے کی کوشش کی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ کیونکہ اس طرح

خیرات میں رقم لینا مجھے منظور نہ تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ مجھے بیشک کم تنخواہ پر رکھ لیں لیکن ملازمت جاری رکھیں لیکن انہوں نے کہا کہ وہ مجبور ہیں۔ چنانچہ میں واپس آ گیا اور اب دو ماہ سے یہاں کام کر رہا ہوں"....... نعیم بابر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہاں کتنی تنخواہ ملتی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"بارہ سو روپے ماہوار"۔ نعیم بابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں یہاں سے اچھی ملازمت مل جائے تو کرو گے"۔ عمران نے کہا۔

"کون سی ملازمت"....... نعیم بابر نے چونک کر پوچھا۔

"فی الحال تو کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن بہرحال میں تلاش کر لوں گا"....... عمران نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے جناب اچھی ملازمت کسے اچھی نہیں لگتی"....... نعیم بابر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ ایک کار پارکنگ میں آ کر رکی اور چوہان اس کار کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"یہی کار ہے وہ عمران صاحب"....... چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار پارکنگ میں رک چکی تھی اور ایک لمبے قد کا آدمی اس سے اتر کر تیزی سے کلب کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس نے نعیم بابر کی طرف دیکھنا ہی گوارا نہ کیا تھا۔

"تم نے اسے ٹوکن کارڈ نہیں دیا"....... عمران نے نعیم بابر سے

SCANNED BY JAMSHED

مخاطب ہو کر کہا۔

"منیجر صاحب نے منع کر رکھا ہے۔ یہ صاحب کلب میں کارڈ کھیلنے آتے ہیں۔ پہلے دن میں نے انہیں ٹوکن دیا تو انہوں نے مجھے تھپڑ مار دیا میں منیجر کے پاس گیا تو انہوں نے انہیں کارڈ دینے سے منع کر دیا۔ ان کا نام مارٹن ہے"...... نعیم بابر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے تم کام کرو جیسے ہی مجھے تمہارے مطلب کی کوئی اچھی ملازمت ملی میں تم سے رابطہ کر لوں گا لیکن تم نے پڑھائی جاری رکھنی ہے سمجھے اور ہاں ایک بات اور بتا دوں میٹرک میں تمہارا اسی گریڈ مجھے قطعی پسند نہیں آیا اس لئے اب تم نے ہر امتحان میں اے پلس گریڈ لینا ہے۔ سمجھے"...... عمران نے نعیم بابر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... نعیم بابر نے مسکراتے ہوئے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا کلب کی طرف مڑ گیا۔ چوہان بھی اس کے ساتھ ہی چل پڑا۔

"کیا یہ مارٹن وہی آدمی ہے جو اس روز چیری کے ساتھ تھا"۔ عمران نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں یہ وہ نہیں ہے البتہ کار سو فیصد وہی ہے۔ اب میں نے اسے باقاعدہ چیک کیا ہے"...... چوہان نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلب کا ہال انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز

میں سجا ہوا تھا اور وہاں موجود افراد کا تعلق بھی شرفا سے ہی لگتا تھا۔ ایک طرف راہداری تھی جس کے کونے پر گیم روم کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ عمران اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گیم روم پہنچ گئے۔ خاصا بڑا گیم روم تھا وہاں کئی میزیں تھیں اور صرف ایک میز خالی تھی باقی ہر میز پر بڑے زور شور سے کارڈز کھیلے جا رہے تھے۔ میز پر موجود مختلف رنگوں کے ٹوکنوں کے ڈھیر بتا رہے تھے کہ اعلیٰ پیمانے پر جوا کھیلا جا رہا ہے۔ عمران کی نظریں اس مارٹن کو تلاش کر رہی تھیں لیکن وہ کسی میز پر بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"آیئے جناب کیا آپ کارڈز کھیلیں گے"...... ایک سپروائزر نما باوردی آدمی نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں مارٹن سے ملنے آئے ہیں۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ وہ روزانہ یہاں کھیلنے آتا ہے لیکن وہ تو یہاں کہیں نظر نہیں آ رہا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ مارٹن صاحب وہ ابھی آئے ہیں۔ میرا خیال ہے ٹوائلٹ گئے ہیں۔ ابھی آ جائیں گے"...... سپروائزر نے کہا اور پھر وہ مڑا ہی تھا کہ ایک کونے میں موجود ٹوائلٹ کا دروازہ کھلا اور مارٹن باہر نکل آیا۔

"مارٹن صاحب یہ دو صاحبان آپ سے ملنے آئے ہیں"۔ سپروائزر نے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا تو مارٹن چونک کر عمران اور چوہان کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"جی فرمایئے"...... مارٹن نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میرا نام پرنس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مسٹر چوہان۔ہمیں چیری نے آپ کے پاس بھیجا ہے"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیری وہ کون ہے"....... مارٹن نے چونک کر پوچھا۔

"کیا کہیں بیٹھ کر اطمینان سے بات نہیں ہو سکتی"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ہاں آیئے ادھر خالی میز پر بیٹھ جاتے ہیں"....... مارٹن نے کہا اور اس خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔عمران اور چوہان بھی اس کے پیچھے اس میز کی طرف بڑھ گئے۔

"آپ کچھ پینا پسند کریں تو منگوا لوں"....... مارٹن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کسی چیری کی بات کر رہے تھے۔میرے ملنے والوں میں سے تو کسی کا نام چیری نہیں ہے"....... مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن جس کار میں آپ کلب آئے ہیں وہ تو بقول چیری اس نے آپ کو تحفے میں دی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ چیری سے واقف ہی نہیں ہیں۔ویسے وہ زیر زمین کا مشہور آدمی ہے"....... عمران نے کہا تو مارٹن چونک پڑا۔

"زیر زمین دنیا کا کیا مطلب"....... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"مطلب ہے جرائم کی دنیا کا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن میرا جرائم کی دنیا سے کیا تعلق اور نہ ہی میں کسی چیری کو جانتا ہوں جہاں تک اس کار کا تعلق ہے تو یہ کار میں نے باقاعدہ خریدی ہے۔چند روز پہلے خریدی ہے۔میرے پاس اس کی باقاعدہ رسید بھی موجود ہے مگر آپ کون ہیں"....... مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس بار اس کا لہجہ قدرے سخت ہو گیا تھا۔

"تو اب تفصیلی تعارف ہو جانا چاہئے۔ہمارا تعلق سپیشل پولیس کے انٹی کار لفٹنگ سیکشن سے ہے۔چیری ایک پیشہ ور قاتل بھی ہے اور کار چوروں کے ایک گروہ کا سرغنہ بھی۔اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔یہ کار آج سے ایک ماہ پہلے چوری ہوئی ہے اور ایک شخص مکاف کی ہے چیری نے بتایا کہ یہ کار اس کے گروپ نے چرائی تھی اور اس کے کہنے کے مطابق یہ کار اس نے آپ کو تحفے کے طور پر دی ہے"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ویری بیڈ جناب نہ ہی میں کسی چیری کو جانتا ہوں اور نہ یہ کار میں نے چیری سے لی ہے۔یہ کار تو میں نے واقعی باقاعدہ خریدی ہے۔اس کی رسید شاید اب بھی میرے پرس میں موجود ہو گی۔میں دکھاتا ہوں آپ کو"....... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے پرس نکالا اور پھر اسے کھول کر چند لمحوں تک وہ

SCANNED BY JAMSHED

اس میں موجود مختلف کاغذات کو ٹٹولتا رہا۔ پھر اس نے ایک تہہ شدہ کاغذ باہر نکال لیا۔

"یہ دیکھئے رسید۔ آپ بے شک چیک کر لیجئے"...... مارٹن نے پرس میز پر رکھ کر رسید کھول کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

عمران نے رسید لے کر اسے دیکھا۔ یہ واقعی اس کار کی فروختگی کی رسید تھی۔ کار کسی مارٹی نے فروخت کی تھی جس کا پتہ بوستان کالونی لکھا ہوا تھا۔

"یہ مارٹی کون ہے"...... عمران نے رسید دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا ہوٹل ہے بوستان کالونی میں۔ مارٹی ہوٹل۔ میں اکثر وہاں جاتا رہتا ہوں۔ یہ کار اس کے پاس تھی مجھے پسند آ گئی تو میں نے اس سے خرید لی"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے آپ کے پاس رسید ہے اس لئے فی الحال ہم آپ کو کچھ نہیں کہہ رہے لیکن اگر یہ رسید جعلی ثابت ہوئی تو پھر اس کا نتیجہ آپ کو بھگتنا ہو گا"...... عمران نے رسید واپس دے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے شک مارٹی سے پوچھ لیں وہ اس رسید سے انکار نہیں کرے گا"...... مارٹن نے کہا۔

"او کے پھر ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چوہان بھی خاموشی سے اٹھا اور اس کے پیچھے چلتا ہوا کلب سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ڈیسنٹ کلب سے نکل کر بوستان کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ بوستان کالونی درمیانے متوسط طبقے

کے افراد کی کافی پرانی کالونی تھی۔

"بوستان کالونی تو تقریباً نچلے متوسط طبقے کے افراد کی کالونی ہے۔ وہاں کے ہوٹل والے کے پاس اس قدر قیمتی کار کیسے آ سکتی ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کاروں کی خرید و فروخت اس مارٹی کا سائیڈ بزنس ہو آج کل بہت سے لوگ اس قسم کا کام اپنے اصل کام کے ساتھ ساتھ کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے کار کے مالک کا نام مکاف لیا تھا۔ کیا یہ فرضی نام تھا"...... چوہان نے پوچھا۔

"نہیں ٹائیگر کے مطابق جیری غائب ہونے سے پہلے مکاف کے ساتھ ہی دیکھا جاتا تھا اس لئے مجھے خیال آ گیا کہ تم نے جس نوجوان کو جیری کے ساتھ دیکھا تھا کہیں وہ مکاف ہی نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر اس کا حلیہ تو جانتا ہو گا۔ اگر آپ اس سے پوچھ لیں تو ابھی پتہ چل جائے گا"...... چوہان نے کہا۔

"مکاف کا تعلق جرائم کی دنیا سے نہیں ہے۔ وہ نشانہ بازی سکھانے کا سکول چلاتا ہے اس لئے ٹائیگر نے اسے دیکھا نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بوستان کالونی کافی وسیع و عریض کالونی تھی اس لئے عمران نے کالونی میں داخل ہوتے ہی ایک دکاندار سے مارٹی کے ہوٹل کا پتہ پوچھ لیا۔

SCANNED BY JAMSHED

دکاندار کے مطابق مارٹی کا ہوٹل کالونی کے ایکس بلاک میں تھا۔
چنانچہ عمران نے کار آگے بڑھادی اور پھر تقریباً پوری کالونی کراس کر
کے وہ ایکس بلاک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔یہاں ایک چھوٹا سا
ہوٹل موجود تھا جس پر مارٹی ہوٹل کے نام کا بورڈ بھی موجود تھا۔
عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔عام سا
ہوٹل تھا۔متوسط طبقے کے لوگ آجا رہے تھے۔ہال بھی کچھ زیادہ بڑا نہ
تھا۔ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"مارٹی صاحب سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ
کر کہا۔

"ادھر دائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں ان کا دفتر ہے"...... ادھیڑ
عمر نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس طرف
کو بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ مارٹی کے دفتر میں داخل ہو رہے تھے۔
ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک لمبوترے چہرے والا ادھیڑ عمر
آدمی بیٹھا ہوا تھا۔میز کی دوسری طرف ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا اور
مارٹی اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

"آیئے جناب آیئے تشریف لایئے"...... عمران اور چوہان کے اندر
داخل ہوتے ہی مارٹی نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی
بااخلاق لہجے میں کہا۔مارٹی کے اٹھتے ہی اس کے سامنے میز کی دوسری
طرف بیٹھا ہوا آدمی بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اس آدمی کے چہرے پر
موجود زردی بتا رہی تھی کہ وہ بیمار ہے یا بیمار رہا ہے۔اس کے چہرے

پر عجیب سی بے چارگی طاری تھی۔

"میرا نام پرنس ہے اور یہ میرا ساتھی ہے چوہان"...... عمران نے
کہا۔

"میں مارٹی ہوں جناب تشریف رکھیں"...... مارٹی نے بڑے
خوشامدانہ لہجے میں کہا۔شاید وہ عمران اور چوہان کی شخصیت اور لباس
وغیرہ سے مرعوب ہو گیا تھا۔

"جناب میرے متعلق کیا حکم ہے۔یقین کیجئے میں بے حد مجبور
ہوں"...... اس آدمی نے مارٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں آپ کا لڑکا ایکسیڈنٹ میں مر گیا۔کمپنی نے
آپ کو اس کا معاوضہ دے دیا مزید بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں"۔مارٹی
نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے جناب۔اللہ کی مرضی میں کون دخل دے سکتا
لیکن کمپنی نے معاوضہ بے حد کم دیا ہے جبکہ غیر ملکی کمپنیاں تو
بڑے معاوضے دیتی ہیں۔اعظم حسین کا لڑکا مرا تھا تو اس کمپنی نے
ایک لاکھ روپے دیئے تھے جب کہ مجھے صرف پچیس ہزار ملے ہیں۔آپ
برائے مہربانی کمپنی کو لکھیں"...... اس آدمی نے بڑے منت بھرے
لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا تم جاؤ میں بات کروں گا"...... مارٹی نے اسے ٹالتے
ہوئے کہا۔

"ایک منٹ آپ کا کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر

SCANNED BY JAMSHED

دروازے کی طرف مڑتے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ جناب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس کا لڑکا مزدوری کرنے گریٹ لینڈ گیا تھا وہاں ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔ کمپنی نے معاوضہ بھجوا دیا۔ اب یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے اور معاوضہ دلاؤ۔ اب آپ ہی بتائیں کہ اس طرح کون دیتا ہے معاوضہ "...... اس آدمی کی جگہ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جناب میرا اکلوتا بیٹا تھا آصف۔ بارہ سال کی عمر تھی۔ میں اور اس کی ماں بے حد بیمار تھے۔ ہمارے پاس کھانے تک کو کچھ نہ تھا۔ میرا بیٹا اخبار بیچتا تھا۔ مارٹی صاحب نے ایک روز مجھے بلا کر کہا کہ تمہارے بیٹے کو گریٹ لینڈ بھجوا سکتا ہوں وہاں ایک کمپنی میں پیکنگ کا کام کرے گا۔ آنے جانے کا خرچہ بھی کمپنی کے ذمے ہو گا۔ وہاں رہائش اور خوراک بھی کمپنی کے ذمے ہو گی اور آٹھ ہزار روپے ماہانہ ہمیں بھی ملتے رہیں گے جو دو سال بعد ڈبل ہو جائیں گے۔ میں اور میری بیوی تو نہ مان رہے تھے لیکن میرا بچہ آصف بے حد حساس تھا اس نے ضد کر لی کہ وہ جائے گا۔ چنانچہ ہم بھی مان گئے۔ پھر آصف کو انہوں نے بھجوا دیا۔ چھ ماہ تک معاوضہ بھی ملتا رہا اور آصف کا ایک خط بھی ملا جس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ بے حد خوش ہے۔ پھر اچانک وہاں سے خط آیا کہ آصف ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے اور کمپنی نے پچیس ہزار روپے معاوضہ بھجوایا ہے۔ ہم پر تو قیامت ٹوٹ پڑی جناب اور ہم اور زیادہ بیمار پڑ گئے۔ اب ہمارے پاس کھانے کو

بھی کچھ نہیں"...... اس آدمی نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو بڑی ٹریجڈی ہے۔ آپ ایسا کریں اپنا نام و پتہ ہمیں بتا دیں۔ ہم ایک ایسے فلاحی ادارے کے بارے میں جانتے ہیں جو آپ جیسے مجبور لوگوں کی امداد کرتا ہے۔ ہم آپ کا نام و پتہ انہیں دے دیں گے امید ہے کہ آپ کی اچھی اور مستقل امداد کا بندوبست ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" جی میرا نام احمد دین ہے جناب بلاک ایکس کے کوارٹر نمبر آٹھ سو آٹھ میں رہتا ہوں جناب"...... اس آدمی نے اپنا نام و پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے کہ آج ہی آپ تک کچھ نہ کچھ امداد پہنچ جائے"...... عمران نے کہا تو احمد دین نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر سلام کر کے دفتر سے باہر چلا گیا۔

" جی صاحب...... حکم فرمایئے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ مارٹی نے احمد دین کے جانے کے بعد عمران اور چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ نے کس طرح اس آدمی کے بیٹے کو گریٹ لینڈ بھجوایا تھا۔ کیا آپ کا کوئی تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب وہ لڑکا یہاں میرے ہوٹل میں بھی اخبار دینے آیا کرتا تھا۔ بڑا بہادر و صحت مند اور حساس بچہ تھا۔ ان دنوں گریٹ لینڈ

SCANNED BY JAMSHED

کی اس کمپنی میں کام کرنے والا ایک افسر یہاں بوستان کالونی میں اپنے کسی عزیز کے گھر ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ میرے ہوٹل میں بھی آتا رہتا تھا۔ اس سے سلام دعا ہو گئی۔ اس نے ایک روز ذکر کیا تھا کہ اس کی کمپنی میں پیکنگ کے لئے لڑکے ایشیا سے بھرتی کئے جاتے ہیں تو مجھے اس لڑکے آصف کا خیال آگیا۔ میں نے اس سے ذکر کیا تو وہ اسے ساتھ لے جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس نے کمپنی کے کسی بڑے سے بات کی اور پھر ان کی رضامندی سے آصف کو ساتھ لے کر چلا گیا۔ پھر اچانک کمپنی کا خط آگیا کہ آصف ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر بڑا افسوس ہوا لیکن میں کیا کر سکتا تھا سوائے افسوس کرنے کے۔ اب یہ آدمی ہر دوسرے روز آجاتا ہے۔ اب آپ خود ہی بتایئے میں اس معاملے میں کیا کر سکتا ہوں البتہ میں خود اس کی جہاں تک ممکن ہو امداد کر دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں"۔ مارٹی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے"۔ عمران نے کہا تو مارٹی کے چہرے پر عمران کے اس فقرے سے اطمینان کے گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جناب آپ فرمائیں کیسے آنا ہوا ہے"...... مارٹی نے کہا۔

"آپ نے ایک شخص مارٹن کو کار فروخت کی ہے اس سلسلے میں آنا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو مارٹی بے اختیار چونک پڑا۔

"جی۔ کیا ہوا اس کار کو۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... مارٹی

نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں پریشانی تھی۔

"خاص بات یہ ہے کہ وہ کار چوری کی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... مارٹی نے بے اختیار کرسی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"مگر جناب وہ کار تو میں نے خریدی تھی۔ باقاعدہ خریدی تھی جناب"...... مارٹی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کس سے خریدی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ایک گاہک دے گیا تھا۔ اس سے سودا ہو گیا تھا میں نے اس سے باقاعدہ خریدی تھی"...... مارٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کس گاہک سے خریدی تھی پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"رچرڈ سے خریدی تھی۔ رچرڈ کاریں فروخت کرنے کا دھندہ کرتا تھا اس کا تعلق شہر کے کسی شوروم سے ہے"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"کہاں رہتا ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"جی اسی کالونی میں رہتا ہے۔ اکثر یہاں ہوٹل میں آتا جاتا رہتا ہے مجھے اس کا پورا پتہ تو معلوم نہیں ہے بس صرف نام جانتا ہوں ویسے میرا یہ سائیڈ بزنس ہے۔ پہلے بھی اس سے کاریں لیتا رہتا ہوں اور آگے

SCANNED BY JAMSHED

فروخت کرتا رہتا ہوں ۔ آج تک تو کبھی ایسی بات نہیں ہوئی" ۔ مارٹی نے جواب دیا ۔

"اس سے تم نے کوئی رسید تو لی ہوگی" .... عمران نے پوچھا ۔

"جی بالکل لی تھی لیکن جناب جب کار بیچ دی تو پھر اس رسید کو میں نے کیا کرنا تھا پھاڑ کر پھینک دی" ...... مارٹی نے جواب دیا ۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم دو چار روز بعد آئیں گے ۔ اس دوران رچرڈ آئے تو تم اس سے اس کا پورا پتہ حاصل کر لینا" ...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

"جی بالکل جناب ضرور لے لوں گا جناب" .... مارٹی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

"عجیب چکر ہے ۔ اتنے دنوں میں یہ کار کتنے ہاتھوں میں فروخت ہو گئی ہے" ...... چوہان نے ہوٹل سے باہر نکل کر کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔

"یہ مارٹی گہرا آدمی ہے اس کی نگرانی کرانی پڑے گی" ...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے لیکن اس کی اپنی اور ہوٹل کی حالت تو ایسی نہیں ہے کہ یہ کسی بڑی واردات میں ملوث لگے" ...... چوہان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کار آگے بڑھا دی ۔

"اب کہاں کا پروگرام ہے" ...... چوہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

"اس آدمی احمد دین سے مل لیں ۔ وہ واقعی خاصا بیمار لگتا ہے ۔

اسے کچھ رقم دے دیں ۔ وہاں میں نے مارٹی کے سامنے رقم دینی مناسب نہیں سمجھی" .... عمران نے کہا ۔

"بعض اوقات کیسی ٹریجڈی سامنے آتی ہے کہ دل لرز اٹھتا ہے ۔ اکلوتا بیٹا اور اس طرح دیار غیر میں مارا گیا ۔ ویسے اس کی بات تو درست تھی ۔ غیر ملکی کمپنیاں واقعی اتنا کم معاوضہ نہیں دیا کرتیں ۔ میرا خیال ہے اس مارٹی نے درمیان میں چکر چلا دیا ہوگا" .... چوہان نے کہا ۔

"گریٹ لینڈ میں چائلڈ لیبر پر انتہائی سخت پابندی ہے ۔ اس لئے یہ ساری کہانی ہی غلط ہے کہ لڑکے کو وہاں کسی کمپنی میں ملازمت مل گئی ہو" .... عمران نے کہا تو چوہان بے اختیار چونک پڑا ۔

"اوہ پھر ۔ مگر لڑکا تو گیا ہے گریٹ لینڈ" .... چوہان نے کہا ۔

"ہاں اسی لئے تو میں احمد دین سے ملنا چاہتا ہوں ۔ اس کی امداد بھی کروں گا اور اس سے مزید تفصیلات بھی حاصل کرنی ہیں ۔ وہ کسی اعظم حسین کی بھی بات کر رہا تھا جس کا لڑکا بھی ہلاک ہو گیا تھا اور اسے ایک لاکھ روپے ملے تھے" .... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ آٹھ سو آٹھ نمبر کوارٹر تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔ ایک پرانا سا کوارٹر تھا ۔ دروازے پر میلا سا پردہ پڑا ہوا تھا ۔ عمران نے کار ایک طرف روک دی اور پھر وہ دونوں اتر کر اس کوارٹر کی طرف بڑھ گئے ۔ وہاں کھیلتے ہوئے بچے انہیں حیرت سے دیکھنے لگے عمران نے دروازے کے قریب جا کر ہاتھ بڑھا کر دروازے پر دستک

وہ تو چند لمحوں بعد پردہ ہٹا اور احمد دین باہر آگیا۔ عمران اور چوہان کو اس طرح دروازے پر کھڑے دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ آپ۔ ایک منٹ میں بیٹھک کا دروازہ کھولتا ہوں"...... احمد دین نے کہا اور تیزی سے واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ساتھ والا دروازہ کھل گیا۔

"آیئے جناب میرے پاس آپ کے لئے شایان شان فرنیچر تو نہیں ہے بہرحال جو ہے وہ حاضر ہے"...... احمد دین نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اور چوہان کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں چار کرسیاں اور ایک پرانی سی میز پڑی تھی۔ کارنس پر ایک سات آٹھ سال کے مسکراتے ہوئے بچے کا فوٹو بھی رکھا ہوا تھا۔

"یہی بچہ ہے آپ کا"...... عمران نے فوٹو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو احمد دین نے بے اختیار ایک طویل ٹھنڈا سانس لیا۔

"جی ہاں یہی آصف ہے۔ اس کی ماں پہلے ہی بیمار تھی لیکن جب سے اس بچے کی ہلاکت کی خبر ملی ہے وہ تو چارپائی سے لگ گئی ہے ہر وقت اسے ذہنی دورے پڑتے رہتے ہیں۔ میں خود بھی بیمار رہتا ہوں لیکن کیا کریں جناب پیٹ کا دوزخ تو بھرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں ایک دفتر میں چپڑاسی ہوں۔ آج دفتر بند تھا۔ اس لئے گھر پر ہوں"...... احمد دین نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حسرت اور مایوسی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"آپ نے اپنے معصوم بچے کو اتنی دور بھیجا ہی کیوں"...... عمران نے کہا۔

"جناب خوشحال مستقبل کا خواب بہت اچھا لگتا ہے۔ ویسے میں اور میری بیوی تو آصف کو بھیجنا نہ چاہتے تھے لیکن آصف خود ضد کرنے لگا کہ وہ وہاں جا کر خوب کمائے گا اور خود بھی خوش رہے گا اور ہمیں بھی بڑی بڑی رقمیں بھیجے گا۔ بس کیا بتاؤں اب تو اسی لمحے کو ہی پچھتاتے ہیں"...... احمد دین نے ایک بار پھر ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بچہ کس کے ساتھ گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی مارٹی نے بھجوایا تھا۔ کوئی آدمی تھا۔ اس کا نام افضل بتایا گیا تھا اس کے ساتھ بھجوایا تھا ہم خود ایئرپورٹ پر اسے چھوڑنے گئے تھے۔ آصف کو کاغذات میں اس افضل کا بیٹا ظاہر کیا گیا تھا کیونکہ مارٹی نے بتایا تھا کہ ویسے اکیلا بچہ گریٹ لینڈ نہیں جا سکتا"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"اور بچے بھی مارٹی نے بھجوائے تھے یا صرف آصف کو ہی بھجوایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب وہ تو اکثر بچوں کو بھجواتا رہتا ہے۔ لوگ تو اس کی منتیں کرتے ہیں لیکن وہ صرف اپنی مرضی کرتا ہے۔ ویسے ہر ماہ چار پانچ بچوں کو تو بھجوا ہی دیتا ہے"...... احمد دین نے کہا۔

"کیا آصف کی تنخواہ تمہارے نام آتی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ہمیں تو مارٹی رقم دیا کرتا تھا۔ پیسے مارٹی کے نام آتے

SCANNED BY JAMSHED

تھے"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"کیا باقی بچے جنہیں مارٹی نے بھجوایا ہے ان سب کی رقمیں آرہی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی جو زندہ ہیں ان کی آرہی ہیں"...... احمد دین نے جواب دیا تو عمران اور چوہان دونوں چونک پڑے۔

"زندہ ہیں کیا مطلب۔ کیا ان میں سے بھی کوئی مر گئے ہیں"۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں آصف کے مرنے کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ مارٹی کے بھجوائے ہوئے اکثر بچے وہاں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کوئی بیمار ہو کر مر جاتا ہے کوئی سردی زیادہ لگنے سے کوئی ایکسیڈنٹ میں۔ بس جناب قسمت کی بات ہے۔ ویسے اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں کبھی آصف کو نہ بھجواتا"...... احمد دین نے کہا۔

"خط کہاں ہے جو آصف نے بھیجا تھا کہ وہ خوش وخرم ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میری بیوی کے پاس ہے۔ وہ اسے ہر وقت دیکھتی رہتی ہے"...... احمد دین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور وہ خط جس میں آصف کی موت کی اطلاع تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی وہ تو انگریزی میں تھا۔ وہ تو مارٹی نے ہمیں دکھایا تھا۔ ہم نے اسے لے کر کیا کرنا تھا"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"اچھا تم اپنی بیوی سے وہ خط ہمیں لاکر دکھاؤ"...... عمران نے کہا تو احمد دین سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اندرونی دروازے میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔ اس نے وہ کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ واقعی کسی بچے کے ہاتھ کا خط لکھا ہوا تھا۔ نیچے آصف بھی درج تھا۔

"اس میں کوئی پتہ وغیرہ تو نہیں لکھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی بس یہی خط آیا تھا مارٹی کے پاس اس نے دیا تھا"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"کتنا پڑھا ہوا تھا آصف"...... عمران نے پوچھا۔

"جی پانچویں میں پڑھتا تھا جب یہاں سے گیا تھا"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"ہمیں بے حد افسوس ہے احمد دین موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے سامنے ہم سب بے بس ہیں لیکن تم دونوں میاں بیوی واقعی امداد کے مستحق ہو۔ ہم تمہاری امداد کے لئے پرزور سفارش کریں گے فی الحال ہم تمہیں اپنی طور سے ایک چھوٹی سی رقم دے دیتے ہیں۔ تم اپنا اور اپنی بیوی کا کسی اچھے ڈاکٹر اور ہسپتال سے علاج کراؤ"۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر احمد دین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مم مم مگر یہ تو جناب بب بب بہت سی رقم ہے"...... احمد دین بڑے نوٹوں کی گڈی دیکھ کر بوکھلا سا گیا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"کوئی بڑی رقم نہیں ہے صرف ایک لاکھ روپے ہیں۔ تم اسے رکھ لو اور علاج کراؤ"...... عمران نے گڈی اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے گا جناب"...... احمد دین نے گلوگیر سے لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں تم نے کسی اعظم حسین کے لڑکے کی موت کی بھی بات کی تھی۔ کیا اسے بھی مارٹی نے بھجوایا تھا"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے رک کر کہا۔

"نہیں جناب اس کے لڑکے کو ڈرافٹ روڈ پر واقع ایک گیم کلب کے مالک پنٹو نے بھجوایا تھا۔ وہ بھی وقتاً فوقتاً لڑکوں کو باہر بھجواتا رہتا ہے۔ ویسے سنا ہے کہ وہ اس علاقے کا بہت بڑا بدمعاش ہے لیکن غریبوں کے لئے بڑا رحم دل ہے۔ اس نے اعظم حسین کو اس کے بیٹے کی موت پر ایک لاکھ روپے دیئے تھے"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس گیم کلب کا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نام تو مجھے معلوم نہیں ہے بس گیم کلب کہتے ہیں۔ ویسے وہاں سب جانتے ہیں"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تمہارا شکریہ کہ تم نے اتنا وقت دیا"...... عمران نے کہا اور جھٹکے سے باہر آ گیا پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کار کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ تو معاملہ انتہائی گہرا اور خطرناک لگ رہا ہے عمران صاحب"۔

ہان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں میرے خیال میں ہم اب اصل ٹریک پر پہنچ گئے ہیں"۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"کس ٹریک پر"...... چوہان نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بچوں کے اغوا والے سلسلے کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اغوا وہ کیسے۔ یہ تو بچوں کو ان کے ماں باپ کی رضامندی سے بجوایا جا رہا ہے۔ یہ اغوا تو نہیں ہے"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معروف معنوں میں تو واقعی اسے اغوا نہیں کہا جا سکتا لیکن دراصل یہ ہے اغوا۔ اب مجھ پر کچھ کچھ صورتحال واضح ہوتی جا رہی ہے۔ ہم بھی پہلے اس چکر میں الجھے رہے کہ بچوں کو عام طریقے سے اغوا کر کے باہر بھیجا جاتا ہوگا لیکن اب احمد دین سے بات چیت کے بعد میں دوسرے نتیجے پر پہنچا ہوں"...... عمران نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... چوہان نے چونک کر پوچھا۔

"غربت کے مارے ہوئے لوگوں کو ان کے بچوں کے سنہرے مستقبل کا خواب دکھا کر بچوں کو یہاں سے باہر بھجوایا جاتا ہے اور پھر انہیں ان ادویہ ساز لیبارٹریوں کے پاس بھاری قیمتوں پر فروخت کر دیا جاتا ہے جو ان پر اپنی زہریلی ادویات کے تجربات کرتی ہیں۔ کچھ

SCANNED BY JAMSHED

عرصہ تک ماں باپ کو حقیر سا معاوضہ بھجوا دیا جاتا ہے پھر ایک دن اطلاع آجاتا ہے کہ تمہارا بچہ مر گیا ہے اور معاملہ ختم۔ یہ غریب لوگ کیا کر سکتے ہیں۔ احمد دین کی طرح رو پیٹ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مارٹی اور پنٹو دو نام تو سامنے آ ہی گئے ہیں اور نجانے کتنے ظالم یہاں یہی کام کر رہے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا بھی نہ تھا لیکن ہم تو معلومات اس چیری کے بارے میں کرتے پھر رہے تھے اور اس کار کی وجہ سے مارٹی تک پہنچے۔ یہ تو واقعی وہی حرکت میں برکت والی بات ہو گئی"...... چوہان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کار کا تعلق بھی اس گینگ سے ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ کار اس مکاف کی تھی جس کے ساتھ چیری تھا۔ انہیں شاید یہ اطلاع مل گئی کہ میں اس سلسلے میں دلچسپی لے رہا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے چیری کے ذریعے مجھ پر حملہ کرایا اور پھر چیری اور مکاف دونوں کا خاتمہ کر دیا اور اس کی کار آگے فروخت ہونی شروع ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"بالکل ایسا ہو سکتا ہے ایسا ہی ہوا ہو گا۔ پھر اب آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اس مارٹی کی زبان کھلوانی پڑے گی"...... چوہان نے کہا۔

"بالکل اب تو یہ ضروری ہو گیا ہے لیکن یہ زبان بلیک سٹارز ہی کھلوائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک سٹارز کیا مطلب"...... چوہان نے چونک کر پوچھا۔

"فور سٹارز کی طرح کی ایک اور فورس ہے اس کا نام بلیک سٹارز ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ آپ کا مطلب جوزف اور جوانا سے تو نہیں ہے"...... چوہان نے چونک کر کہا۔

"ان کے علاوہ اور کون سے ایسے سٹارز ہو سکتے ہیں جو بلیک بھی ہوں اور سٹارز بھی ہوں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ کیس تو آپ نے فور سٹارز کے حوالے کیا تھا"...... چوہان نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"فور سٹارز نے تو ناکامی کی رپورٹ دے دی تھی اس لئے مجبوری ہے"...... عمران نے کہا اور چوہان بے اختیار مسکرا کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار رانا ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ عمران نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور پھاٹک پر جوزف نظر آیا عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ میں کار روک کر عمران اور چوہان نیچے اتر آئے۔ اتنے میں جوانا بھی باہر آ گیا اور اس نے عمران کے ساتھ ساتھ چوہان کو بھی سلام کیا۔

"بلیک سٹارز کے لئے ایک کام نکالا ہے بڑی مشکل سے"۔ عمران نے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکر ہے آپ کو آخر ہمارا خیال آ ہی گیا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"تم ایسا کرو جوزف کو ساتھ لے لو۔چوہان بھی تمہارے سا
جائے گا۔پہلے بوستان کالونی میں ایک ہوٹل ہے اس کے مالک مار
کو اغوا کر کے یہاں لے آنا اور اس کے بعد ڈرافٹ روڈ پر ایک گ
کلب ہے اس کا مالک ہے پنٹو۔اسے بھی اغوا کر کے لے آنا ہے"
عمران نے کہا۔اسی لمحے جوزف بھی کمرے میں داخل ہوا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ میں صدیقی کو یہاں بلا لیتا ہو
صدیقی اور میں جا کر مارٹی کو لے آتے ہیں جب کہ جوزف اور جوانا
پنٹو کو لے آئیں گے"...... چوہان نے کہا۔

"یہاں انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔جوزف اور جوانا تم
پہلے صدیقی کے فلیٹ پر ڈراپ کر دیں گے پھر آگے چلے جائیں گے
وہاں سے صدیقی کو ساتھ لے کر چلے جانا"...... عمران نے کہا
چوہان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"لیکن ہم نے جسے اغوا کرنا ہے اس کے بارے میں تفصیلات"
جوانا نے کہا۔

"چوہان تمہیں راستے میں سمجھا دے گا"...... عمران نے کہا اور جو
سر ہلاتا ہوا چوہان کے پیچھے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ڈکسن نے رسیور اٹھانے کے لئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا
کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈکسن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈکسن نے سرد لہجے میں کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے"...... ڈکسن نے چونک کر
پوچھا۔

"علی عمران آج مارٹی کے پاس آیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا
گیا تو ڈکسن بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو علی عمران مارٹی کے پاس کس مارٹی کی بات کر
رہے ہو"...... ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی بوستان کالونی کے ہوٹل والا مارٹی چائلڈ سپلائر"...... دوسری

SCANNED BY JAMSHED

طرف سے کہا گیا۔

" کس لئے آیا تھا اور تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں مارٹی سے رپورٹ لینے پہنچا تو عمران ایک اور آدمی کے ساتھ ہوٹل سے باہر نکل رہا تھا۔ میں چونکہ اسے پہچانتا ہوں اس لئے میں اسے وہاں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ دونوں کار میں بیٹھ کر چلے گئے تو میں نے کاؤنٹر مین سے پوچھا اس نے بتایا کہ وہ دونوں مارٹی سے ملنے آئے تھے اور کافی دیر اس کے دفتر میں رہے ہیں۔ میں مارٹی کے پاس گیا اور جب میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ان دونوں کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اور وہ اس کار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئے تھے جو آپ نے اسے فروخت کی تھی۔ اس نے وہ کار آگے کسی مارٹن نامی آدمی کو فروخت کر دی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ کار چوری کی ہے لیکن مارٹی کے بقول اس نے انہیں مطمئن کر دیا کہ اس نے یہ کار ایک گاہک سے خریدی تھی اور مارٹن کو فروخت کر دی اور یہ اس کا سائیڈ کاروبار ہے اور وہ چلے گئے لیکن جب میں نے تفصیل سے پوچھ گچھ کی تو مارٹی نے ایک انکشاف کیا کہ جب وہ دونوں آئے تھے اس وقت اس کے پاس اسی کالونی کا ایک آدمی موجود تھا جس کے بیٹے کو باہر بھیجا گیا تھا اور پھر اسے ڈیتھ کال دے دی گئی وہ زیادہ رقم کا مطالبہ کرنے آیا تھا۔ ان دونوں نے اس سے اس کا نام و پتہ پوچھا اور پھر اسے کہا کہ وہ ایک ایسے فلاحی ادارے والوں کو جانتے ہیں جو ایسے لوگوں

کی امداد کرتے ہیں اس لئے وہ اس کا نام و پتہ اسے دے دیں گے"...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ۔ یہ عمران تو انتہائی خطرناک آدمی ہے اگر اس نے کڑی سے کڑی جوڑی تو سارے معاملات خراب ہو جائیں گے۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے کہ میں نے مکاف اور چیری کی کار فروخت کر دی ہے۔ اسے تو تباہ کر دیتا یا کسی خالی سڑک پر چھوڑ دیتا تو اچھا ہوتا"...... ڈکسن نے کہا۔

" باس میرا خیال ہے کہ ہمارا تمام سیٹ اپ خطرے کی زد میں آگیا ہے اور یہ سب کچھ اس مارٹی کی وجہ سے ہوا ہے"...... جیمز نے کہا۔

" ہاں تمہاری بات درست ہے۔ ابھی شاید انہیں کچھ زیادہ شک نہیں پڑا۔ لیکن اگر انہیں معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر مارٹی ان کے سامنے نہ ٹھہر سکے گا اس لئے مارٹی کا فوری خاتمہ ضروری ہے"۔ ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس باس میرا بھی یہی خیال ہے"...... جیمز نے کہا۔

" تم کہاں سے کال کر رہے ہو"...... ڈکسن نے پوچھا۔

" مارٹی کے ہوٹل سے باہر پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم واپس چلے جاؤ میں آرتھر کے ذریعے ماسٹر نپٹو کو کہلوا دیتا ہوں وہ کسی آدمی کو بھیج کر اس مارٹی کا خاتمہ کرا دے گا۔ اب واقعی اس کا فوری خاتمہ ضروری ہو گیا ہے"...... ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے

SCANNED BY JAMSHED

کہا۔

" اس درد سری کی کیا ضرورت ہے باس یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں "....... دوسری طرف سے جیمز نے کہا۔

" نہیں تم مارٹی سے مل چکے ہو۔ اس لئے اگر تم نے مارٹی کا خاتمہ کیا تو یہ عمران وغیرہ تمہارے پیچھے لگ جائیں گے۔ وہ ایسے معاملات میں ماہر ہیں جب کہ پنٹو کا آدمی عقبی راستے سے جا کر خاموشی سے مارٹی کا خاتمہ کر دے گا اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی اور نہ ہی عمران قاتل کو تلاش کر سکے گا"....... ڈکسن نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے باس ویسے ایک بات ہے کہ ہم کب تک اس طرح چھپتے رہیں گے "....... جیمز نے کہا۔

" عمران کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور سیکرٹ سروس بے حد مصروف ادارہ ہے اس لئے عمران کو جب اس معاملے میں کوئی کلیو نہیں ملے گا تو وہ اس میں دلچسپی چھوڑ دے گا اور کسی دوسرے کام میں مصروف ہو جائے گا"۔ ڈکسن نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے باس لیکن میری ایک اور تجویز بھی ہے "....... جیمز نے کہا۔

" کون سی "....... ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

" آپ تمام چائلڈ سپلائرز کو الرٹ کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ عمران کو کسی اور کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں جیسے مارٹی کے بارے میں ہوئی ہیں اور اگر ایک بھی اس کے ہتھے لگ گیا تو پھر وہ

سب کچھ اگلوا لے گا"....... جیمز نے کہا۔

" نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مارٹی کے سلسلے میں تو ایک اتفاق ہوا ہے۔ ضروری نہیں کہ دوسروں کے بارے میں بھی ایسا اتفاق ہو جائے اور میں تمام سپلائرز کو الرٹ کر کے انہیں خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا"....... ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس "......... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈکسن نے اوکے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔ پھر جب ٹون آ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس آرتھر بول رہا ہوں "....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈکسن بول رہا ہوں آرتھر "....... ڈکسن نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ مبارک ہو۔ اب تو تم چیف بن گئے ہو۔ بڑی ترقی کی ہے "....... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" اور یہ سب تمہاری دوستی کی وجہ سے ہوا ہے آرتھر "....... ڈکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ہماری دوستی تو قدم قدم پر تمہارے کام آئے گی۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر تمہارے چیف بننے پر بے حد خوشی ہے کیونکہ مکاف اور شیر گل دونوں کا تعلق جرائم سے نہیں تھا اس لئے ان سے ہماری دوستی بھی نہ تھی "....... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں یہی بات سوچ کر تو سیکشن چیف نے ان کا خاتمہ کر کے مجھے چیف بنایا ہے "....... ڈکسن نے جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن اتنا بڑا فیصلہ اچانک ہو کیسے گیا۔ اس کی کوئی تفصیل تو معلوم نہیں ہوئی"....... آرتھر نے کہا۔

"زیر زمین دنیا میں ایک آدمی ہے اعظم وہ مخبر تھا۔ اس نے اطلاع دی کہ گریٹ لینڈ سے ایک سرکاری ادارے کا چیف ڈاشر پاکیشیا آیا ہے اور اس نے ہمارے دھندے کے بارے میں تحقیقات کرنی تھی۔ یہاں اس کی ملاقات سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک آدمی عمران سے ہو گئی وہ دونوں دوست تھے۔ چنانچہ عمران نے ڈاشر سے وعدہ کر لیا کہ وہ خود اس کی تحقیقات کرے گا۔ اعظم عمران کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ چنانچہ اس نے خطرے کو بھانپ لیا اور مکاف کو اطلاع دی لیکن مکاف نے پرواہ نہ کی۔ اس نے شیر گل کو اطلاع دی۔ مکاف کے ساتھ چیری ہر وقت رہتا تھا۔ چیری کو اپنے نشانے پر ناز تھا۔ اس نے حماقت یہ کی کہ بغیر اجازت اس عمران پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ عمران زخمی ہو گیا لیکن وہ مرنے سے بچ گیا۔ اس کے آدمیوں نے چیری کو تلاش کر لیا اور اگر چیری ان کے ہاتھ لگ جاتا تو چیری کی وجہ سے مکاف اور مکاف کی وجہ سے شیر گل اور پھر تمام سیٹ اپ بلکہ ہو سکتا تھا کہ دوسرے ممالک میں بھی تنظیم کا پورا سیٹ اپ سیکرٹ سروس کی نظروں میں آجاتا۔ اس لئے میں نے سیکشن چیف سے بات کی سیکشن چیف مجھ سے بھی زیادہ عمران سے واقف تھا۔ اس نے فوری طور پر اعظم چیری، مکاف اور شیر گل چاروں کا خاتمہ کرا دیا اور مجھے مقامی چیف بنا دیا اور ساتھ ہی اس نے مجھے

ہدایت کی کہ میں نے کسی صورت بھی اس عمران کو اصل دھندے کی ہوا نہ لگنے دوں اور نہ اس سے کوئی چھیڑ چھاڑ کروں"....... ڈکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے صرف ایک آدمی کی خاطر اتنے بڑے اقدام کئے جا رہے ہیں"....... آرتھر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"وہ ہے ہی ایسا آدمی۔ بڑی بڑی بین الاقوامی مجرم تنظیمیں اور سیکرٹ سروس ایجنسیاں سب اس کی کارکردگی سے خوفزدہ رہتی ہیں"۔ ڈکسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہو گا بہرحال تم نے کیسے فون کیا ہے"....... آرتھر نے جواب دیا۔

"بوستان کالونی کا مارٹی چائلڈ سپلائر ہے۔ ایک اتفاق کی بنا پر وہ عمران کی نظروں میں آگیا ہے۔ مجھے اتفاق سے اس کی اطلاع مل گئی ہے۔ چنانچہ میں نے فوری سیکشن چیف سے بات کی سیکشن چیف نے حکم دے دیا کہ مارٹی کو فوراً آف کر دیا جائے اور اس کام کے لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ماسٹر پنٹو کو کہہ دو کہ وہ اپنا کوئی آدمی مارٹی کے پاس بھیج دے جو اس کے عقبی راستے کے بارے میں جانتا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ فوری لیکن انتہائی خاموشی سے اس کا خاتمہ کر دے تاکہ عمران کو کسی صورت بھی مارٹی کے قاتل کا علم نہ ہو سکے"....... ڈکسن نے کہا۔

"مطلب ہے مارٹی کو فوری ختم کرانا ہے"....... آرتھر نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں یہی چاہتا ہوں"....... ڈکسن نے جواب دیا۔

"اوکے میں ابھی بات کرتا ہوں ماسٹر پنٹو سے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ڈکسن نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے اس انداز میں کاندھے اچکائے جیسے وہ کسی اہم نتیجے پر پہنچ گیا ہو اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سن شائن ہوٹل"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈکسن بول رہا ہوں انتھونی سے بات کراؤ"....... ڈکسن نے کہا۔

"کون ڈکسن"....... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا۔

"کنگ ڈکسن"....... ڈکسن نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا لیکن اس بار بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ہیلو انتھونی بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ڈکسن بول رہا ہوں انتھونی تمہارے لئے ایک کام ہے میرے پاس"....... ڈکسن نے کہا۔

"حکم کرو کنگ ڈکسن تم اچھا معاوضہ دینے والوں میں سے ہو۔ اس لئے تمہارا کام ترجیحی بنیادوں پر کیا جاتا ہے"....... دوسری طرف

SCANNED BY JAMSHED

سے کہا گیا۔

"معاوضہ تمہاری مرضی کا انتھونی لیکن کام میری مرضی کا ہونا ہے"....... ڈکسن نے کہا۔

"ہاں بالکل حکم کرو"....... انتھونی نے جواب دیا۔

"کنگ روڈ پر ایک فلیٹ ہے ایک سو نمبر۔ اس میں ایک آدمی رہتا ہے علی عمران جو مقامی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اسے جانتے ہو"....... ڈکسن نے کہا۔

"نہیں میں تو نہیں جانتا میں تو نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں۔ کیا کام کرتا ہے یہ آدمی"....... انتھونی نے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"....... ڈکسن نے کہا۔

"سیکرٹ سروس وہ کیا ہوتی ہے"....... انتھونی نے اور زیادہ حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ انتہائی اہم اور خفیہ سرکاری ادارہ ہوتا ہے۔ بہرحال تم اس چکر میں نہ پڑو۔ میں اس آدمی کو فنش کرانا چاہتا ہوں لیکن اس طرح کہ اسے براہ راست گولی نہ ماری جائے بلکہ اس کے فلیٹ کو ہی بموں سے اڑا دیا جائے"....... ڈکسن نے کہا۔

"اس کے پاس کوئی سواری ہے"....... انتھونی نے پوچھا۔

"ہاں کار تو یقیناً ہو گی"....... ڈکسن نے جواب دیا۔

"تو پھر فلیٹ سے بہتر یہ نہیں کہ کار کو میزائل سے اڑا دیا جائے

SCANNED BY JAMSHED

کیونکہ فلیٹ سے بہت زیادہ تباہی ہوگی اور پولیس اور دوسرے ادارے حرکت میں آجائیں گے جب کہ کار کے میزائل سے اڑانے سے اتنا فرق نہیں پڑے گا"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا کر لو لیکن ایک بات بتا دوں۔ پہلے جیری نے اس پر حملہ کیا تھا لیکن وہ بچ گیا تھا۔ اگر وہ تمہارے حملے سے بچ نکلا تو پھر تمہارا اپنا خاتمہ یقینی ہو جائے گا"...... ڈکسن نے کہا۔

"اس بات کی فکر تم مت کرو یہ ہمارا کام ہے۔ ہمارا شکار کبھی بچ کر نہیں جا سکتا۔ ہم باقاعدہ پلاننگ کے تحت کام کرتے ہیں"۔ انتھونی نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا ہے کیونکہ میرے نقطہ نظر سے اس وقت پاکیشیا میں تم سے زیادہ منظم گروپ اور کسی کا نہیں ہے"۔ ڈکسن نے جواب دیا۔

"اس کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں۔ اس کا حلیہ وغیرہ کار کا نمبر"...... انتھونی نے کہا۔

"حلیہ اور تفصیلات تم خود چیک کر لینا"...... ڈکسن نے کہا۔

"اوکے دس لاکھ روپے تیار رکھو یہ کام ایک دو روز میں ہی ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تیار رہیں گے۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ کام حتمی اور بے داغ انداز سے ہونا چاہئے"...... ڈکسن نے کہا۔

"ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈکسن نے رسیور رکھا اور پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن دبائے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"راجر کو میرے پاس بھیج دو"...... ڈکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"راجر میں ایک ہفتے کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں"...... اس دوران تم نے ہیڈ آفس کو کنٹرول کرنا ہے"...... ڈکسن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اچانک کوئی کام نکل آیا ہے"...... راجر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں میرا وہاں آج ہی پہنچنا ضروری ہے اس لئے میں ابھی جا رہا ہوں"...... ڈکسن نے کہا۔

"وہاں اگر آپ سے رابطہ کرنا پڑے تو"...... راجر نے کہا۔

"میں وہاں پہنچ کر تم سے خود رابطہ کر لوں گا۔ فی الحال مجھے خود معلوم نہیں کہ وہاں مجھے کہاں کہاں جانا پڑے۔ تنظیم کا خصوصی کام ہے اور چیئرمین صاحب نے کام کہا ہے"...... ڈکسن نے کہا۔

"اوکے باس آپ بے فکر رہیں۔ یہاں میں کنٹرول کر لوں گا"۔ راجر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ڈکسن سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایکریمیا جانے کی تو صرف بات تھی۔ دراصل وہ عمران کے خاتمے تک اپنے آپ کو مکمل طور پر روپوش رکھنا چاہتا تھا تاکہ اگر

SCANNED BY JAMSHED

انتھونی ناکام ہو جائے تو انتھونی کی وجہ سے عمران اس تک نہ پہنچ سکے۔ ویسے اسے یقین تھا کہ انتھونی اپنا کام ہر حالت میں مکمل کر لے گا کیونکہ وہ واقعی بے داغ انداز میں کام کرتا تھا لیکن پھر بھی وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے عمران کی موت کی حتمی خبر تک اس نے روپوش رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

جوزف نے کار ڈرافٹ روڈ کے ایک تھرڈ کلاس قسم کے ہوٹل کے سامنے روکی۔

"یہاں سے اس پنٹو کا پتہ کرنا پڑے گا جوانا"....... جوزف نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"میں ساتھ آؤں"....... جوانا نے کہا۔

"نہیں تم بیٹھو میں معلوم کر کے آتا ہوں"....... جوزف نے کہا اور کار سے نیچے اتر کر وہ ہوٹل کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ ہال غنڈے اور بدمعاش ٹائپ کے افراد سے بھرا ہوا تھا لیکن وہاں نہ ہی شراب تھی اور نہ ہی منشیات۔ وہاں میزوں پر کافی اور چائے ہی سرو کی جا رہی تھی البتہ سگریٹوں کے دھوئیں سے ہال بھرا ہوا تھا۔ جوزف کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب"....... کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے نوجوان نے جوزف کو

SCANNED BY JAMSHED

غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر پنٹو کا گیم کلب کہاں ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"ماسٹر پنٹو کا۔ جناب اس سڑک پر تقریباً ایک فرلانگ آگے چلے جائیے۔ سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ اس پر باہر تو بورڈ شوٹنگ کلب کا لگا ہوا ہے۔ البتہ اندر بار بھی ہے اور جوا خانہ بھی اور وہاں دنیا کی ہر چیز کھلے عام مل جاتی ہے۔ کیونکہ ماسٹر پنٹو کے تعلقات بہت وسیع ہیں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... جوزف نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور واپس پلٹ پڑا۔

"ایک منٹ جناب"...... نوجوان نے کہا تو جوزف دوبارہ اس کی طرف مڑ گیا۔

"جناب جو کچھ وہاں مل سکتا ہے وہ یہاں بھی موجود ہے اگر آپ چاہیں تو"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں وہ کیسے یہاں تو ہال میں کچھ بھی نہیں"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو صرف شو کرنے کے لئے ہے جناب نیچے تہہ خانوں میں ہر چیز موجود ہے"...... نوجوان نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا لیکن فی الحال میں نے ماسٹر پنٹو سے ملاقات کرنی ہے۔ اگر کسی چیز کی ضرورت پڑی تو پھر آجاؤں گا"...... جوزف نے کہا اور مڑ کر

تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھا اسے آگے لے جانے لگا۔

"پتہ چلا ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"ہاں اس روڈ پر آگے سرخ رنگ کی عمارت ہے اس پر شوٹنگ کلب کا بورڈ ہے لیکن اندر سب کچھ ہوتا ہے۔ وہ یہاں کا مشہور بدمعاش ہے اور اس کے تعلقات بھی وسیع ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو وہاں اس نے کافی حفاظتی بندوبست کر رکھے ہوں گے۔ اسے اغوا کر کے باہر لے آنا خاصا مشکل کام ہو جائے گا"...... جوانا نے کہا۔

"ایسے کام کرنے والے لوگ خفیہ راستے رکھتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں کوشش اس انداز میں کرنی چاہئے کہ وہ خود اپنی خوشی سے ہمارے ساتھ چل پڑے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں کوشش تو یہی کریں گے لیکن ہے مشکل"...... جوانا نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد انہیں سڑک کے کنارے سرخ رنگ کی ایک عمارت نظر آگئی جس پر جہازی سائز کا رائل شوٹنگ کلب کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ پھاٹک بند تھا اور باہر کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ جوزف نے کار پھاٹک کے سامنے روکی تو اسے پھاٹک پر لگا ہوا ایک بورڈ نظر آگیا جس پر موٹے موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا کہ کلب ناگزیر حالات کی بنا پر تا اطلاع ثانی بند کر دیا گیا ہے۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ تو بند کر دیا گیا ہے"....... جوانا نے بورڈ پڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ عام لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کیا گیا ہے۔ اندر جانے کا کوئی خفیہ راستہ ہوگا جو یہاں آنے والے جانتے ہوں گے"....... جوزف نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا تو جوانا بھی نیچے اتر آیا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر ستون پر نصب کال بیل کا بٹن دبا دیا لیکن بار بار بٹن دبانے کے باوجود نہ ہی پھاٹک کھلا اور نہ ہی کوئی آدمی باہر آیا۔

"آپ شاید پہلی بار یہاں آئے ہیں"....... اچانک ایک آدمی نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم نے ماسٹر پنٹو سے ملنا ہے"....... جوزف نے چونک کر کہا۔

"تو عقبی سڑک پر چلے جائیں وہاں سے اندر جانے کا راستہ ہے وہاں کوئی بورڈ نہیں ہے لیکن پھاٹک کے باہر دو مسلح آدمی موجود رہتے ہیں اور خاص خاص افراد کو اندر جانے دیتے ہیں"....... اس آدمی نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"تو یہ سسٹم ہے ٹھیک ہے آؤ"....... جوانا نے کہا اور تیزی سے واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف بھی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے کار کو بیک کر کے دائیں طرف مڑا اور تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ کافی آگے جا کر اس نے کار کو سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر وہ عقبی سڑک پر پہنچ گئے۔ عقبی سڑک پر رہائشی کوٹھیاں بنی ہوئی تھیں اور پھر ایک رہائشی کوٹھی کے گیٹ پر انہیں دو مسلح افراد کھڑے نظر آ گئے جو کار آنے پر

باقاعدہ پھاٹک کھولتے تھے اور پھر کار کو اندر جانے دیتے تھے۔ جوزف نے بھی کار پھاٹک کے سامنے جا کر روک دی تو ان دونوں مسلح افراد کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ماسٹر پنٹو سے کہو کہ ماسٹر جوزف اور ماسٹر جوانا اس سے ملنے آئے ہیں"....... جوزف نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے جوانا بھی اتر آیا تھا۔

"ماسٹر پنٹو وہ کون ہے۔ یہ کوٹھی تو جیکب صاحب کی ہے"۔ ایک مسلح آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو ہم نے اس سے اس کے فائدے کے لئے ملنا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس سے بات کر لو"....... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب ہم کسی ماسٹر پنٹو کو جانتے ہی نہیں تو بات کس سے کریں"....... ان میں سے ایک نے قدرے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک کار جوزف اور جوانا کی کار کے عقب میں آ کر رکی اور اس نے مسلسل ہارن دینے شروع کر دیئے۔ جوانا تیزی سے واپس مڑا تو اس نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک موٹی گردن اور بھاری چہرے والے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

"ہٹاؤ اسے"....... اس نے جوانا کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کار ہٹا لیں جناب یہ بہت بڑے سرکاری افسر ہیں"....... مسلح

SCANNED BY JAMSHED

افراد میں سے ایک نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اچھا تو یہ سرکاری افسر ہے"....... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پچھلی کار کی طرف بڑھ گیا۔

" میں کہہ رہا ہوں ہٹاؤ کار تم سن نہیں رہے"....... جوانا کے قریب پہنچنے پر اس آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ جوانا نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھول کر اس آدمی کو گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر کار سے نکل کر اڑتا ہوا کئی فٹ دور سڑک پر ایک دھماکے سے جا گرا اور اس کے حلق سے نکلنے والی تیز چیخ سے ماحول گونج اٹھا۔

" یہ یہ کیا کر دیا تم نے"....... دونوں مسلح افراد نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دونوں مسلح افراد نے جوزف اور جوانا پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں بھی چیختے ہوئے کئی فٹ دور جا گرے۔ ان دونوں کی مشین گنیں اب جوزف اور جوانا کے ہاتھوں میں نظر آ رہی تھیں۔ کار سے نکل کر سڑک پر گرنے والا آدمی اٹھ کر جوانا کی طرف جھپٹنے کے سے انداز میں آ رہا تھا کہ ان دونوں مسلح افراد کو تھپڑ کھا کر گرتے اور ان کی مشین گنیں جوزف اور جوانا کے ہاتھوں میں دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" خبردار اگر تم میں سے کسی نے بھی ذرا سی غلط حرکت کی تو میں ڈھیر کر دوں گا"....... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو"....... کار سے نکلنے والے آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ ابھی تک اپنی گردن مسل رہا تھا۔ سڑک سے گزرنے والی کاریں وہاں رکے بغیر تیزی سے نکلے چلی جا رہی تھیں شاید ایسی باتیں یہاں کا معمول تھیں۔

" ہم نے ماسٹر پنٹو سے ملنا ہے اور یہ مجھ ہمیں روک رہے تھے"۔ جوزف نے کہا۔

" اوہ تم نے ماسٹر پنٹو سے ملنا ہے۔ آؤ میں ملوا دیتا ہوں۔ فوری پھاٹک کھولو"....... اس کار والے نے ان دربانوں سے کہا جو اب اٹھ کر کھڑے تو ہو چکے تھے لیکن ان کے چہرے غصے کی شدت سے بری طرح بگڑے ہوئے تھے۔

" لیکن جناب"۔ ان میں سے ایک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں کہہ رہا ہوں پھاٹک کھولو"....... اس کار والے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو وہ دونوں خاموشی سے مڑے اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

" جوزف تم کار میں بیٹھو میں ان صاحب کی کار میں بیٹھتا ہوں"....... جوانا نے جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین گن سے میگزین نکال کر اندر سیٹ پر پھینکا اور خالی مشین گن ایک دربان کی طرف اچھال دی۔ وہ آدمی پھاٹک کے پاس کھڑا ہوا تھا جب کہ دوسرا پھاٹک کھول رہا تھا۔ اس نے گن جھپٹ لی لیکن میگزین ساتھ نہ دیکھ کر اس

کا منہ ایک بار پھر بگڑ سا گیا لیکن وہ خاموش کھڑا رہا۔ اس دوران پھاٹک کھل گیا اور جوزف نے کار آگے بڑھا دی۔ جب کہ جوانا دوسری کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اس نے بھی مشین گن کا میگزین علیحدہ کر کے گن پھاٹک کھول کر مڑتے ہوئے دوسرے دربان کی طرف اچھال دی تھی۔ جسے اس نے جھپٹ لیا۔ آگے طویل راستہ طے کر کے دونوں کاریں ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گئیں جہاں پہلے ہی بیس کے قریب کاریں موجود تھیں۔

"تم ماسٹر پنٹو سے شاید پہلی بار ملنے آئے ہو کہاں سے آئے ہو"...... دوسری کار چلانے والے نے کار کے عقبی شیشے میں دیکھتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"ایکریمیا سے"...... جوزف نے جواب دیا تو کار والا بے اختیار اچھل پڑا۔

"ایکریمیا سے لیکن تم زبان تو مقامی بول رہے ہو"...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں دنیا کی ہر زبان آتی ہے۔ تمہارا کیا نام ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور میں ماسٹر پنٹو کا نمبر ٹو ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار پارکنگ میں روک دی جب کہ جوزف پہلے ہی کار روک کر نیچے اتر چکا تھا۔ کار رکتے ہی جوانا بھی تیزی سے نیچے اتر آیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں ماسٹر پنٹو سے ملواتا ہوں"...... رابرٹ نے کار سے اتر کر ایک طرف بنے ہوئے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اس کے پیچھے چل پڑے۔ برآمدہ کراس کر کے وہ ایک بڑے کمرے میں آ گئے جہاں ایک کاؤنٹر بنا ہوا تھا اس کاؤنٹر کے پیچھے دو خوبصورت لڑکیاں سٹولوں پر بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ کاؤنٹر کی دونوں سائیڈوں پر مشین گنوں سے مسلح دو افراد کھڑے ہوئے تھے۔ وہ سب رابرٹ کے پیچھے اندر داخل ہونے والے جوزف اور جوانا کو دیکھ کر چونک پڑے۔

"ماسٹر سے میری بات کراؤ"...... رابرٹ نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... اس لڑکی نے کہا اور کاؤنٹر کے نیچے سے ایک سرخ رنگ کا انٹر کام اٹھا کر اس نے کاؤنٹر پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن دبا دیئے۔

"سر فرسٹ کاؤنٹر سے جولی بول رہی ہوں۔ ماسٹر رابرٹ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... اس لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رابرٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس فرسٹ کاؤنٹر سے"...... رابرٹ نے رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ فرسٹ کاؤنٹر سے کال کیوں کی ہے"...... رابرٹ کے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا کے کانوں میں دوسری طرف سے آنے

SCANNED BY JAMSHED

والی ہلکی سی آواز پڑی۔ بولنے والے کا لہجہ تیز اور کرخت تھا۔

"باس جب میں گیٹ پر پہنچا تو"....... رابرٹ نے گیٹ پر پہنچنے سے لے کر جوانا کے ساتھ جھڑپ اور پھر انہیں اندر لے آنے تک کی ساری بات تفصیل سے بتا دی اور ساتھ ہی بتا دیا کہ وہ دونوں ایکریمین سیاہ فام ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ایکریمیا سے آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ تھوڑا سا وقت نکال کر سپیشل روم میں ان سے ملاقات کر لیں تو بہتر رہے گا"....... رابرٹ نے کہا۔

"تم جس کام سے گئے تھے اس کا کیا ہوا"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ تو ہو گیا باس"....... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم انہیں سپیشل روم میں لے آؤ میں ان سے مل لیتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے یس باس کہہ کر رسیور اس لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر"....... لڑکی نے رسیور لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے رسیور رکھا اور پہلے انٹرکام اٹھا کر اس نے کاؤنٹر کے نیچے رکھا اور پھر نیچے سے تین سرخ رنگ کے کارڈ نکال کر اس نے رابرٹ کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ لیجئے جناب سپیشل روم کے کارڈ"....... لڑکی نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کارڈ لئے اور پھر ایک کارڈ اپنے پاس رکھ کر ایک ایک کارڈ اس نے جوزف اور جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"میری وجہ سے باس آپ سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا ہے ورنہ تو یہاں بڑے سے بڑے افسر بھی باس سے ملاقات کے لئے ہفتوں انتظار کرتے رہتے ہیں"....... رابرٹ نے کہا۔

"نہ ملتا تو اسے ہی نقصان ہوتا"....... جوانا نے کارڈ لیتے ہوئے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"....... رابرٹ نے کہا اور ایک طرف دیوار میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ پھر انہیں باقاعدہ لفٹ کے ذریعے نیچے اترنا پڑا اور ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جو اپنی ساخت کے لحاظ سے مکمل ساؤنڈ پروف تھا۔

"تشریف رکھیں میں ماسٹر کو لے آتا ہوں"....... رابرٹ نے اس کمرے میں پہنچ کر کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوزف اور جوانا سے کہا اور جوزف اور جوانا کرسیوں پر بیٹھ گئے تو رابرٹ تیزی سے اندرونی طرف دروازے میں غائب ہو گیا۔

"یہاں تو لمبا چوڑا ایکشن کرنا پڑے گا"....... جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بے شمار زخموں کے مندمل نشانات تھے۔ اس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں باقاعدہ سرخ رومال باندھا ہوا تھا

بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر میں بھاری ریوالور کا دستہ بھی نظر آرہا تھا۔ اس
کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے پیچھے رابرٹ تھا اس کے چہرے پر
ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جوانا اور جوزف اس رومال والے کو دیکھتے ہی
سمجھ گئے کہ یہی ماسٹر پنٹو ہوگا۔

"میرا نام ماسٹر پنٹو ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"میرا نام جوزف ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جوانا"...... جوانا کے
بولنے سے پہلے جوزف بول پڑا۔

"رابرٹ نے بتایا ہے کہ تم ایکریمیا سے آئے ہو"...... ماسٹر پنٹو
نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھانے کی بجائے ایک کرسی پر بڑے
مغرورانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا جب کہ رابرٹ خاموشی سے اس کی
کرسی کے عقب میں کھڑا ہو گیا تھا۔

"فی الحال تو دارالحکومت سے آئے ہیں"...... جوزف نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو تم مجھے یہاں کہیں نظر نہیں آئے"...... پنٹو نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"اب تو نظر آگئے ہیں اور سنو ہم تمہیں ساتھ لے جانے کے لئے آئے
ہیں"...... اس بار جوزف کی بجائے جوانا بول پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... پنٹو یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس
کے اٹھتے ہی یکلخت کمرے کی دونوں سائیڈوں سے دیواریں درمیان
سے سرر کی تیز آوازیں نکالتی ہوئی ہٹیں اور دونوں طرف سے مشین

SCANNED BY JAMSHED

گنوں سے مسلح تین تین افراد اندر آگئے جب کہ رابرٹ نے بھی بجلی کی
سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"سنو ماسٹر پنٹو نہ ہی ہم تمہارے دشمن ہیں اور نہ ہی ہم یہاں
لڑنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارا تعلق واقعی ایکریمیا سے ہے لیکن ہمیں
یہاں دارالحکومت میں رہتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ ایکریمیا کی
ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے بلیک سٹارز ہم اس کے مقامی
انچارج ہیں۔ بلیک سٹارز کا چیف آج کل یہاں آیا ہوا ہے اور ہم نے
یہاں ایک بہت بڑے مشن پر کام کرنا ہے۔ یہاں مقامی سطح پر
ہمارے باس کو کسی نے تمہاری ٹپ دی ہے اور ہم یہاں اس لئے
آئے ہیں کہ تمہیں ساتھ لے جا کر باس سے ملوا دیں اگر تم نے باس کو
مطمئن کر دیا تو کروڑوں ڈالر تمہیں آسانی سے مل سکتے ہیں"...... جوانا
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہ کسی بلیک سٹار سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی ہزاروں
ڈالروں سے سمجھے۔ تم نے میرے نمبر ٹو پر ہاتھ اٹھایا ہے اور یہ میرے
نزدیک ناقابل معافی جرم ہے۔ یہ تو رابرٹ ہے جو برداشت کر گیا اور
تمہیں موت کے گھاٹ اتارنے کی بجائے اندر لے آیا ورنہ اس کی جگہ
میں ہوتا تو تمہاری لاشیں وہیں سڑک پر پڑی ہوتیں اور کتے تمہاری
ہڈیاں چبا رہے ہوتے"...... ماسٹر پنٹو نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کا چہرہ
غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"باس پلیز۔ انہوں نے مجھے تھپڑ مارا ہے اور آپ نے وعدہ کیا ہے کہ آپ مجھے انہیں ہلاک کرنے کا موقع دیں گے"....... یکلخت ماسٹر پنٹو کے عقب میں کھڑے ہوئے رابرٹ نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ہوا تم نے بروقت مجھے یاد دلا دیا۔ ٹھیک ہے جس طرح جی چاہے ان سے انتقام لو"....... ماسٹر پنٹو نے کہا اور ریوالور واپس جیب میں ڈالنے لگا لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح اچانک جوانا کا جسم حرکت میں آیا اور پلک جھپکنے سے بھی ہزارویں درجے کم عرصے میں ماسٹر پنٹو چیختا ہوا اس کے سینے سے لگا ہوا کھڑا تھا۔ جب کہ جوانا کی پشت کمرے کی دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی اور جس قدر پھرتی اور تیزی سے جوانا نے حرکت کی تھی تقریباً اتنی ہی پھرتی اور تیزی سے جوزف نے بھی حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کے دھماکوں کے ساتھ رابرٹ اور دائیں ہاتھ کی دیوار سے نمودار ہونے والے تینوں افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اسی لمحے بائیں طرف والے مشین گنوں سے مسلح افراد نے ٹریگر دبا دیئے لیکن جوزف نے فائرنگ کر کے گھومتے ہوئے لات کی ضرب سے صوفے کی ایک کرسی کو ان تینوں کی طرف اچھالا اور اس کے ساتھ ہی وہ قلا بازی کھا کر ان کی سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ صوفے کی کرسی سے بچنے کے لئے وہ تینوں تیزی سے سائیڈوں میں ہوئے تھے اور صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے ان کی توجہ جوزف کی طرف سے ہٹی تھی اور یہ وقفہ ان کے لئے موت کا وقفہ ثابت ہوا۔ جوزف نے کرسی اچھال کر قلا بازی کھا کر اور

ان کی طرف دیوار سے جا کر لگتے ہوئے اس نے فائر کھول دیا اور دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر گولیوں کے دھماکوں کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ان دھماکوں میں مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ جوزف کے ریوالور کے دھماکے بھی شامل تھے۔ مشین گنوں کی فائرنگ ان افراد کی طرف سے کی گئی تھی اگر جوزف صوفے کی کرسی پھینک کر قلا بازی نہ کھا جاتا تو مشین گن کی گولیاں اسے ہٹ کر دیتیں لیکن اپنی بے پناہ پھرتی اور مہارت کی وجہ سے نہ صرف اس نے اپنے آپ کو بچا لیا تھا بلکہ اس نے ان تینوں کو بھی فرش پر گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں مکمل ہو گیا تھا اور اب کمرے میں سات افراد پڑے بری طرح تڑپ رہے تھے جب کہ جوانا ماسٹر پنٹو کو سینے سے لگائے دیوار کے ساتھ پشت لگائے اطمینان سے کھڑا ہوا تھا۔ اس کا ایک بازو ماسٹر پنٹو کی گردن کے گرد جما ہوا تھا اور دوسرے بازو سے اس نے اس کا جسم قابو میں کیا ہوا تھا۔ فرش پر گر کر تڑپتے ہوئے افراد میں کچھ بار بار اٹھنے اور فرش پر گرے ہوئے اسلحے کی طرف لپکنے کی کوشش کر رہے تھے کہ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر ایک مشین گن اٹھائی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا اور اس بار رابرٹ سمیت وہ چھ کے چھ افراد ساکت ہو گئے۔ ان کے جسم چھلنی ہو چکے تھے۔ ماسٹر پنٹو جوانا کے سینے سے لگا کسی بت کی طرح ساکت ہو چکا تھا اس کی آنکھوں کے کونے کھچ کر اس کے کانوں

سے جا لگے تھے اور چہرہ جیسے پتھریلا سا ہو رہا تھا۔ اس کے منہ سے معمولی سی آواز بھی نہ نکل سکی شاید حیرت اور خوف کی وجہ سے اسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب جوانا نے ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر صوفے پر پھینکا تو وہ صوفے پر گر کر اس طرح لڑھک کر نیچے قالین پر جا گرا جیسے وہ بے جان لاش ہو۔ اسی لمحے جوزف نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے صوفے پر بٹھا دیا۔

" اب بولو ماسٹر پنٹو ہمارے ساتھ چل کر باس سے ملاقات کرنا چاہتے ہو یا"....... جوانا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا تو ماسٹر پنٹو یکلخت اس طرح اچھلا جیسے اسے ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔

" تت تت ۔ تم تم نے یہ سب کیسے کر دیا ۔ یہ یہ ان سب کو"....... ماسٹر پنٹو کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی لیکن اب وہ بہرحال سکتے کی سی کیفیت سے باہر آ گیا تھا۔

" یہ ہمارے لئے معمولی بات ہے ماسٹر پنٹو اگر ہمارے باس نے تمہیں نہ بلایا ہوتا تو شاید ان سب کی روح نکلنے سے پہلے تمہاری روح آسمان پر پہنچ چکی ہوتی لیکن ہم باس کے حکم کی وجہ سے مجبور ہیں لیکن یہ تمہارے لئے لاسٹ وارننگ ہے اگر اب تم نے انکار کر دیا تو پھر تمہاری یہ گردن صرف میری دو انگلیوں کے گھمانے سے ٹوٹ سکتی ہے بولو"....... جوانا نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" مم مم مگر تم جیسے آدمیوں کے مقابل میری کیا حیثیت ہے ۔ تم

SCANNED BY JAMSHED

دونوں نے جس پھرتی جس مہارت اور جس کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اس کا تو شاید میں کبھی تصور بھی نہ کر سکتا تھا"....... ماسٹر پنٹو نے انتہائی مرعوب لہجے میں کہا۔

" ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ باس نے تمہارا انتخاب کیوں کیا ہے اور نہ ہم نے ایسی باتوں پر کبھی غور کیا ہے بس ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ اگر باس نے تمہیں کام دے دیا تو پھر یہاں تم ہمارے بھی باس بن جاؤ گے"....... جوانا نے کہا۔

" مم مم ۔ میں ضرور تمہارے باس سے ملوں گا۔ اب تو میں ضرور ملوں گا"....... ماسٹر پنٹو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

" دیکھو ماسٹر پنٹو ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے ۔ ہم تو تمہارے کلب میں آئے بھی پہلی بار ہیں کیونکہ ہم صرف محدود سرکل میں کام کرنے کے عادی ہیں اس لئے اگر تمہارے ذہن میں ہمارے متعلق کسی دھوکے فریب کا کوئی تصور موجود ہے تو بہتر ہے اسے ابھی ذہن سے جھٹک دو اور کھلے ذہن کے ساتھ ہمارے ساتھ چل کر ہمارے باس سے مل لو۔ اگر باس سے تمہارا معاہدہ نہ ہوا تب بھی ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے کیونکہ باس ان معاملات میں انتہائی اصول پسند ہے لیکن اگر تم نے کسی فریب یا دھوکے کا سوچا ہے تو پھر یہ بات یقینی طور پر سمجھ لو کہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"....... جوانا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی اصول پسند لوگ ہو کہ اس طرح سارے سیٹ اپ پر قابو پالینے کے باوجود اپنی بات پر قائم ہو۔ ٹھیک ہے میں تمہارے باس سے ملنے کے لئے تیار ہوں"....... ماسٹر پنٹو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اٹھو اور چلو ہمارے ساتھ"....... جوانا نے کہا تو ماسٹر پنٹو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"پہلے مجھے ان لاشوں کو ٹھکانے لگوانے دو تاکہ میرے دوسرے آدمیوں پر اس کا غلط اثر نہ پڑے"....... ماسٹر پنٹو نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ماسٹر پنٹو نے مڑ کر میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"جمی سپیشل روم میں آؤ فوراً"....... ماسٹر پنٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا بھاری دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ لیکن اندر کا ماحول دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے خوفزدہ سی نظروں سے جوزف اور جوانا کو دیکھا اور پھر اس کی نظریں ماسٹر پنٹو پر جم گئیں۔ ماسٹر پنٹو خاموش کھڑا اس کا رد عمل دیکھ رہا تھا۔

"تم نے دیکھ لیا جمی کہ سازش کا کیا نتیجہ ہوتا ہے"....... ماسٹر پنٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سازش۔ کیا مطلب باس"....... جمی ماسٹر پنٹو کی بات سن کر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یہ رابرٹ جو میرا نمبر ٹو تھا۔ اس نے میرے خلاف سازش کی۔ یہ دونوں میرے مہمان تھے اور رابرٹ کو بھی یہ بات معلوم تھی۔ لیکن یہ باہر ان سے الجھ پڑا اور پھر وہ انہیں سپیشل کارڈ دے کر یہاں پہنچ گیا لیکن اس نے دراصل دونوں اطراف میں اپنے یہ چھ ساتھیوں کو چھپا دیا۔ سازش یہ تھی کہ میرے مہمانوں کو دشمن قرار دے کر ان پر فائر کھولنے کا کہہ کر مجھے ہلاک کر دیا جائے۔ لیکن میں نے اور میرے مہمانوں نے کام دکھایا اور یہ سب ہلاک کر دیئے گئے"....... ماسٹر پنٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس یہ تو واقعی انتہائی بھیانک سازش تھی اور اچھا ہوا کہ یہ لوگ ختم ہو گئے"....... جمی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سنو ان سب کو اس طرح اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو کہ ان کے ساتھیوں کو اس کا علم نہ ہو۔ میں اپنے مہمانوں کے ساتھ جا رہا ہوں۔ واپس آ کر میں انکوائری کروں گا کہ اس سازش میں اور کون کون شامل ہے اور سنو اب رابرٹ کی بجائے تم میرے نمبر ٹو ہو"۔ ماسٹر پنٹو نے کہا۔

"شکریہ باس میں آپ کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اتروں گا"....... جمی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"او کے"....... ماسٹر پنٹو نے جمی سے کہا اور پھر وہ جوانا اور جوزف سے مخاطب ہو گیا۔

آیئے چلیں جمی اب سب کچھ خود ہی سنبھال لے گا"....... ماسٹر پنٹو

نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا دونوں سر ہلاتے ہوئے اس کے عقب میں چلتے کمرے سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ماسٹر پنٹو کو کار میں اپنے ساتھ بٹھائے رانا ہاؤس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوزف کار ڈرائیونگ کر رہا تھا جب کہ اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر ماسٹر پنٹو کو بٹھایا گیا اور جوانا عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

چوہان، جوزف اور جوانا کے رانا ہاؤس سے جانے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر رانا ہاؤس سے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بچوں کو اغوا کر کے بیرون ملک اور خصوصی طور پر گریٹ لینڈ بھیجنے والے کیس میں ایک اہم پیشرفت ہوئی ہے۔ اب تک ہمارا خیال تھا کہ عام سے انداز میں بچوں کو اغوا کر کے باہر بھیجا جاتا ہو گا اور ہماری پولیس اور انٹیلی جنس نے بھی بچوں کے اغوا کا ہی سوچا تھا اور

SCANNED BY JAMSHED

یہی وجہ تھی کہ انہیں سے بھی کوئی ایسی رپورٹ نہ مل سکی تھی کہ بچوں کو کافی تعداد میں اغوا کیا گیا ہو۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ہمارا یہ خیال غلط تھا۔ اس کے لئے ایک نیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ غریب لوگوں کے صحت مند معصوم بچوں کو باقاعدہ ان کے والدین کی اجازت سے یہ کہہ کر باہر بھجوایا جاتا ہے کہ وہاں کسی کمپنی کے پاس یہ کام کریں گے اور ان کے والدین کو بھاری معاوضے ملیں گے اور یہ بچے بھی وہاں خوب عیش کریں گے لیکن بعد میں یہ اطلاع آجاتی ہے کہ بچہ کسی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے یا بیمار ہو کر مر گیا ہے وغیرہ وغیرہ اور ساتھ ہی کچھ رقم دے دی جاتی ہے اور ایسے چائلڈ سپلائر پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دو افراد کا علم ہو گیا ہے۔ میں نے انہیں اغوا کر کے رانا ہاؤس منگوانے کا بندوبست کیا ہے تاکہ ان سے اس ہولناک جرم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جائیں۔ تم ایسا کرو کہ گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ مالکم کو کال کر کے اسے بریف کر دو کہ وہ گریٹ لینڈ کے ایئر پورٹ کے کمپیوٹر ریکارڈ سے گذشتہ ایک سال کے ان افراد کے کوائف حاصل کرے جو پاکیشیا سے معصوم بچوں کے ساتھ گریٹ لینڈ گئے ہوں۔ کاغذات میں چاہے انہیں ان افراد کے ہی بچے ظاہر کئے گئے ہوں لیکن وہ یہ کوائف حاصل کرے اور پھر وہاں کے کسی انکوائری گروپ کو ہائر کر کے ان سب افراد کے بارے میں چھان پھٹک کرے کہ ان میں سے کتنے افراد وہاں موجود ہیں۔ کتنے واپس آگئے ہیں اور کیا واپسی میں ان کے ساتھ بچے تھے یا نہیں"....... عمران

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب واقعی یہ ایک ہولناک کھیل ہے لیکن جس طرح آپ کہہ رہے ہیں اس طرح تو چھان پھٹک میں کافی وقت لگ جائے گا"....... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب یہ نہیں تھا جو تم سمجھے ہو۔ ان میں سے ایک بھی آدمی یا بچے کے بارے میں معلومات مل جائیں کہ اس بچے کو کہاں لے جایا گیا۔ کس کے حوالے کیا گیا اور اب وہ بچہ کہاں ہے تو اس سے کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ لامحالہ وہاں ایک ایک بچے کو علیحدہ علیحدہ لیبارٹریوں یا خفیہ ریسرچ سنٹروں کو فروخت نہ کیا جاتا ہو گا بلکہ گروپوں کی صورت میں خرید و فروخت ہوتی ہو گی اور انہیں گروپ کی صورت میں کہیں نہ کہیں اکٹھا کیا جاتا ہو گا اور پھر آگے فروخت کیا جاتا ہو گا میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہاں اس دھندے سے انچ کسی اہم آدمی کا پتہ چل جائے تاکہ یہاں اس ہولناک جرم کا خاتمہ کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں بھی اس کا خاتمہ کر دیا جائے ورنہ وہاں موجود لوگ یہاں کے گروپ کے خاتمے کے بعد کسی اور گروپ کو اس دھندے کے لئے ہائر کر لیں گے اس طرح یہ ہولناک جرم ہوتا رہے گا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب میں سمجھ گیا ہوں"....... اس بار بلیک زیرو نے دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کوشش کروں گا کہ یہاں اس گروپ کے سرغنے کو زندہ پکڑ

SCANNED BY JAMSHED

لوں تاکہ اس سے گریٹ لینڈ میں کام کرنے والے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں لیکن تم یہ کام وہاں مالکم کے ذمے لگا دو ہو سکتا ہے کہ وہاں سے مجھے زیادہ بہتر کلیو مل جائے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی کال کرتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد چوہان اور صدیقی آ گئے۔

"کیا ہوا اس مارٹی کو ساتھ نہیں لے آئے"...... عمران نے انہیں خالی ہاتھ آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے جانے سے چند لمحے پہلے کسی نے مارٹی کو ہلاک کر دیا ہے اس کے ہوٹل والوں کو بھی اس کی ہلاکت کا علم نہ تھا لیکن وہ اپنے دفتر میں مردہ پڑا ہوا تھا اور اس کی لاش کی حالت بتا رہی تھی کہ ایسا تھوڑی دیر پہلے ہوا ہے۔ ہم نے قاتل کو ٹریس کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ وہاں کے ویٹر نے بتایا ہے کہ قاتل عقبی خفیہ راستے سے دفتر آیا ہے اور اسی راستے سے واپس چلا گیا ہے کیونکہ وہ راستہ کھلا ہوا تھا"...... چوہان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری اس سے ملاقات کا اس کی تنظیم کو علم ہو گیا ہے اور انہوں نے سراغ چھپانے کے لئے اس کا خاتمہ کر دیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لگتا تو عمران صاحب ایسے ہی ہے لیکن ہم نے وہاں سوائے اس کار

کے اور تو کوئی بات نہیں کی"...... چوہان نے کہا۔

"اس کار کے حوالے سے تو وہ چوکنا ہوئے ہوں گے۔ بہرحال یہ کلیو بھی ختم ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ حد درجہ فعال اور چوکنے ہیں۔ اب ہمیں کسی اور انداز میں کام کرنا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب چوہان نے مجھے تفصیل بتائی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ آپ کو پہچانتے ہیں اسی لئے انہوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کرایا لیکن آپ کے بچ جانے کے بعد وہ اپنے ہر اس آدمی کو ختم کر رہے ہیں جس سے آپ ملتے ہیں۔ اس صورت میں کیوں نہ آپ پیچھے ہٹ جائیں اور یہ کیس فور سٹارز کو مکمل کرنے دیں۔ وہ ظاہر ہے ہمارے متعلق کچھ نہ جانتے ہوں گے اور ہم پھر بھی احتیاطاً میک اپ میں رہیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن تم اب کام کہاں سے شروع کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی نہ کوئی کلیو تلاش کر ہی لیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہم ایئر پورٹ کا ریکارڈ چیک کریں اور ایسے لوگوں کا پتہ چلائیں جو یہاں سے تو بچوں کے ساتھ گئے ہوں لیکن واپس اکیلے آئے ہوں۔ اس طرح کوئی نہ کوئی کلیو بہرحال مل ہی جائے گا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تمہیں ایسا ایک آدمی بھی نہیں ملے گا"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان دونوں چونک پڑے۔

SCANNED BY JAMSHED

"کیوں آپ اس قدر حتمی انداز میں یہ بات کیسے کر رہے ہیں"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ان لوگوں کے اغوا کرنے کے جدید انداز کے سامنے آنے کے بعد مجھے ایک اور صورت نظر آ رہی ہے۔ میرا ایک دوست ڈاشر اس سلسلے میں یہاں آیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق وہاں گریٹ لینڈ میں ایسے افراد اکثر پکڑے جاتے ہیں جن کے پاس کاغذات پاسپورٹ اور ویزے جعلی ہوتے ہیں اور یہ کاغذات انتہائی مہارت سے تیار کئے جاتے ہیں۔ حکومت گریٹ لینڈ انہیں واپس بھجوا دیتی ہے اور یہ سب لوگ ایک خاص ٹریول ایجنسی کے ذریعے جاتے ہیں لیکن اس ٹریول ایجنسی کا یہاں سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اس ایجنسی اور اس کے کارکنوں کو ٹریس کر کے گرفتار کرا دوں تاکہ یہ سلسلہ رک سکے۔ پہلے میں بھی اسے ایک عام سے فراڈ کی بات سمجھ رہا تھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ یہ سب کچھ ایک منظم انداز میں کیا جا رہا ہے۔ اصل آدمیوں کو جعلی کاغذات پر باہر بھجوایا جاتا ہے جب کہ ان کے اصل کاغذات پر اپنے آدمیوں کو بچوں سمیت باہر بھیج دیا جاتا ہے تاکہ وہاں گریٹ لینڈ ایئرپورٹ پر وہ پکڑے نہ جا سکیں اور بچے لے جانے کا راستہ کھل جائے۔ جب بچے وہاں پہنچ جاتے ہیں تو یہ کاغذات تلف کر دیئے جاتے ہیں اور وہ لوگ اپنے اصل کاغذات پر واپس آ جاتے ہیں اس طرح تمہیں جانے والوں اور آنے والوں میں سے ایک بھی آدمی نہ ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب دونوں افراد تو بہرحال ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہوں گے پھر یہ سب کیسے ہو جاتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"تصویر اور کاغذات چیک کئے جاتے ہیں۔ جانے والوں کے چہروں پر موجود میک اپ تو چیک نہیں کیا جا سکتا۔ ہر تصویر میں صرف چہرہ ہوتا ہے۔ قد و قامت۔ جسامت وغیرہ کی تفصیل تو ظاہر ہے پاسپورٹ اور کاغذات پر نہیں ہوتی اس لئے میک اپ کے ذریعے چہرہ اس تصویر کے مطابق کر دیا جاتا ہوگا۔ کاغذات اصل ہوتے ہیں اس لئے وہاں یہ لوگ آسانی سے پہنچ جاتے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی اور چوہان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اگر ایسا ہے تو واقعی انتہائی جدید اور منظم انداز ہے یہ بچوں کی سمگلنگ کا"...... چوہان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی سفاکانہ جرم ہے چوہان۔ تم نے احمد دین کی حالت دیکھی تھی جس کا اکلوتا بچہ ان کی ہوس زر کی بھینٹ چڑھ گیا۔ احمد دین کی یہ حالت تھی تو نجانے اس کی بیوی کی کیا حالت ہوگی اور ایسے سینکڑوں ہزاروں خاندان ہوں گے۔ یہ انتہائی بھیانک جرم ہے۔ اس کا عالمی سطح پر قلع قمع ہونا ضروری ہے"...... عمران نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور چوہان نے بے اختیار جھرجھری لی۔

"واقعی عمران صاحب یہ ناقابل معافی جرم ہے"...... چوہان نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی صدیقی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

SCANNED BY JAMSHED

"میرا خیال ہے اب ہمیں چلنا چاہئے"....... چوہان نے کہا۔

"ہاں تم جاؤ بہر حال جیسا صدیقی نے کہا ہے ویسا کرو۔ کوشش کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں جوزف اور جوانا کے انتظار میں ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ کہیں وہاں کوئی گڑ بڑ نہ ہو گئی ہو"....... چوہان نے چونک کر کہا۔

"وہاں گڑ بڑ تو بہر حال ہونی ہے کیونکہ گڑ بڑ خود وہاں پہنچی ہوئی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب گڑ بڑ وہاں پہنچی ہوئی ہے"....... چوہان نے حیران ہو کر کہا۔

"جوزف کو اگر تم گڑ کہو تو پھر جوانا کو بڑ کہہ سکتے ہو اور چاہو تو ان کے معنی الٹ کر لو بہر حال گڑ بڑ ان کے دم سے ہی ہے"....... عمران نے کہا اور چوہان اور صدیقی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ بذات خود گڑ بڑ ہیں ان سے بڑی گڑ بڑ وہاں کیا ہو گی۔ پھر ٹھیک ہے۔ ہمیں اجازت"....... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر صدیقی اور چوہان دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جانے کے تقریباً بیس منٹ بعد جوزف اور جوانا واپس آ گئے۔ عمران اسی طرح اطمینان سے کمرے میں بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا بہت دیر لگا دی تم دونوں نے"....... عمران نے قدرے

ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"باس وہاں خاصی گڑ بڑ ہوئی اس لئے دیر ہو گئی"....... جوزف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہوتے ہوئے وہاں کیا گڑ بڑ ہو سکتی ہے"....... عمران نے کہا تو جوزف نے وہاں پہنچنے سے واپس آنے تک پوری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"گڈ اس کا مطلب ہے کہ جوانا اس قدر اشتعال انگیز حالات میں بھی اپنے ذہن کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ گڈ شو"....... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس واقعی جوانا نے حیرت انگیز طور پر ٹھنڈے دماغ کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگر وہ ساتھ نہ ہوتا تو میں تو اس ماسٹر پنٹو کے ایک ہزار ٹکڑے کر دیتا اور وہ اس طرح زندہ بلیک روم تک نہ پہنچ سکتا"....... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران بلیک روم میں پہنچا تو جوانا وہاں موجود تھا جب کہ ایک آدمی راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی وہ بے ہوش تھا۔

"میں نے اسے رانا ہاؤس میں داخل ہونے سے پہلے بے ہوش کر دیا تھا ماسٹر"....... جوانا نے کہا۔

"اچھا کیا ہے۔ ویسے اب تم میں ماسٹر کلرز کے جراثیم ختم ہو کر سیکرٹ ایجنٹ بننے کے جراثیم پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ جوزف نے جو

SCANNED BY JAMSHED

تفصیل بتائی ہے وہ واقعی انتہائی حوصلہ افزا ہے ۔ تم نے انتہائی اشتعال انگیز حالات میں جس طرح اپنے ذہن کو ٹھنڈا رکھا ہے وہ واقعی قابل تحسین ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس آدمی کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ماسٹر ابھی جراثیم پوری طرح پیدا نہیں ہو سکے۔ بس آپ کا حکم تھا کہ اسے زندہ لے آنا ہے اس لئے نجانے کس طرح میں نے اپنے آپ کو کنٹرول کیا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بہرحال رپورٹ حوصلہ افزا ہے۔ اگر اسی طرح کام کرتے رہے تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں رانا ہاؤس سے نجات مل جائے"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"نجات مل جائے کیا مطلب ماسٹر"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ مسٹر جوانا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ماسٹر کلرز کے ارکان کی کم ضرورت ہوتی ہے لیکن اچھے سیکرٹ ایجنٹ کی بہرحال ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ ہو سکتا ہے مہمان اداکار کے طور پر تمہاری بھی انٹری ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"اوہ اوہ ماسٹر یہ تو میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہو گا"...... جوانا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر اس قدر خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی

عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔ ابھی تو تم نے یوں سمجھو کہ صرف پہلی جماعت کا امتحان پاس کیا ہے۔ بہرحال اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے بات چیت ہو سکے"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جا کر بے ہوش ماسٹر پنٹو کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ماسٹر پنٹو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"ماسٹر آپ نے پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا۔ ورنہ تو یہ ایک ہی تھپڑ سے ہوش میں آ جاتا لیکن اس کا جبڑا یقیناً ٹوٹ جاتا اور پھر یہ آسانی سے بول نہ سکتا"...... جوانا نے پیچھے ہٹتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ پنٹو کو دیر سے ہوش میں لانے پر معذرت کر رہا ہو۔

"اگر تمہارے امتحان پاس کرنے کی یہی رفتار رہی تو پھر تو مجھے پہلی جماعت میں پہنچنا پڑے گا تم تو مجھ سے بھی بڑی ڈگریاں لے لو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے معذرت خواہانہ انداز میں ستے ہوئے چہرے پر ایک بار پھر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اسی لمحے ماسٹر پنٹو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جب میں خود تمہارے باس سے ملنے آ رہا تھا تو پھر میرے سر پر

SCANNED BY JAMSHED

ضرب لگا کر مجھے بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی"....... ماسٹر پنٹو نے عمران کی کرسی کے عقب میں کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر انتہائی ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"یہ چیک کر رہے تھے کہ تمہاری کھوپڑی کی ہڈی کس قدر مضبوط ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر پنٹو بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم ان کے باس ہو۔ تم تو مقامی ہو جبکہ یہ کہہ رہے تھے کہ ان کا باس ایکریمیا سے آیا ہے"....... ماسٹر پنٹو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تو کیا کوئی مقامی آدمی ایکریمیا سے نہیں آسکتا"....... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ لیکن تم نے مجھے ان راڈز میں کیوں جکڑ رکھا ہے۔ کیا میں تمہارا دشمن ہوں"....... ماسٹر پنٹو نے کہا۔

"تم پاکیشیا کے معصوم بچوں کو اغوا کر کے نوکری کے بہانے گریٹ لینڈ میں فروخت کرنے والے گینگ کے ایک مہرے ہو ماسٹر پنٹو اور یہ میرے نزدیک اس قدر بھیانک جرم ہے کہ اگر تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ بھی چاقو سے علیحدہ کر دیا جائے تب بھی تمہیں اس جرم جتنی سزا نہیں مل سکتی"....... اچانک عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ماسٹر پنٹو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بوکھلاہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کبھی یہ جرم نہیں کیا۔ تم مجھ پر خواہ

مخواہ الزام لگا رہے ہو"....... ماسٹر پنٹو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم ان بچوں کو کیوں باہر بھجواتے ہو"....... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ وہاں جا کر کام کرتے ہیں اور بھاری رقم اپنے والدین کو یہاں بھجواتے ہیں جس سے وہ لوگ خوشحال ہو جاتے ہیں۔ یہ تو کوئی جرم نہیں ہے"....... ماسٹر پنٹو نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تب تو واقعی کوئی جرم نہیں ہے"....... عمران نے یکلخت نرم لہجے میں کہا تو ماسٹر پنٹو کی آنکھوں میں اطمینان کی چمک ابھر آئی۔

"یہ تو غریبوں سے نیکی ہے"....... ماسٹر پنٹو نے اس بار بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کتنی بار یہ نیکی کر چکے ہو"....... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں صرف دو ڈھائی سو لڑکے تو میں نے بھجوائے ہوں گے دراصل انہیں باہر بھجوانے سے پہلے ہمیں خصوصی چیکنگ کرنی پڑتی ہے کہ ان میں کسی متعدی بیماری کے جراثیم موجود نہ ہوں ورنہ باہر کے ملک والے انہیں واپس بھجوا دیتے ہیں اس لئے کافی چھانٹی کے بعد لڑکے منتخب ہوتے ہیں"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"کون چیکنگ کرتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جنرل ہسپتال کا ڈاکٹر سائمن وہ باقاعدہ سرٹیفکیٹ دیتا ہے۔ جب

SCANNED BY JAMSHED

تک وہ سرٹیفکیٹ نہ دے اسی لڑکے کو باہر لے جانے والے قبول ہی نہیں کرتے"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"باہر انہیں کون لے جاتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"روز کلب کے مینجر آرتھر کو ہم اطلاع کر دیتے ہیں۔ وہ سرٹیفکیٹ منگوالیتا ہے پھر اس لڑکے کے کاغذات تیار ہوتے ہیں۔ جب کاغذات تیار ہو جاتے ہیں تو پھر اس لڑکے کو روز کلب بھجوا دیا جاتا ہے اس کے بعد وہ باہر بھیج دیا جاتا ہے"...... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"تمہیں اس نیکی کا کتنا معاوضہ ملتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں صرف فی لڑکا پچاس ہزار روپے ملتے ہیں۔ یہ بھی میں اس لئے لے لیتا ہوں کہ آخر ان لڑکوں کے انتخاب میں میرا وقت بھی خرچ ہوتا ہی ہے"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"یہ معاوضہ تمہیں کون دیتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"آرتھر دیتا ہے اور کس نے دینا ہے"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"اس نیکی کے کام پر تمہیں آرتھر نے ہی لگایا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکے کی تنخواہ باہر سے تمہارے پاس آتی ہے اور تم آگے اس کے والدین کو دیتے ہو"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں آرتھر کا آدمی ہر ماہ آکر دے جاتا ہے"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"اگر وہ لڑکا باہر کسی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو جائے یا بیمار ہو کر مر جائے تو"....... عمران نے کہا۔

"تو اس کی اطلاع بھی آرتھر دیتا ہے اور ساتھ ہی رقم بھی بھیج دیتا ہے جو میں اس لڑکے کے والدین کو دے دیتا ہوں"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"اب تک تمہارے بھیجے ہوئے لڑکوں میں سے کتنے ہلاک ہوئے ہیں اور کتنے زندہ ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"ہلاک بھی ہوتے رہتے ہیں اور زندہ بھی ہیں۔ مجھے زبانی تو یاد نہیں"...... ماسٹر پنٹو نے اس بار منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے علاوہ اور کتنے افراد اس کار خیر میں شامل ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"....... ماسٹر پنٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا فون پیس لے آؤ"....... عمران نے عقب میں کھڑے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ تم نے کیا پوچھنا شروع کر دیا ہے۔ آخر یہ سب چکر کیا ہے۔ بقول اس آدمی کے تم نے تو مجھے کام دینا تھا"....... ماسٹر پنٹو نے چونک کر کہا۔ اسے شاید اب خیال آیا تھا کہ عمران اس سے کام کے بارے میں بات چیت کرنے کی بجائے بچوں کو باہر بھیجنے کے سلسلے میں باتیں کرتا رہا ہے۔

"وہ کام بھی اس کار خیر کے بارے میں ہی ہے پہلے میں کنفرم کر

SCANNED BY JAMSHED

لوں کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کنفرمیشن ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں نے تم سے جھوٹ بولا ہے"...... ماسٹر پنٹو نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں فون پیس موجود تھا۔ جو اس نے عمران کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"آرتھر اس وقت کس فون نمبر پر ملے گا"...... عمران نے فون پیس جوانا کے ہاتھ سے لیتے ہوئے ماسٹر پنٹو سے پوچھا۔

"وہ کلب میں ہی ہوگا۔ وہ رہتا بھی وہیں ہے"...... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"کلب کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ماسٹر پنٹو نے فون نمبر بتا دیا۔

"میں نمبر ملاتا ہوں تم نے آرتھر سے اس طرح بات کرنی ہے کہ مجھے یقین آجائے کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے لیکن اس آرتھر کو کسی قسم کا کوئی شک نہیں پڑنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں وجہ ۔ میں کیوں ایسا کروں"...... ماسٹر پنٹو نے یکلخت بھڑکتے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ماسٹر پنٹو کی ایک آنکھ ختم کر دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے بھی اسی طرح سپاٹ سے لہجے میں کہا اور ماسٹر پنٹو کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو ۔ رک جاؤ یہ تم"...... ماسٹر پنٹو نے جوانا کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں چیخ کر کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ جوانا نے انتہائی سرد مہری سے اپنی ایک انگلی کسی نیزے کی طرح اکڑاتے ہوئے اس کی ایک آنکھ میں اتار دی تھی۔ پھر اس نے ایک جھٹکا دے کر انگلی باہر کھینچی اور اسے ماسٹر پنٹو کے لباس سے ہی اس طرح صاف کرنے لگا جیسے اس نے ماسٹر پنٹو کی آنکھ میں انگلی نہ ماری ہو بلکہ کسی دیوار کے سوراخ میں ماری ہو ماسٹر پنٹو کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ انتہائی تکلیف کے عالم میں مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ایک بار پھر اس کی ناک اور منہ کو ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ واپس کھینچا تو ماسٹر پنٹو ایک بار پھر ہوش میں آکر چیخنے لگا۔

"اب اگر تمہاری چیخیں بند نہ ہوئیں تو پھر دوسری آنکھ کا بھی یہی حشر ہوگا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ماسٹر پنٹو کی چیخوں

SCANNED BY JAMSHED

میں یکلخت اس طرح بریک لگ گئی جیسے اس کے گلے میں کسی نے کارک لگا دیا ہوا۔ البتہ چہرہ تکلیف کی شدت سے اسی طرح بگڑا ہوا تھا۔

"اسے پانی پلاؤ جوانا"....... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس نے دیوار میں نصب الماری کے پٹ کھولے اور اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکال کر وہ ماسٹر پنٹو کی طرف بڑھا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کو ماسٹر پنٹو کے منہ سے لگا دیا اور ماسٹر پنٹو نے لمبے لمبے گھونٹ لے کر پانی پینا شروع کر دیا۔ جب آدھی بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جوانا نے بوتل ہٹائی اور بوتل میں موجود باقی پانی اس نے ماسٹر پنٹو کے سر اور چہرے پر ڈال دیا۔ پھر وہ پیچھے ہٹ گیا زخمی آنکھ پر پانی پڑنے اور پانی پی لینے سے ماسٹر پنٹو کی حالت اب خاصی نارمل ہو گئی تھی۔

"تمہیں کیوں کا جواب مل گیا ماسٹر پنٹو۔ اب بولو بات کرتے ہو یا دوسری بار بھی کیوں کا لفظ استعمال کرنا چاہو گے"....... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم حد درجہ سفاک لوگ ہو۔ ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں"....... ماسٹر پنٹو کے لہجے میں اس بار خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

"لیکن یہ سن لو کہ اگر آرتھر کو تمہاری گفتگو یا لہجے سے معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو پھر تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہو گا"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں خیال رکھوں گا"....... ماسٹر پنٹو نے کہا تو عمران نے فون

پیس میں لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور پھر ماسٹر پنٹو کا بتایا ہوا نمبر پریس کر کے اس نے فون پیس جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ جوانا نے فون پیس لے جا کر ماسٹر پنٹو کے کان سے لگا دیا۔

"یس روز کلب"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر پنٹو بول رہا ہوں۔ آرتھر سے بات کراؤ"....... ماسٹر پنٹو نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو آرتھر بول رہا ہوں ماسٹر پنٹو تم کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارے کلب فون کیا تھا تو معلوم ہوا کہ تم مہمانوں کے ساتھ کہیں گئے ہوئے ہو"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ایکریمیا سے میرے مہمان آئے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ضروری کام تھا۔ کیسے فون کیا تھا کوئی خاص بات"....... ماسٹر پنٹو نے کہا۔ ویسے وہ اپنے لہجے کو نارمل رکھنے میں اب تک تو کامیاب نظر آ رہا تھا۔

"کوئی خاص بات نہ تھی۔ صرف یہ پوچھنا تھا کہ کافی دن ہوئے تمہاری طرف سے کسی سرٹیفکیٹ کی اطلاع نہیں ملی"....... آرتھر نے کہا۔

"میں دراصل کاموں میں مصروف ہو گیا تھا۔ اب جلد ہی پتہ کر کے اطلاع دوں گا۔ آٹھ سرٹیفکیٹ تیار ہو جائیں گے"...... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"او کے اب تم بتاؤ کیسے فون کیا تھا"...... آرتھر نے کہا۔

"مارٹی کے بارے میں بتانا تھا جو کام تم نے ذمے لگایا تھا وہ ہو گیا ہے"...... ماسٹر پنٹو نے کہا۔

"یہ بات بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے پہلے ہی معلوم ہے۔ کس آدمی نے یہ کارروائی کی ہے"...... دوسری طرف سے آرتھر نے پوچھا۔

"رابرٹ نے اور میں نے اس رابرٹ کو بھی ختم کر دیا ہے تاکہ معاملات صیغہ راز میں رہیں"...... ماسٹر پنٹو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ گڈ شو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے گڈ بائی"...... ماسٹر پنٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے سوئچ آف کر کے فون پیس ہٹا لیا۔

"تو مارٹی کو تمہارے آدمی نے قتل کیا ہے"...... عمران نے ماسٹر پنٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم مارٹی کو جانتے ہو"...... ماسٹر پنٹو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ بھی تمہارے جیسے کار خیر میں شامل تھا اور اسے اس لئے ہلاک کر دیا گیا ہے کہ مجھے اس کے بارے میں علم ہو گیا تھا"۔ عمران نے فون پیس جوانا کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ اوہ مگر۔ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو"...... ماسٹر پنٹو نے کہا۔

"جوانا ماسٹر پنٹو نے چونکہ سب کچھ خود ہی بتا دیا ہے اس لئے اسے آسان موت مار دو۔ میری طرف سے اس کے لئے یہی انعام ہے۔ ورنہ جس قدر بھیانک جرم میں یہ ملوث ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ اس کے پورے جسم پر زخم ڈال کر ان پر مرچیں اور نمک چھڑک دیتا"۔ عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے بغیر ایک لفظ منہ سے نکالے بیلٹ کی سائیڈ سے لٹکے ہوئے ہولسٹر سے بھاری ریوالور کھینچ لیا۔

"مم۔ مم۔ مگر۔ کیا"...... ماسٹر پنٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ پے در پے دو دھماکوں کے ساتھ ہی گولیاں اس کے سینے میں اترتی چلی گئیں اور ماسٹر پنٹو پوری طرح چیخ بھی نہ سکا اور اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہوتی چلی گئی۔

"اس کی لاش اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے کہا اور فون پیس اٹھائے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"سلیمان باورچی خانے میں رکھی ہوئی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا مزے لے لے کر چائے پینے میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے کال بیل بجانے والا بٹن سے انگلی ہٹانا ہی بھول گیا ہو۔ کیونکہ کال بیل مسلسل بغیر کسی وقفے کے بجے چلی جارہی تھی۔

"ارے ارے احمق آدمی بیل خراب ہو جائے گی"....... سلیمان نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پیالی ایک طرف رکھی اور پھر اٹھ کر تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گھنٹی اسی طرح مسلسل بجے چلی جارہی تھی۔

"بند کرو اب بجانا"....... سلیمان نے راہداری کے درمیان سے ہی حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بیل بجنے کی آواز بند ہو گئی۔ سلیمان کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

"کیا قیامت ٹوٹ پڑی تھی تم پر جو اس طرح مسلسل گھنٹی بجائے چلے جارہے تھے"....... سلیمان نے دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑے ہوئے ایک سانڈ نما آدمی پر چڑھ دوڑنے کے سے انداز میں کہا۔

"اس فلیٹ میں عمران رہتا ہے"....... دروازے پر کھڑے سانڈ نما آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر چست پتلون اور ہاف بازوؤں والی شرٹ تھی جس میں اس کے بازو کی تڑپتی ہوئی مچھلیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ویسے بھی وہ شکل وصورت سے کوئی چھٹا ہوا غنڈہ نظر آرہا تھا۔

"ہاں مگر تم کون ہو"....... سلیمان نے اس بار اسے غور سے دیکھتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا۔ پہلے تو غصے میں اس نے شاید پوری طرح اسے دیکھا ہی نہ تھا لیکن اب اسے احساس ہوا تھا کہ اس کا مخاطب کوئی عام آدمی نہیں ہے اس لئے اس نے لہجہ نرم کر لیا تھا۔

"میرا نام ٹامی ہے"....... اس سانڈ نما آدمی نے بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سلیمان کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا اور پھر اس نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے چٹخنی لگا دی۔

"یہ کیا طریقہ ہے اندر آنے کا اور تم چاہتے کیا ہو"....... سلیمان نے احتجاج کرنے کے سے انداز میں کہا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے چہرے پر کسی نے پوری چٹان دے ماری ہو۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دو فٹ دور راہداری کے

فرش پر جا گرا۔

" ٹامی سے منہ سنبھال کر بات کی جاتی ہے سمجھے"....... ٹامی نے پہلے کی طرح غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ سلیمان گال پر ہاتھ رکھے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا گال پھٹ گیا ہو اور جبڑا ٹوٹ گیا ہو۔ اسے منہ میں اپنے ہی خون کا ذائقہ بھی محسوس ہونے لگا تھا۔

" تم کیا چاہتے ہو"....... سلیمان نے اس بار ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" میں نے عمران سے ملنا ہے۔ ابھی اور اسی وقت"....... ٹامی نے پہلے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ شاید وہ اس انداز میں بات کرنے کا عادی تھا۔

" مگر صاحب تو موجود نہیں ہے اور وہ بتا کر بھی نہیں جاتے کہ کہاں جا رہے ہیں اور کب واپس آئیں گے"....... سلیمان نے کہا۔

"اس کی کوئی نہ کوئی تصویر تو ہو گی یہاں"....... ٹامی نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تصویر"....... سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

" میں نے کوئی بکواس تو نہیں کی۔ عام سا لفظ ہی بولا ہے"۔ ٹامی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" تصویر تو نہیں ہے۔ صاحب اب اتنے خوبصورت تو نہیں ہیں کہ اپنی تصویریں فریم کرا کر یہاں لگوائیں"....... سلیمان نے منہ بناتے

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے کہا۔

" دیکھو تم چونکہ ایک ادنیٰ سے ملازم ہو۔ اس لئے میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ ورنہ ٹامی کے سامنے زبان کھولنے والے دوسرا سانس نہیں لیا کرتے۔ مجھے اس عمران کی تصویر چاہئے۔ ابھی اور اسی وقت نکالو تصویر"....... ٹامی نے غراتے ہوئے کہا۔

" او کے آؤ باورچی خانے میں آ جاؤ وہاں میں نے صاحب کی ایک تصویر چھپا کر رکھی ہوئی ہے"....... سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس سانڈ نما آدمی کو ایسا سبق دے گا کہ آئندہ وہ کسی کے سامنے غرانے کے تصور سے بھی خوف کھائے گا۔

" چلو"....... ٹامی نے کہا تو سلیمان مڑ کر باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹامی ہاتھ میں ریوالور پکڑے اس کے پیچھے تھا۔ باورچی خانے میں داخل ہو کر سلیمان سیدھا اسی جگہ کی طرف بڑھا جہاں ابھی تک چائے کی آدھی بھری ہوئی وہ پیالی پڑی تھی جسے وہ پیتے پیتے اٹھ کر دروازہ کھولنے گیا تھا۔ ٹامی اس کے پیچھے باورچی خانے میں داخل ہوا لیکن وہ دروازے کے اندر کی طرف ہی رک کر کھڑا ہو گیا۔

" جلدی نکالو تصویر"....... ٹامی نے غراتے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ صبر کرو"....... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیالی اٹھائی اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پیالی میں موجود گرم چائے سیدھی ٹامی کے چہرے پر فوارے کی طرح

SCANNED BY JAMSHED

پڑی ۔چونکہ سلیمان خاصی گرم چائے پینے کا عادی تھا اس لیئے چائے کچھ
دیر گزرنے کے باوجود ابھی تک خاصی گرم تھی ۔دوسرے لمحے ٹامی کے
حلق سے چیخ نکلی ۔اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر نیچے گرا اور وہ
دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر لاشعوری طور پر پیچھے ہٹنے لگا تو دھڑام سے
پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا ۔اس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل
رہی تھیں ۔گرم چائے نے اس کی دونوں آنکھوں کا حشر کر دیا تھا ۔
چائے کی پیالی ٹامی کی آنکھوں میں ڈلتے ہی سلیمان نے انتہائی برق
رفتاری سے ایک طرف رکھا ہوا باورچی خانے کی صفائی کرنے والا کلینر
اٹھایا جس کے ساتھ فولادی راڈ لگا ہوا تھا ۔ٹامی اس دوران تقریباً اٹھ
کر بیٹھ گیا تھا لیکن ابھی تک وہ مسلسل آنکھیں مسل رہا تھا کہ
سلیمان نے پوری قوت سے فولادی راڈ اس کے سر پر دے مارا اور ٹامی
کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ نیچے گر کر تڑپنے لگا ۔سلیمان نے
ایک اور وار کر دیا اور اس بار ٹامی کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا ۔وہ بے
ہوش ہو چکا تھا ۔

"آدھی پیالی چائے کی مار تھا ۔لیکن غرا کیسے رہا تھا"...... سلیمان
نے کلینر واپس ایک طرف رکھتے ہوئے کہا ۔وہ پہلے اس کے جسم کو
پھلانگتا ہوا باہر راہداری میں آیا اور پھر اس نے جھک کر اس کا بازو پکڑا
اور اسے گھسیٹتا ہوا سٹنگ روم کی طرف لے گیا ۔سٹنگ روم میں لے
جا کر اس نے اسے چھوڑا اور سٹور کی طرف بڑھ گیا ۔جب وہ سٹور سے
باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا ایک گچھا موجود تھا ۔اس

نے رسی کا گچھا ایک طرف رکھا اور پھر اس نے فرش پر پڑے ہوئے اس
سانڈ نما ٹامی کو گھسیٹ کر ایک کرسی پر بٹھانے کی کوشش شروع کر
دی ۔کافی جدوجہد کے بعد آخر کار وہ اسے کرسی پر بٹھانے میں کامیاب
ہو گیا ۔لیکن ایک ہاتھ سے اس نے اس کے جسم کو سنبھالے رکھا تاکہ
وہ کرسی سے نہ گر جائے اور دوسرے ہاتھ سے اس نے جھک کر رسی کا
گچھا اٹھایا اور پھر جھٹکے دے کر کھولنا شروع کر دیا ۔تھوڑی سی جدوجہد
کے بعد وہ اسے اس رسی کی مدد سے کرسی پر اچھی طرح جکڑ چکا تھا ۔ٹامی
کی آنکھیں ابلی ہوئی سی نظر آ رہی تھیں ۔سلیمان نے پہلے تو کرسی کے
گرد اچھی طرح گھوم پھر کر چیک کیا کہ رسی مضبوطی سے بندھی ہوئی
ہے پھر وہ واپس باورچی خانے میں گیا اور اس نے وہاں سے سبزی کاٹنے
والا بڑا سا چاقو اور نمک کا ڈبہ اٹھایا اور واپس سٹنگ روم میں آ گیا ۔اس
نے چاقو اور ڈبہ ایک طرف رکھا اور پھر پوری قوت سے اس نے ٹامی
کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے ۔تقریباً آٹھویں تھپڑ پر ٹامی چیختا
ہوا ہوش میں آیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار دونوں بازو
اٹھا کر آنکھوں پر رکھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کے بازو کرسی
کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اس لیئے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا ۔پھر
اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھلنے لگیں ۔وہ اب کراہنے کے ساتھ ساتھ
مسلسل آنکھیں جھپک جھپک کر انہیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا
لیکن اس کی آنکھیں کھلنے میں ہی نہ آ رہی تھیں ۔سلیمان نے جب اس
کی حالت دیکھی تو وہ ایک بار پھر سٹنگ روم سے نکل کر باورچی خانے

کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جگ میں پانی بھرا اور پھر یہ جگ اٹھا کر وہ واپس سٹنگ روم میں آیا تو ٹامی کی آنکھیں معمولی سی کھل چکی تھیں۔ سلیمان نے جگ میں موجود پانی اس کی آنکھوں پر پھینک دیا اور تھوڑی دیر بعد ٹامی کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ سلیمان نے باقی پانی اس کے چہرے اور آنکھوں پر پھینکا اور پھر جگ کو ایک طرف رکھا اور پھر بڑے اطمینان سے ایک کرسی گھسیٹ کر وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ ٹامی پہلے تو چندھی چندھی آنکھوں سے سامنے بیٹھے ہوئے سلیمان کو دیکھتا رہا شاید وہ ابھی ذہنی طور پر پوری طرح سنبھلا نہ تھا پھر اچانک اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن باریک نائیلون کی رسی واقعی انتہائی مضبوطی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی اس لئے اس کی یہ کوشش ناکام ہو گئی۔

" تو تم نے مجھے ادنیٰ کہا تھا کیوں"...... سلیمان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چاقو کو اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم کمینے بدمعاش۔ کاش میں نے تمہیں اندر داخل ہوتے ہی ہلاک کر دیا ہوتا"...... ٹامی نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی انتہائی موٹے دماغ کا آدمی تھا کہ اسے اپنی اور سلیمان کی پوزیشن کا بھی احساس نہ تھا کہ وہ اسی طرح غصے میں بول رہا تھا جیسے وہ اب بھی غالب پوزیشن میں ہو۔

" تم نے اب مجھے کمینہ اور بدمعاش بھی کہہ دیا ہے۔ ٹھیک ہے

SCANNED BY JAMSHED

ابھی تمہیں میری کمینگی اور بدمعاشی کا ثبوت مل جائے گا لیکن ایک بات بتاؤ کہ تم عمران صاحب کی تصویر کیوں مانگ رہے تھے۔ کیا کرنا تھا تم نے اس کا"...... سلیمان نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس پر لعنت بھیجنی تھی۔ سنا تم نے۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ مجھے کھول دو میرے ساتھی باہر موجود ہیں وہ ابھی یہ سارا فلیٹ میزائلوں سے اڑا دیں گے"...... ٹامی نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

" جس کسی نے بھی تم جیسے آدمی کو صاحب کے خلاف ہائر کیا ہے وہ دنیا کا احمق ترین انسان ہے۔ احمق آدمی جب تک تم اندر ہو تمہارے آدمی کیسے اس فلیٹ کو میزائلوں سے اڑا سکتے ہیں اور اگر تمہارے ساتھی باہر ہوتے تو تم اندر داخل ہو کر خود ہی دروازہ بند کر کے اسے چٹخنی نہ لگاتے سمجھے اور اب دیکھنا تم کس طرح طوطے کی طرح بولتے ہو"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چاقو پوری قوت سے اس کی ران میں اتار دیا۔ سٹنگ روم ٹامی کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخ سے گونج اٹھا۔

" اوہ چیختے بھی ہو۔ لیکن یہ فلیٹ بڑی آباد جگہ میں ہے اور تمہاری چیخوں سے ہمسائے ڈسٹرب ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ پہلے میں تمہارے منہ پر ٹیپ لگا دوں"...... سلیمان نے جھٹکے سے چاقو باہر کھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی خون فوارے کی طرح زخم سے باہر نکلنے لگا۔

"چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو مجھے"....... ٹامی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی مسئلہ بن گیا۔ تمہارے اس گندے خون سے کمرہ بھی خراب ہو گا اور تمہاری چیخوں سے ہمسائے بھی ڈسٹرب ہوں گے۔ ٹھیک ہے تمہیں سپیشل روم میں لے جاتا ہوں وہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے وہاں تمہاری تکہ بوٹی اطمینان سے ہو سکتی ہے"....... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خون آلود چاقو ایک طرف رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے زور سے اس کرسی کو ایک طرف دھکیلا جس پر ٹامی بیٹھا ہوا تھا۔ چرچراہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے کرسی نیچے فرش پر گری اور دوسرے لمحے سلیمان بھی یکلخت چیختا ہوا اڑتا ہوا ایک طرف جا گرا کیونکہ کرسی ٹامی کے وزن کے ساتھ نیچے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی اور سلیمان نے ٹامی کو باندھتے ہوئے اس کے گھٹنوں پر رسیاں باندھی تھیں اور کرسی ٹوٹنے کی وجہ سے رسیاں ڈھیلی ہو کر اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور ٹامی کی دونوں ٹانگیں آزاد ہو گئی تھیں اس لئے اس نے نیچے گرتے ہی موقع سے فائدہ اٹھایا اور پوری قوت سے اپنے اوپر جھکتے ہوئے سلیمان کے پیٹ پر لات جما دی اور سلیمان چیختا ہوا اچھل کر کمرے کی عقبی دیوار سے ٹکرایا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اس کا سر دیوار سے اس طرح ٹکرایا تھا جیسے کہ اسے صرف اتنا احساس رہا کہ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر سیاہ چادر

SCANNED BY JAMSHED

سی پھیلتی چلی گئی اور پھر جس طرح سر پر چوٹ لگنے سے دھماکہ سا ہوتا ہے اس طرح اس کے ذہن کے اندر ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر پھیلی ہوئی چادر تیزی سے سمٹتی چلی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اور اسے ہوش آ گیا۔

"اب چیختے ہو۔ اس وقت تو قصائی بنے ہوئے تھے"....... ٹامی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سلیمان کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ پڑا اور سلیمان کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سر سرچ لائٹ کی طرح چاروں طرف گھوم گیا ہو۔

"اب بولو کہاں ہے تصویر بولو"....... ٹامی نے چیختے ہوئے کہا اور اس وقت سلیمان کو پہلی بار سچوئشن کا شعور پیدا ہوا۔ اس نے دیکھا کہ وہ سٹنگ روم میں کرسی پر اسی رسی سے بندھا بیٹھا ہوا تھا لیکن ٹامی نے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھے تھے اور ساتھ ہی پیر باندھ دیئے تھے جب کہ باقی جسم رسیوں کی گرفت سے آزاد تھا۔ جب کہ ٹامی سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہی چاقو تھا جو سلیمان نے پکڑ رکھا تھا۔ اس پر اس کا خون بھی اسی طرح لگا ہوا تھا۔ البتہ ٹامی کی ران پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔

"بولو کہاں ہے تصویر بولو۔ ورنہ"......... ٹامی نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چاقو کی نوک سلیمان کی گردن پر رکھ کر اسے دبا دیا۔ اور سلیمان کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا چاقو اس کے

SCANNED BY JAMSHED

گلے میں اتر گیا ہو۔ پھر تکلیف کی شدت سے اس کے منہ سے چیخ سی نکل گئی۔

"بولو ورنہ"....... ثامی نے اور زیادہ دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ایک ایک تصویر ہے۔ لیکن وہ تمہیں نہیں مل سکے گی۔ وہ خفیہ الماری میں ہے اور یہ الماری صرف میرے ہاتھ کے دباؤ سے کھلتی ہے"....... سلیمان نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ الماری"....... ثامی نے کہا۔

"عمران صاحب کے بیڈ روم میں دیوار میں ہے"....... سلیمان نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ بیڈ روم"....... ثامی نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر سلیمان کے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کے ایک لٹکتے ہوئے سرے کو ایک ہاتھ سے کھینچا تو رسی کھل گئی اور سلیمان کے پیر آزاد ہو گئے۔

"چلو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"....... ثامی نے سیدھے ہوتے ہوئے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف چل پڑا۔ ثامی اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں عمران کے بیڈ روم میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ ہے الماری"....... سلیمان نے گردن کے اشارے سے ایک دیوار میں نصب فولادی الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ثامی سر ہلاتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے قریب جا کر الماری

کی ساخت کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن الماری واقعی ایسی تھی کہ اس کے باہر معمولی سی جھری تک نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے پوری فولادی پلیٹ کی بنی ہوئی ہو۔

"یہ کیسی الماری ہے۔ نہ اس میں چابی کا سوراخ ہے نہ کوئی ہینڈل ہے"....... ثامی نے مڑ کر سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اس نے زندگی میں پہلے کبھی اس ساخت کی الماریاں نہ دیکھی تھیں۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ خصوصی ساخت کی الماری ہے جب تک اس کے ایک مخصوص حصے پر میں ہاتھ نہ رکھوں گا یہ نہیں کھلے گی چاہے تم اس پر ایٹم بم کیوں نہ مار دو یہ بند ہی رہے گی"....... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے چلو کھولو الماری"....... ثامی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مڑ کر وہ سلیمان کے عقب میں آیا اور اس نے اس کے بازو کھول دیئے۔ سلیمان نے پہلے تو دونوں کلائیاں مسلیں اور پھر اچانک اس نے چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کمرے کے کھلے دروازے سے باہر جا کھڑا ہوا۔ ثامی کے شاید ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ سلیمان ایسا بھی کر سکتا ہے اس لئے وہ حیرت سے منہ پھاڑے کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ سلیمان نے یہ سارا چکر چلایا ہی اس لئے تھا کہ ثامی اس کے ہاتھ کھول دے ورنہ اس الماری کو صرف ایک مخصوص آلے سے نکلنے والی ریز سے ہی کھولا جا سکتا تھا اور وہ آلہ سپیشل

روم میں تھا۔ باہر نکلتے ہی سلیمان نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کیا اور پھر دوڑتا ہوا وہ سپیشل روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اسے اپنے عقب میں ٹامی کے چیخنے اور دروازے پر ہونے والے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں لیکن سلیمان کے قدم نہ رکے اور وہ چند لمحوں میں سپیشل روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں رکھا ہوا ایک چھوٹا سا چوڑی نال کا پسٹل اٹھایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا سپیشل روم سے باہر نکلا۔ اسی لمحے اسے بیڈ روم کا دروازہ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح ٹامی بیڈ روم سے باہر نکلا۔ اس کے منہ سے مسلسل گالیاں نکل رہی تھیں لیکن جیسے ہی وہ راہداری میں آیا۔ سلیمان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ کرچ کی آواز کے ساتھ ہی پسٹل کی چوڑی نال کے دہانے سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکلیں اور سلیمان کی طرف بڑھتا ہوا ٹامی ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں ان شعاعوں کے گھیرے میں آیا اور دوسرے لمحے جس طرح خالی ہوتا ہوا بورا گرتا ہے اس طرح وہ وہیں راہداری میں ڈھیر ہوتا چلا گیا سلیمان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اب تم سے پوچھوں گا کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ بہت گالیاں دے لی ہیں تم نے مجھے"...... سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہ ریز پسٹل واپس

SCANNED BY JAMSHED

الماری میں رکھا اور پھر واپس آکر اس نے فرش پر پڑے ٹامی کا بازو پکڑا بازو اس طرح ڈھیلا ہو رہا تھا جیسے ٹامی بے ہوش ہو لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں شعور اور حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ سلیمان ٹامی کو بازو سے پکڑے گھسیٹتا ہوا سپیشل روم میں لے گیا اور پھر اس نے سپیشل روم کے ایک کونے پر موجود فولادی کرسی پر اس ڈھیلے ڈھالے ٹامی کو گھسیٹ کر بڑی مشکل سے بٹھایا اور دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں موجود ایک سرخ رنگ کے بٹن کو دبا دیا کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز کرسی کے ایک بازو سے نکل کر دوسرے بازو میں غائب ہو گئے اور ٹامی کا بھاری جسم ان راڈز میں پھنس کر رہ گیا۔ سلیمان نے ایک الماری کھولی اور اس میں رکھے ہوئے ایک ڈبے کو کھول کر اس میں سے ایک چھوٹی سی بوتل اٹھائی اور ٹامی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل ٹامی کی کرسی کے ساتھ رکھی ہوئی تپائی پر رکھی اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دروازے سے باہر نکل کر وہ سٹنگ روم میں آیا جہاں وہ چاقو اور نمک کا ڈبہ پڑا ہوا تھا۔ اس نے وہ چاقو اور ڈبہ اٹھایا اور واپس سپیشل روم میں پہنچ کر اس نے چاقو اور ڈبہ بھی اسی تپائی پر رکھ دیا جس پر ڈبہ میں سے نکلی ہوئی شیشی رکھی ہوئی تھی۔ وہ اس طرح سامان اکٹھا کرتا پھر رہا تھا جیسے کوئی شعبدہ باز اپنے شعبدے دکھانے سے پہلے اپنا سامان سیٹ کر کے رکھتا ہے۔ پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا اس نے دروازہ بند کیا اور اس کے بعد اس نے سوئچ بورڈ کی سائیڈ پر لگے ہوئے

SCANNED BY JAMSHED

دو بٹنوں کو پریس کیا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ایک فولادی چادر دروازے پر گر گئی۔

"اب تمہاری چیخیں ہمسایوں کو ڈسٹرب نہیں کریں گی"۔ سلیمان نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر اس نے ٹامی کی کرسی کے سامنے رکھی اور اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے کسی بچے کو دلچسپ کھیل کھیلنے کی پوری آزادی مل گئی ہو۔ اس نے میز پر رکھی ہوئی وہ بوتل اٹھائی اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ ٹامی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اس پر ڈھکن لگایا اور شیشی واپس تپائی پر رکھ کر اس نے چاقو اٹھا لیا۔ اسی لمحے ٹامی کے جسم میں حرکت کے تاثرات پیدا ہوئے اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکلخت تن سا گیا۔ وہ اب ٹھیک ہو چکا تھا۔

"تم تو میرے تصور سے بھی زیادہ چالاک اور عیار آدمی ہو جب کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ فلیٹ پر اس وقت صرف عمران کا باورچی موجود ہے لیکن تم تو باورچی نہیں لگتے"....... ٹامی نے ٹھیک ہوتے ہی ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"اصل کمال تو میرا ہے ٹامی۔ نام البتہ عمران صاحب کا مشہور ہو جاتا ہے۔ یہ میرے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال کا ہی کمال ہے کہ آج عمران صاحب پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ اس سے تم میرے متعلق خود اندازہ کر سکتے ہو کہ مجھ میں کتنی صلاحیتیں ہوں گی"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب تم مجھے چھوڑ دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا"....... ٹامی نے جواب دیا۔ شاید اب اسے بھی عقل آ گئی تھی کہ اب وہ مکمل طور پر سلیمان کے رحم و کرم پر ہے اور سلیمان نے جس سرد مہری سے پہلے اس کی ران میں چاقو گھونپ دیا تھا یہ بات بھی اس کے ذہن میں تھی۔

"چھوڑ دوں گا۔ میں نے تمہارا اچار تو نہیں ڈالنا لیکن پہلے تم بتاؤ گے کہ تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے اور تمہیں تصویر کیوں چاہئے تھی"....... سلیمان نے کہا۔

"مجھے ایک آدمی نے ایک ہزار روپے دے کر یہاں بھیجا تھا کہ عمران کے باورچی سے جا کر عمران کی تصویر لے آؤ اور میں یہاں آ گیا۔ میں تو اس آدمی کو جانتا بھی نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ جب میں تصویر لے آؤں گا تو وہ کوئی آدمی بھیج کر مجھے ایک ہزار روپے دے گا اور تصویر مجھ سے لے لے گا"....... ٹامی نے جواب دیا۔

"تو اب تم نے خود بھی عیار اور چالاک بننے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ بولو کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں"....... سلیمان نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹامی منہ کھولتا۔ سلیمان نے چاقو ایک بار پھر اس کی اسی ران میں مار دیا جس میں پہلے بھی زخم موجود تھا اور کمرہ ٹامی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور اس کا جسم راڈز کے اندر پھڑکنے لگا۔

"اب جس قدر جی چاہے بلند آواز میں چیخو۔ اب ہمسائے ڈسٹرب نہ

ہوں گے"....... سلیمان نے کہا اور چاقو واپس کھینچ کر اس نے اسے
ایک طرف رکھا اور ایک بار پھر اٹھ کر وہ اسی الماری کی طرف بڑھ گیا
جس میں سے اس نے وہ شیشی اٹھائی تھی۔ اس نے الماری میں سے
پانی کی بھری ہوئی دو بوتلیں اٹھائیں اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔
ٹامی کے زخم سے ایک بار پھر خون فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا اور وہ
مسلسل چیخے چلا جارہا تھا۔

"سانڈ کی طرح پلے ہوئے ہو اس لئے تھوڑا سا خون نکلنے سے تمہیں
کوئی فرق نہیں پڑے گا"....... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے پانی کی بوتل کا ڈھکنا کھولا اور پانی کی دھار زخم پر ڈالنی شروع کر دی
جیسے جیسے زخم پر پانی پڑتا گیا۔ خون نکلنا بند ہونے لگا اور اس کے ساتھ
ساتھ ٹامی کے حلق سے نکلنے والی چیخیں بھی آہستہ ہوتی چلی گئیں۔ چند
لمحوں بعد خون نکلنا بند ہو گیا اور ٹامی نے بھی کراہنا شروع کر دیا۔

"مم۔ مم مجھے پانی دو"....... ٹامی نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی بار پلواؤں گا"....... سلیمان نے جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے نمک والا ڈبہ اٹھا لیا۔

"اس میں نمک ہے اور اب یہ نمک میں تمہارے اس زخم پر
چھڑکوں گا۔ پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ سلیمان کو گالیاں دینا کس قدر
مہنگا پڑتا ہے"....... سلیمان نے ڈبے کا ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسا مت کرو۔ مت کرو ایسا"....... ٹامی نے اس بار
خوف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا وہ اب واقعی سلیمان کی سرد مہری اور

SCANNED BY JAMSHED

زخم پر پڑنے والے نمک سے پیش آنے والی تکلیف کے تصور سے بے
حد خوفزدہ نظر آرہا تھا۔

"تو پھر بتا دو کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے یہاں اور کیوں۔ سچ بولنا
کیونکہ مجھے سچ اور جھوٹ کو پرکھنا آتا ہے اور اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر
تمہارے پورے جسم پر زخم ڈال کر ان پر نمک چھڑک دوں گا"۔
سلیمان نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا
ہوں"....... ٹامی نے کہا۔

"وعدہ"....... سلیمان نے کہا۔

"میں انتھونی کا ملازم ہوں۔ سن شائن ہوٹل کے مالک انتھونی کا۔
وہ انتھونی جو پاکیشیا کا سب سے بڑا بدمعاش ہے اور جس کا نام سنتے ہی
بڑے بڑے بدمعاش خوف سے کانپنے لگ جاتے ہیں۔ اس نے مجھے
بھیجا تھا کہ میں تمہیں بے ہوش کر کے یہاں کی تلاشی لے کر عمران کی
تصویر لے آؤں۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ عمران کے فلیٹ کی نگرانی کی
جا رہی ہے لیکن عمران نہ ہی فلیٹ میں موجود ہے اور نہ ہی آیا ہے۔
انتھونی کو کسی نے عمران کے قتل کا کام دیا ہے۔ انتھونی ایسے کاموں
میں بے پناہ ماہر ہے لیکن وہ یا اس کا کوئی آدمی عمران کو پہچانتا نہیں
ہے اس لئے اس نے مجھے تصویر لینے کے لئے بھیجا تھا"....... ٹامی نے
اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر چل پڑتا ہے۔

"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم سچ بول رہے ہو"....... سلیمان

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں سچ بول رہا ہوں بالکل سچ"....... ٹامی نے جواب دیا۔

"مجھے اس کا ثبوت چاہئے۔ ورنہ میں جس طرح اس چاقو سے سبزی کاٹنے کا ماہر ہوں۔ اسی طرح اس چاقو سے تمہارا اگلا بھی انتہائی مہارت سے کاٹ سکتا ہوں اور یہاں برقی بھٹی بھی موجود ہے جہاں تمہاری لاش صرف چند لمحوں میں راکھ بن جائے گی اور پھر کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ ٹامی نام کا آدمی اچانک کہاں غائب ہو گیا"....... سلیمان نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مم میں سچ کہہ رہا ہوں بالکل سچ"....... ٹامی نے جواب دیا۔

"ایک صورت میں مجھے یقین آسکتا ہے کہ تم انتھونی کو فون کرو اور اسے کہو کہ تم نے فلیٹ میں داخل ہو کر مجھے یعنی عمران کے باورچی کو بے ہوش کر دیا ہے لیکن یہاں کسی قسم کی کوئی تصویر نہیں ہے۔ بولو میرے سامنے بات کرو گے یا پھر میں اپنا کام شروع کروں"۔ سلیمان نے کہا۔

"مم۔ مم میں بات کرتا ہوں"....... ٹامی نے کہا تو سلیمان نے ایک طرف رکھا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اس کا لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"کیا نمبر ہے سن شائن ہوٹل کا"....... سلیمان نے پوچھا۔

"انتھونی کا اپنا خصوصی نمبر بھی ہے وہ ڈائل کرو"....... ٹامی نے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا۔ سلیمان نے وہ نمبر پریس کیا اور فون

SCANNED BY JAMSHED

پیس ٹامی کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس انتھونی بول رہا ہوں"....... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ٹامی بول رہا ہوں باس عمران کے فلیٹ سے"....... ٹامی نے کہا۔

"ارے ہاں مجھے ابھی ٹاکسن نے رپورٹ دی ہے کہ تم کافی دیر سے فلیٹ پر گئے ہو لیکن پھر تمہاری واپسی نہیں ہوئی۔ کیا کر رہے ہو وہاں"....... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"باس میں نے فلیٹ میں داخل ہو کر اس عمران کے باورچی کو بے ہوش کر دیا اور پھر میں نے باس اس عمران کی تصویر کی تلاش میں پورے فلیٹ کی تلاشی لی ہے لیکن پورے فلیٹ میں کسی قسم کی کوئی تصویر ہی موجود نہیں ہے"....... ٹامی نے کہا۔

"تو اس باورچی کو ہوش میں لا کر اس سے اس کا حلیہ پوچھ لو۔ اس سے بھی کام چل جائے گا۔ یہ عمران سیکرٹ ایجنٹ ہے اور ایسے لوگ تصویر وغیرہ نہیں رکھا کرتے۔ مجھے پہلے خیال نہیں آیا ورنہ میں تمہیں بھیجتا ہی ناں"....... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"....... ٹامی نے کہا۔

"جلدی حلیہ معلوم کر کے واپس آؤ اور سنو واپس آتے ہوئے اس باورچی کو گولی مار دینا اور فلیٹ کی حالت ایسی کر دینا کہ دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ فلیٹ پر ڈاکہ پڑا ہے۔ فلیٹ کے سامنے سڑک پر ایک ریستوران ہے وہاں جانسن موجود ہے اسے حلیہ بتا کر تم ہوٹل واپس

آجانا"....... دوسری طرف سے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا گیا۔

"یس باس"....... ٹامی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا سلیمان نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا ہے کہ میں سچ بول رہا ہوں"....... ٹامی نے کہا۔

"ہاں"....... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوئچ بورڈ کے بٹن پریس کر کے دروازے پر آنے والی فولادی چادر غائب کی اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آگیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور سیدھا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود ہے۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سلیمان بول رہا ہوں صاحب ہیں یہاں"....... سلیمان نے کہا۔

"نہیں کیوں خیریت"....... دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اصل آواز میں کہا تو سلیمان نے مختصر طور پر اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری گڈ سلیمان تم نے تو کمال کر دیا۔ ویری گڈ۔ عمران صاحب رانا ہاؤس میں موجود ہیں۔ تم انہیں فون کر کے تفصیل بتا دو شاید وہ تمہیں کوئی خصوصی ہدایات دیں"۔ دوسری طرف سے بلیک

SCANNED BY JAMSHED

زیرو نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو سلیمان کا چہرہ چمک اٹھا۔

"شکریہ طاہر صاحب۔ ویسے یہ کام ہے بڑا دلچسپ مجھے تو آج ہی احساس ہوا ہے۔ میں تو خواہ مخواہ ہانڈی چولہے کے چکر میں پڑا رہا"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور سلیمان نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

SCANNED BY JAMSHED

رانا ہاؤس کے بلیک روم میں جس کرسی پر پہلے ماسٹر پنٹو جکڑا ہوا بیٹھا رہا تھا اب وہاں ایک اور آدمی راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ جوانا اسی طرح عمران کے عقب میں کھڑا تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی آرتھر تھا جس نے ماسٹر پنٹو کے آدمی سے مارٹی کو ہلاک کرایا تھا اور جسے ماسٹر پنٹو لڑکوں کو تیار کر کے بھجواتا تھا۔

"تم نے یہ تو بتا دیا ہے آرتھر کہ یہاں پاکیشیا میں پہلے اس گینگ کا سربراہ مکاف اور شیر گل تھا پھر ایشیائی چیف کے حکم پر مکاف اس کے ساتھی چیری اور شیر گل کو ختم کر دیا گیا اور گینگ کا مقامی سربراہ ڈکسن بن گیا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ ساری تفصیل مجھے خود ڈکسن نے بتائی تھی ورنہ مجھے تو

صرف ایشیائی چیف نے فون پر اتنی اطلاع دی تھی کہ اب چیف ڈکسن ہوگا"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ڈکسن کہاں ہے۔ یہ تم نے نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں وہ چیف ہے۔ میں تو تمہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہی بتا سکتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔ اس نے کاندھے پر ایک آدمی کو لادا ہوا تھا۔

"اسے صدیقی لے آیا ہے"...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے بھی آرتھر کے ساتھ والی کرسی پر بٹھا دو"...... عمران نے کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو آرتھر کے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا۔ اور پھر آرتھر کی طرح اسے بھی راڈز میں جکڑ دیا۔

"اسے جانتے ہو"...... عمران نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں میں تو اسے پہلی بار دیکھ رہا ہوں"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صدیقی موجود ہے جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"اسے یہیں لے آؤ"....... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی اندر داخل ہوا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو صدیقی"....... عمران نے اپنے ساتھ موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور صدیقی اثبات میں سر ہلاتا ہوا ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈکسن یہی ہے"....... عمران نے صدیقی سے پوچھا۔

"نہیں اس کا نام راجر ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں چھ مسلح افراد اور چار عملے کے آدمی تھے۔ یہی ان کا انچارج تھا۔ باقی تو مقابلے میں ختم ہو گئے۔ اسے ہم ساتھ لے آئے ہیں۔ ویسے میں نے اس سے وہیں پوچھ گچھ کی تھی تو اس نے اپنا نام راجر بتایا تھا اور بقول اس کے ڈکسن ایکریمیا چلا گیا ہے لیکن اسے اس کا پتہ معلوم نہیں ہے"....... صدیقی نے جواب دیا۔

"اسے کس طرح بے ہوش کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"عام انداز میں چوٹ مار کر بے ہوش کیا ہے"....... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا اسے ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے عقب میں کھڑے جوانا سے کہا اور جوانا خاموشی سے سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے راجر کا ناک اور منہ اپنے بڑے سے ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب راجر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف پیچھے

ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد راجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام راجر ہے اور تم ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہو"....... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ مم۔ مم میں کہاں ہوں"....... راجر نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"میری بات چھوڑو میں خدائی فوجدار ہوں اپنی بات کرو"۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم مم تو ملازم ہوں۔ میرا کسی جرم کوئی تعلق نہیں ہے"۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تمہارا چیف کون تھا اور اب کون ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"پہلے مکاف تھا اور اب ڈکسن ہے۔ ڈکسن ایکریمیا چلا گیا ہے"....... راجر نے جواب دیا۔

"کب گیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ایک روز پہلے کی بات ہے۔ اس نے مجھے اچانک اپنے دفتر میں بلایا اور کہا کہ وہ ایک ایمرجنسی کے سلسلے میں فوری طور پر ایکریمیا جا رہا ہے اور بس۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر چلا گیا"....... راجر نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ بتاؤ"....... عمران نے کہا تو راجر نے وہی حلیہ بتا دیا جو اس سے پہلے آرتھر بتا چکا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"جس ہیڈ کوارٹر کا انچارج شیر گل تھا وہ کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ویسے ڈکسن پہلے شیر گل کا اسسٹنٹ تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ شیر گل کی موت کے بعد اس ہیڈ کوارٹر کو ختم کر دیا گیا ہے اس لئے ڈکسن یہاں شفٹ ہو گیا تھا"....... راجر نے جواب دیا۔

"آرتھر کو جانتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ آرتھر ہے"....... راجر نے آرتھر کی طرف آنکھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو کہنا ہے کہ وہ بچوں کو تمہارے ہیڈ کوارٹر بھیجتا تھا۔ پھر تم انہیں کہاں بھیجتے تھے"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں یہ غلط کہہ رہا ہے۔ یہ ہمارے پاس نہیں بھیجتا تھا یہ بچوں کو براہ راست شیر گل کے پاس بھیجتا تھا۔ پھر شیر گل مکاف کو وہاں بلواتا تھا اور مکاف ان کی چیکنگ کرتا تھا کہ وہ درست ہیں یا نہیں جب وہ اوکے کہہ دیتا تھا تو پھر شیر گل ان کے باہر بھجوانے کا انتظامات کراتا تھا"....... راجر نے جواب دیا۔

"نہیں یہ غلط کہہ رہا ہے میں بچوں کو مع کاغذات کے مکاف کے پاس بھجوایا کرتا تھا۔ مجھے شیر گل والے ہیڈ کوارٹر کا تو علم تک نہیں"....... آرتھر نے جلدی سے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی خاموش رہو آرتھر مجھے راجر سے بات کرنے دو"۔ عمران نے آرتھر سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا تو آرتھر ہونٹ بھینچ کر

خاموش ہو گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر اب شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے جب کہ اس سے پہلے وہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"بچے تو شیر گل کے دفتر پہنچ جاتے تھے پھر تمہارا ہیڈ کوارٹر کیا کرتا تھا"....... عمران نے دوبارہ راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے ایک خفیہ ٹریول ایجنسی قائم کی ہوئی ہے۔ ہم ان بچوں کو ساتھ لے جانے والے افراد کے کاغذات تیار کیا کرتے تھے"۔ راجر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پورا سیٹ اپ بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

"ہم اس خفیہ ایجنسی کے تحت ایسے افراد کو تلاش کرتے تھے جو گریٹ لینڈ جانے کی خواہش رکھتے تھے۔ ہم ان کو ایسے جعلی کاغذات تیار کر دیتے تھے جن سے وہ آسانی سے گریٹ لینڈ پہنچ جاتے تھے لیکن ان کی تصویروں کا ایک سیٹ ہم اپنے پاس رکھ لیتے تھے اور پھر ہمارے آدمی ان کے میک اپ میں اور ان کے کوائف کے مطابق اصل کاغذات پر ان بچوں کو ساتھ لے کر گریٹ لینڈ پہنچ جاتے تھے اس کے بعد وہ لوگ وہاں سے اپنے اصل کاغذات پر واپس آجاتے تھے"۔ راجر نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی ہیں۔ ان کے پورے کوائف بتاؤ"....... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے صدیقی اور چوہان کے سامنے جو خیال پیش کیا تھا۔ راجر نے لفظ بلفظ اس کی تصدیق کر دی تھی۔

SCANNED BY JAMSHED

"پچاس آدمی ہیں جو ہمارے ساتھ منسلک ہیں"....... راجر نے جواب دیا۔

"ان کے کوائف"....... عمران نے پوچھا۔

"ڈکسن کو معلوم ہوں گے کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ فائل ہوتی ہے۔ پہلے مکاف کی ذاتی تحویل میں رہتی تھی اور اب ڈکسن کی تحویل میں ہے اور وہ اس فائل کو ہیڈ کوارٹر میں نہیں رکھتا"....... راجر نے جواب دیا۔

"صدیقی تم نے اس ہیڈ کوارٹر کی تلاشی لی تھی"....... عمران نے پوچھا۔

"ہاں مکمل تلاشی لی تھی لیکن وہاں سے ایسی کوئی فائل دستیاب نہیں ہوئی"....... صدیقی نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں تو آرتھر اب تم بتاؤ تم نے جھوٹ کیوں بولا تھا۔ تمہارے ساتھ میرا یہی معاہدہ ہوا تھا کہ اگر تم جھوٹ نہ بولو گے تو تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوگی اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں انگلی تک نہیں لگائی گئی۔ ورنہ اب تک تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ چکی ہوتی"....... عمران نے اس بار آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئی ایم سوری میں نے واقعی جھوٹ بولا تھا۔ دراصل مجھے یقین تھا کہ تمہارے آدمی ڈکسن کے ہیڈ کوارٹر کو کسی صورت بھی ٹریس نہ کر سکیں گے کیونکہ جو پتہ بتایا جاتا ہے وہ عام سا پتہ ہے۔ ایک کاروباری

دفتر کا۔ اس لئے میں نے شیر گل کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہ بتایا تھا"....... آرتھر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری بات قابل قبول ہے۔ تم نے جو پتہ بتایا تھا وہ واقعی ایک عام سے دفتر کا تھا لیکن تمہیں شاید یہ معلوم نہ تھا کہ ایسے پتوں کے پیچھے جو خفیہ پتے رکھے جاتے ہیں انہیں ٹریس کر لینا ہمارے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ یہ ہمارے لئے عام سی بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرا ساتھی صدیقی اپنے ساتھیوں سمیت درست پتے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے نتیجے میں یہ راجر یہاں موجود ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب واقعی مجھے یقین آگیا ہے کہ تم لوگ ایسا کر سکتے ہو"۔ آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک پتہ بتا دیا۔

"یہ عام پتہ ہے یا"....... عمران نے کہا۔

"نہیں یہ اصل پتہ ہے"....... آرتھر نے جواب دیا۔

"صدیقی اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور وہاں کا جو بھی انچارج ہو اسے بھی لے آؤ اور وہاں کی مکمل تلاشی بھی لینا۔ لیکن یہ کام جلد از جلد ہونا چاہئے"....... عمران نے صدیقی سے کہا۔

"آپ کا خیال ہے کہ ڈکسن وہاں چھپا ہوا ہوگا"....... صدیقی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ صدیقی کے ساتھ ہی بلیک روم سے

SCANNED BY JAMSHED

باہر آگیا جب کہ جوانا وہیں بلیک روم میں رہ گیا تھا۔ جوزف اپنے کمرے میں تھا اس کی عادت تھی کہ وہ اپنے کمرے میں ہی رہتا تھا اور صرف عمران کے طلب کرنے پر ہی آتا تھا کیونکہ رانا ہاؤس کے حفاظتی انتظامات کا آپریشنل سیٹ اسی کے کمرے میں نصب تھا۔ چونکہ اس وقت آٹو میٹک حفاظتی سسٹم آن نہ تھا اس لئے جوزف کو چیکنگ کے لئے اس کمرے میں رہنا پڑتا تھا۔ جب صدیقی اپنی کار میں رانا ہاؤس سے باہر چلا گیا تو عمران نے سٹنگ روم میں جا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر رانا ہاؤس سے"....... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ ابھی تک رانا ہاؤس میں ہیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے بھی اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس بار واقعی ایسے کیس سے واسطہ پڑ گیا ہے کہ مجھے کسی شاطر کی طرح بس رانا ہاؤس میں بیٹھ کر شطرنج کے مہرے چلانے پڑ رہے ہیں تم نے ابھی تک رپورٹ نہیں دی فارن ایجنٹ مالکم کے بارے میں"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مالکم نے ابھی تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی۔ ویسے میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ جب تک حتمی معلومات نہ مل جائیں وہ مجھے کال نہ کرے"....... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کال کر کے کہہ دو کہ وہ اب کام نہ کرے۔ کیونکہ ان لوگوں کا جو طریقہ کار سامنے آیا ہے اس کے مطابق نہ ہی یہاں ایئر پورٹ کے ریکارڈ سے کوئی کلیو مل سکتا ہے اور نہ گریٹ لینڈ سے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے راجر کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"حیرت انگیز انداز میں کام کر رہے ہیں یہ لوگ"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں انتہائی منظم انداز ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ اس گروپ کا مقامی چیف ڈکسن غائب ہے اور اب تک یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ کل ایکریمیا چلا گیا ہے لیکن مجھے یقین نہیں آرہا۔ تم ایسا کرو صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی لگا دو تاکہ وہ ایئر پورٹ اور چارٹرڈ کمپنی دونوں جگہوں پر گذشتہ ایک ہفتے کا اور خاص طور پر کل کا ریکارڈ چیک کریں تاکہ حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ کیا واقعی ڈکسن جا چکا ہے یا یہیں موجود ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا کوائف ہیں اس ڈکسن کے"....... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس کا نام اور حلیہ معلوم ہے۔ ریکارڈ میں کاغذات کی نقول رکھی جاتی ہیں۔ ان میں لامحالہ تصویر بھی ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے نام اس نے بدل لیا ہو۔ اس لئے میں حلیہ بتا دیتا ہوں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کو کہہ دینا کہ وہ نام کے ساتھ ساتھ حلیے کے مطابق تصویر بھی چیک کریں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈکسن کا حلیہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی چیک کراتا ہوں"....... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میں ابھی رانا ہاؤس میں ہی ہوں ۔ مجھے یہیں رپورٹ دے دینا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب جس عمارت کا پتہ بتایا گیا ہے وہ عمارت تو موجود ہے لیکن وہ مکمل طور پر خالی ہے ۔ وہاں نہ ہی کوئی آدمی ہے اور نہ ہی کاغذ کا کوئی پرزہ ۔ حتیٰ کہ چوکیدار تک موجود نہیں ہے ۔ البتہ فون موجود ہے اور کام کر رہا ہے ۔ میں اسی فون سے آپ کو کال کر رہا ہوں"....... صدیقی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسے ہنگامی طور پر خالی کیا گیا ہے ۔ او کے ٹھیک ہے ۔ اب تم لوگ واپس چلے جاؤ۔ میں نے چیف کو کہہ دیا ہے کہ وہ ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کرے کہ کیا واقعی ڈکسن ایکریمیا گیا ہے یا نہیں ۔ اگر وہ ایکریمیا چلا گیا ہے تو پھر اسے وہاں تلاش کیا جائے گا اور اگر نہیں گیا تو پھر میں آپ سب کے ساتھ مل کر اسے یہاں پاکیشیا میں تلاش کروں گا۔ اب جب تک ڈکسن ہاتھ نہ آئے بات آگے نہیں بڑھ سکتی"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ویسے ہم اپنے طور پر اس کی تلاش

SCANNED BY JAMSHED

شروع کر دیتے ہیں"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"....... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس کیا رپورٹ ہے طاہر"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ڈکسن نام کے تو چار آدمی کل ایکریمیا گئے ہیں لیکن ان کی تصاویر آپ کے بتائے ہوئے حلیوں سے مختلف ہیں اور جب مجھے صفدر نے رپورٹ دی تو میں نے ان کوائف کے مطابق اسے ان کے اصل آفسز سے چیکنگ کا کہہ دیا۔ چار افراد گئے تھے ۔ ان چاروں کو چیک کیا گیا ہے ۔ وہ چاروں اصل ڈکسن ہیں اور چاروں کاروباری افراد ہیں اور چاروں کے حلیے ان کی تصاویر کے مطابق درست ہیں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مطلوبہ ڈکسن یہیں چھپا ہوا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس چیکنگ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے"....... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"او کے تم ایسا کرو تمام ممبرز کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ اس ڈکسن کے

SCANNED BY JAMSHED

حلیے کو سامنے رکھ کر اس کی تلاش شروع کر دیں۔ شاید کوئی کلیو مل جائے"....... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے کوشش تو بہر حال جاری رہنی چاہئے"....... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھا اور اٹھ کر دوبارہ بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے بلیک روم میں داخل ہوتے ہی جوانا جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اٹھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اور عمران کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ آرتھر اور راجر دونوں کرسیوں میں جکڑے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے۔

"ڈکسن ایکریمیا نہیں گیا۔ وہ یہیں چھپا ہوا ہے اور اب تم دونوں نے مجھے کوئی ایسا کلیو دینا ہے کہ میں اسے تلاش کر سکوں"۔ عمران نے آرتھر اور راجر سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ ایکریمیا گیا ہے یا نہیں۔ یہ بات تو راجر نے بتائی ہے اور اسے ہی معلوم ہو سکتا ہے"....... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے بتا دیا ہے"....... راجر نے جواب دیا۔

"وہ یہاں چھپا ہوا ہے۔ اس لئے یہ بات تم نے بتائی ہے راجر کہ وہ کہاں چھپ سکتا ہے"....... عمران نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ پہلے تو شیر گل کے پاس رہتا تھا۔ وہ تو مکاف کی موت کے بعد ہمارے ہیڈ کوارٹر آیا تھا اس سے پہلے تو

میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا تھا"....... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ"....... عمران نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔ راجر کے لہجے سے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ راجر درست کہہ رہا ہے اور ڈکسن جب تک ہاتھ نہ آتا اس وقت تک اس کیس کے بارے میں حتمی پیشرفت نہ ہو سکتی تھی اور اب جب کہ راجر والا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو چکا ہے۔ اب تو عمران کے خیال کے مطابق ڈکسن کی فوری دستیابی ضروری تھی۔ ورنہ وہ کسی بھی میک اپ میں اور جعلی کاغذات کے ساتھ خاموشی سے ملک سے باہر جا سکتا تھا اور جب تک ڈکسن ہاتھ نہ آتا۔ نہ ہی اس ناقابل معافی جرم کے مرتکب ہونے والے یہاں کے اصل افراد سامنے آسکتے تھے اور نہ ہی گریٹ لینڈ میں ان کی گرفتاری ہو سکتی تھی اور عمران اب سب کچھ سامنے آجانے کے بعد یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ پاکیشیا کے معصوم بچوں کو اس طرح اغوا کر کے گریٹ لینڈ کی لیبارٹریوں میں تجرباتی حربوں کے طور پر استعمال کیا جائے لیکن اب صورتحال یہ تھی کہ ڈکسن غائب تھا اور اس کی تلاش کے لئے کوئی کلیو اس کے پاس نہ تھا۔ وہ ذہنی طور پر اس وقت بری طرح الجھ سا گیا تھا۔

"ہمیں تو رہا کر دو۔ ہمیں کب تک اس طرح جکڑ کر بٹھائے رکھو گے"....... آرتھر نے اچانک کہا تو عمران چونک پڑا۔

"جب تک ڈکسن نہیں مل جاتا تمہیں اسی حالت میں رہنا ہو گا یا

SCANNED BY JAMSHED

دوسری صورت یہ ہے کہ تم مجھے اس کی تلاش کے لئے کوئی کلیو دے دو"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم پہلے بتا دیتے"...... آرتھر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ جوزف کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"سلیمان کی کال ہے باس"...... جوزف نے قریب آکر فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کی"...... عمران نے چونک کر کہا۔ اس کی پیشانی پر موجود شکنوں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا کیونکہ سلیمان بغیر کسی اشد ضرورت کے اسے کال نہ کرتا تھا۔

"یس عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے بٹن دبا کر فون پیس کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں صاحب فلیٹ سے۔ یہاں میں نے بڑی جدوجہد کے بعد ایک غنڈے کو پکڑ رکھا ہے۔ جس کا نام ٹامی ہے اور جو آپ کی تصویر لینے کے لئے آیا تھا"۔ دوسری طرف سے سلیمان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"تصویر لینے آیا تھا کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جواب میں سلیمان نے کال بیل بجنے سے لے کر ٹامی کی آمد۔ اس سے ہونے والی اس کی دو بار لڑائی اور پھر اسے بے بس کرنے اور پھر اس سے کی جانے والی پوچھ گچھ سمیت پوری کارروائی دوہرا دی تو

عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ یہ سب کچھ تم نے کیا ہے۔ حیرت ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ تمہیں ہانڈی چولہے کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا لیکن تم تو باقاعدہ سیکرٹ ایجنٹ ہونے کا ثبوت دینے لگے ہو۔ پہلے جوانا نے انتہائی اشتعال انگیز حالات میں ذہن کو ٹھنڈا رکھ کر سیکرٹ ایجنٹ بننے کے جرثوموں کی موجودگی کا ثبوت دیا تھا اور اب تم نے ٹامی کو جس انداز میں کور کیا ہے تم تو اس سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئے ہو۔ اب تو مجھے لگتا ہے کہ مجھے ریٹائر ہو جانا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اصل میں مجھے غصہ اس بات پر آگیا تھا کہ اس نے میری تصویر کی بجائے آپ کی تصویر کیوں مانگی ہے۔ چونکہ اس نے میری توہین کی تھی اور ساتھ ہی اپنی بدذوقی کا ثبوت بھی دیا تھا کہ خوبصورت اور وجیہہ آدمی کی تصویر چھوڑ کر آپ کی تصویر مانگنی شروع کر دی تھی اس لئے بس میں نے اسے دو ہاتھ جڑ دیئے"...... سلیمان نے کہا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تمہاری تصویر مانگنے کی اسے کیا ضرورت تھی جب کہ پاکیشیا کے ہر تھانے میں تمہاری تصویر موجود ہے۔ نایاب تو میری تصویر ہو سکتی ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اب واقعی آپ کو ریٹائر ہو جانا چاہئے یا پھر آپ باہر سے کھانا کھانا بند کر دیں اور چلے کے طور پر پورے چالیس روز

میرے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال کھائیں تب آپ کا ذہن دوبارہ کام شروع کر دے گا۔ تھانوں میں تو ان کی تصویر ہوتی ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی انداز میں جرائم سے ہوتا ہے۔ چاہے جرم کرنے سے ہو یا جرائم کے خاتمے سے۔ میری تصویر تو فائیو سٹار ہوٹلوں کی راہداریوں میں البتہ ہو سکتی ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ اس ہوٹل کے کھانے واقعی بہترین ہوتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر ہنس دیا۔

"تم نے سن شائن ہوٹل بتایا ہے ناں اس کے باس انتھونی کا جس نے اسے بھیجا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"او کے تم اسے ابھی قابو میں رکھو۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں کال کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور فون پیس آف کر کے اس نے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔

"سن شائن ہوٹل کے انتھونی کو جانتے ہو"...... عمران نے آرتھر اور راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں وہ یہاں کا مشہور غنڈہ ہے۔ ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے اور کنگ کہلاتا ہے"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بلیک روم سے نکل کر فون والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے وہاں پہنچ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

SCANNED BY JAMSHED

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ ابھی سلیمان کی کال آئی تھی۔ کیا اس نے تمہیں پہلے فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب اس نے مجھے فون کر کے آپ کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس نے اس ٹامی کو کور کر کے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ یہاں رانا ہاؤس میں آپ کو فون کرے۔ لیکن عمران صاحب یہ غنڈے آپ کی تصویر کیوں تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس ڈکسن نے مجھے راستے سے ہٹانے کے لئے اس انتھونی کو ہائر کیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ انتھونی کو اس ڈکسن کے بارے میں علم ہو۔ کیونکہ اس انتھونی کو ہائر کرنے سے مجھے اس ڈکسن کی ذہنی سطح کا علم ہو گیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم دو ممبرز بھجوا کر فلیٹ میں موجود اس ٹامی اور باہر میری نگرانی پر موجود جانسن کو اغوا کرا کر رانا ہاؤس بھجوا دو"...... عمران نے کہا۔

"اس انتھونی کو بھی تو اغوا کرانا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کام کے لئے میں ٹائیگر کی ڈیوٹی لگاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں وہ زیادہ جلدی یہ کام کر لے گا۔ او کے میں ابھی ممبرز کو بھجواتا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے رسیور

SCANNED BY JAMSHED

رکھا اور اٹھ کر دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا تاکہ اس میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر ٹائیگر کو کال کر سکے۔

ڈکسن نے دروازے پر دستک کی آواز سن کر بے اختیار سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"کم ان"....... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ مائیکل کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو فون کرنے کی بجائے خود آئے ہو"....... ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

"بہت سی اطلاعات اکٹھی ہو گئی ہیں اور سب ہی یکے بعد دیگرے ملی ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو خود ہی یہ ساری اطلاعات بھی دے دوں اور ان کے بارے میں آپ سے مزید احکامات بھی لے لوں"....... مائیکل نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"کیسی اطلاعات"...... ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

"پہلی اطلاع تو یہ ملی ہے کہ ہمارے سیٹ اپ کے اہم آدمی یکے بعد دیگرے اغوا کر لئے گئے ہیں۔ پہلے ماسٹر پنٹو غائب ہوا۔ اس کے بعد آرتھر غائب اور آخر میں آپ کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ ہوا۔ وہاں سے سب افراد کی لاشیں ملی ہیں لیکن راجر کی لاش نہیں ملی۔ اس کا مطلب ہے کہ راجر کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے اور اس کے بعد باس یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ایئرپورٹ پر آپ کے متعلق باقاعدہ چیکنگ کی گئی ہے کہ آپ پاکیشیا سے باہر گئے ہیں یا نہیں اور اب آخری اطلاع یہ ملی ہے کہ سن شائن ہوٹل سے انتھونی کو اغوا کر لیا گیا ہے اور انتھونی کو اغوا کرنے والا یہاں زیر زمین دنیا کا معروف آدمی ٹائیگر ہے جو عمران کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ اس اطلاع سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے آدمیوں کو بھی عمران نے ہی اغوا کرایا ہے اور آپ کے ہیڈ کوارٹر تک بھی وہ پہنچ گیا ہے"...... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ نیوز مائیکل یہ تو واقعی انتہائی بری خبریں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر میں ہیڈ کوارٹر سے نکل کر یہاں نہ چھپ جاتا تو میں بھی یقیناً اس عمران کے ہاتھ اب تک لگ چکا ہوتا"...... ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یس باس اور اگر ان میں سے کسی کو بھی یہ معلوم ہوا کہ آپ یہاں ہیں تو پھر یہ لوگ یہاں بھی پہنچ جائیں گے اس لئے میرا خیال ہے

کہ اب ہمارے پاس دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ واقعی پاکیشیا سے باہر چلے جائیں اور دوسری صورت یہ کہ اس عمران کا ہر صورت میں خاتمہ کر دیا جائے"...... مائیکل نے کہا۔

"میں یہاں سے باہر اول تو بغیر سرچیف کو بتائے جا نہیں سکتا اور اب تو ویسے بھی ان لوگوں نے ایئرپورٹ پر چیکنگ شروع کر دی ہو گی اور گو میں باہر چلا بھی جاؤں تو کب تک اور رہ گئی دوسری صورت تو اس صورت کے چکر میں تو چیری کے ساتھ شیر گل اور مکاف دونوں مارے گئے۔ میں نے اپنے طور پر ایک عام سے غنڈے انتھونی کو اس کام پر لگا دیا۔ لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ اسے بھی اغوا کر لیا گیا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ یہ کام کون کرے گا اور کیسے کرے گا"...... ڈکسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں شدید بے بسی نمایاں تھی۔

"یہ انتھونی آپ کے اس اڈے کے بارے میں تو نہیں جانتا"۔ مائیکل نے کہا۔

"اوہ نہیں اسے کچھ نہیں معلوم۔ اسی لئے تو میں نے اس کا انتخاب کیا تھا"...... ڈکسن نے جواب دیا۔

"یہ تو اچھا ہے کہ اسے یہاں کے بارے میں علم نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ چاہیں کہ عمران کا خاتمہ ہو جائے تو ایک ایسی اطلاع میرے پاس موجود ہے کہ جس سے اس کا خاتمہ یقینی طور پر ہو سکتا ہے"۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی اطلاع"....... ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

"میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ انتھونی کو ٹائیگر اغوا کر کے البرٹ روڈ پر واقعی ایک عمارت میں لے گیا ہے۔ اس عمارت کا نام رانا ہاؤس ہے۔ کسی رانا تہور علی صندوقی کی نیم پلیٹ اس پر لگی ہوئی ہے۔ قلعہ نما عمارت ہے۔ میرے آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں۔ عمران یقیناً اس عمارت کے اندر موجود ہوگا۔ اس لئے اگر آپ کہیں تو میرے آدمی اس عمارت کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں۔ اس طرح یقیناً عمران ختم ہو جائے گا"....... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیسے تصدیق ہوگی کہ عمران واقعی اندر ہے اور ہلاک بھی ہو چکا ہے"....... ڈکسن نے کہا۔

"میرے جو آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں ان میں سے ایک جیکب ہے جو عمران کو پہچانتا ہے اس لئے جب تباہی کے بعد پولیس لاشیں نکالے گی تو وہ اسے پہچان سکتا ہے"....... مائیکل نے جواب دیا۔

"اور اگر اس کے آدمی باہر موجود ہوئے اور تمہارا کوئی آدمی ان کی نظروں میں چڑھ گیا تو پھر وہ یقینی طور پر تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچ جائیں گے"....... ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کی دوسری صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔ کسی بھی گروپ کو اس عمارت پر حملہ کے لئے ہائر کیا جا سکتا ہے۔ میرے آدمی صرف نگرانی کرتے رہیں گے حملے میں قطعی حصہ نہیں لیں گے بلکہ بہتر یہی ہے کہ سوائے اس جیکب کے باقی سب کو حملے سے پہلے واپس بلا لیا

SCANNED BY JAMSHED

جائے اس طرح جیکب کسی بھی صورت سامنے نہ آئے گا"....... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا کوئی گروپ مل جائے گا جو فوری طور پر اس قسم کا حملہ کر سکے"....... ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس دولت میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ ایک نہیں دس گروپ مل جائیں گے۔ آپ حکم تو دیں"....... مائیکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے تم اس کا بندوبست کر دو لیکن یہ آپریشن میرے سامنے ہوگا میں خود وہاں موجود رہنا چاہتا ہوں"....... ڈکسن نے کہا۔

"کیا اسی حلیے میں باس"....... مائیکل نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں میں میک اپ میں ہوں گا اور تمہیں اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے طور پر ایک عام آدمی کے روپ میں وہاں جاؤں گا تم صرف مجھے اس بلڈنگ کا درست پتہ بتا دو"....... ڈکسن نے کہا تو مائیکل نے اسے رانا ہاؤس کا پتہ بتا دیا۔

"کب تک تم حملے کا مشن مکمل کر لو گے"....... ڈکسن نے پوچھا۔

"باس ایک گھنٹے بعد وہاں یقینی طور پر ریڈ ہو جائے گا"۔ مائیکل نے انتہائی حتمی لہجے میں کہا۔

"اوکے"....... ڈکسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مائیکل بھی کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ڈکسن اس کمرے سے نکل کر ایک اور کمرے میں آیا۔ یہاں میک اپ

SCANNED BY JAMSHED

کا سامان موجود تھا۔اس نے باقاعدہ میک اپ کیا۔اب وہ ایک عام
سا آدمی نظر آتا تھا۔لباس تبدیل کرنے کے بعد اس نے کار گیراج سے
نکالی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے البرٹ روڈ کی طرف بڑھی چلی
جا رہی تھی۔

رانا ہاؤس کے بلیک روم کی پانچ فولادی راڈز والی کرسیاں مختلف
افراد سے پر تھیں۔ان میں آرتھر اور راجر کے ساتھ ساتھ اب سلیمان
سے لڑنے والا ٹامی۔عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرنے والا جانسن اور
اس کے ساتھ ساتھ انتھونی بھی موجود تھا جس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ
ڈکسن اس کا دوست ہے اس نے اسے عمران کے فلیٹ کو بموں سے
اڑوانے کا کام سونپا تھا لیکن اس نے فلیٹ کی بجائے اس کار کو میزائل
سے اڑانے کا پروگرام بنایا تھا جس میں عمران موجود ہوتا لیکن اس کے
پاس عمران کی نہ ہی تصویر تھی اور نہ حلیہ اس لئے اس نے ٹامی کو
فلیٹ پر بھیجا تھا تاکہ وہاں سے عمران کی تصویر لے آئے لیکن ڈکسن
اب کہاں موجود ہے۔اس کے بارے میں اسے بھی معلوم نہ تھا اور
عمران اس لئے بور ہو کر بلیک روم سے نکل کر سٹنگ روم میں آکر
بیٹھ گیا تھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"ماسٹر آخر آپ ان لوگوں کا میلہ کیوں لگائے ہوئے ہیں"۔ اچانک جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کن لوگوں کا"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جو بلیک روم میں موجود ہیں۔ اگر ان سے مزید پوچھ گچھ کرنی ہے تو مجھے حکم دیں میں ان سب کی رگوں سے بھی اصل بات اگلوالوں گا۔ یا دوسری صورت میں ان کا خاتمہ کر دیں"....... جوانا نے کہا۔

"میں جو کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ انہیں معلوم ہی نہیں ہے ٹھیک ہے اب انہیں زندہ رکھنا واقعی حماقت ہے۔ یہ لوگ چونکہ معصوم بچوں کے اغوا جیسے بھیانک جرم میں ملوث ہیں اس لئے ان کے لئے کم سے کم سزا موت ہی ہو سکتی ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"....... جوانا نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

"یہ ڈکسن تو بے حد پراسرار بن گیا ہے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ساتھ پڑے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ انٹرکام کی گھنٹی کا مطلب تھا کہ کال جوزف کی طرف سے تھی جو اپنے کمرے میں تھا اور انٹرکام پر بات کرنے کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ کمرہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"باس رانا ہاؤس کی نگرانی کی جا رہی ہے"....... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"نگرانی وہ کیسے"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے چار آدمی تھے۔ پھر ٹائیگر واپس گیا ہے تو ایک آدمی اس کے پیچھے چلا گیا ہے۔ اب تین آدمی موجود ہیں۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا ٹائیگر کے آنے سے پہلے بھی نگرانی ہو رہی تھی"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس اس وقت کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا تھا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"یہ تینوں اکٹھے ہیں یا علیحدہ علیحدہ جگہوں پر ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ سامنے کی طرف ہیں۔ ایک سینما کی سیڑھیوں پر کھڑا ہے۔ دوسرا ایک بکسٹال پر ایک عقبی طرف پھولوں والی دکان کے ساتھ کھڑا ہوا ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے عام سے لوگ ہیں جو اس احمقانہ انداز میں نگرانی کر رہے ہیں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس اسی لئے تو آسانی سے نظروں میں آگئے ہیں"....... جوزف نے جواب دیا۔

"شکل و صورت سے کیسے لگ رہے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

SCANNED BY JAMSHED

"غنڈے نہیں ہیں باس ۔ویسے سادہ سے لوگ ہیں"....... جوزف نے جواب دیا۔

"او۔کے جوانا بلیک روم میں ہے اسے کال کر کے ان میں سے جو عقب میں ہے اسے اغوا کراؤ اور پھر اس سے پوچھ گچھ کر کے مجھے بتاؤ کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس کے کہنے پر نگرانی کر رہے ہیں اور تم ان سامنے والوں کا خیال رکھنا"....... عمران نے کہا۔

"آپ خود اس سے پوچھ گچھ نہیں کریں گے"....... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میں پوچھ گچھ کر کے اب اکتا گیا ہوں ۔اب جوانا خود ہی اس سے پوچھ گچھ کرے گا"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"انتھونی کے آدمی ہوں گے اور کون ہوں گے"....... عمران نے بیزار سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس رانا ہاؤس سے واپسی پر میں نے ایک آدمی کو اپنی نگرانی کرتے چیک کر لیا۔میں نے اسے گھیر کر جب پوچھ گچھ کی ہے تو اس نے بتایا ہے کہ وہ مائیکل گروپ کے آدمی ہیں ۔یہ مائیکل گروپ زیر زمین دنیا میں مخبری کا دھندہ کرتا ہے ۔میں اس کا اڈہ جانتا ہوں ۔اگر آپ کہیں تو اس مائیکل کو بھی اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیا جائے"....... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم نے انتھونی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آتے ہوئے اپنی نگرانی کو کیوں چیک نہ کیا تھا ۔تمہارے ساتھ چار آدمی آئے تھے ان میں سے ایک تمہارے پیچھے گیا ہے جب کہ تین ابھی یہاں موجود ہیں"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری باس دراصل......." ٹائیگر نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہنا چاہا۔

"آئندہ اگر دراصل حقیقت یہ ہے وغیرہ وغیرہ جیسے الفاظ کہنے کی نوبت پر آئے تو ان الفاظ سے پہلے تمہاری زبان بے حرکت ہو جائے گی سمجھے"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"آئندہ ایسا نہ ہو گا باس"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔لہجے سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ بری طرح سہم گیا ہے۔

"اب بتاؤ اس مائیکل کا اڈہ کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"باس سی ویو ہوٹل کے عقبی حصے میں اس نے ایک پورشن مستقل طور پر کرائے پر لے رکھا ہے وہیں اس کا اڈہ ہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسے اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔وہاں جا کر اس سے معلوم کرو کہ اس نے یہ نگرانی کس کے کہنے پر کی ہے اور اگر وہ ڈکسن کا نام لے تو اس سے معلوم کرو کہ کیا وہ ڈکسن کی موجودہ رہائش گاہ کے متعلق جانتا ہے"....... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

"کیا آپ ڈکسن کو تلاش کرنا چاہتے ہیں"....... ٹائیگر نے جھجکتے

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے ڈکسن نامی ایک آدمی کی تلاش ہے اسی ڈکسن نے انتھونی کو میرے قتل کے لئے ہائر کیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس ڈکسن کے بارے میں آپ کے پاس اگر کوئی معلومات ہوں تو مجھے بتا دیں ہو سکتا ہے کہ میں اسے جانتا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے جواب میں اسے ڈکسن کا حلیہ بتا دیا۔

"نہیں باس اس حلیے کا آدمی میں نہیں جانتا۔ بہرحال میں مائیکل سے معلوم کر لوں گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے چونک کر کہا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا اس لئے اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس عقبی طرف اور سامنے کے نگرانی کرنے والے افراد یکلخت غائب ہو گئے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم پوری طرح محتاط رہنا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ ٹائیگر نے اپنے تعاقب میں آنے والے آدمی کو چیک کر کے پکڑ لیا تھا اور اس کی گرفتاری کی اطلاع یقیناً انہیں مل گئی ہو گی اس لئے وہ غائب ہو گئے ہوں گے۔

چونکہ ٹائیگر نے معلوم کر لیا تھا کہ نگرانی کرنے والوں کا سرغنہ مائیکل ہے اس لئے اب عمران کو ان نگرانی کرنے والوں سے کوئی دلچسپی باقی نہ رہی تھی اسی لمحے جوانا سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ماسٹر"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری انگلیوں کی کھجلی کو اب کتنے دنوں تک آرام رہے گا"۔ عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا اسے جوانا کی بات سن کر اچانک یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے ذہن پر چڑھ جانے والی بوریت کی تہہ اچانک غائب ہو گئی ہو۔

"آپ دنوں کی بات کر رہے ہیں ماسٹر منٹوں کی بات کریں"۔ جوانا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو مسئلہ واقعی بے حد سنجیدہ ہو جاتا ہے۔ اگر تمہاری یہی رفتار رہی تو پاکیشیا کی ساری آبادی ہی گردنیں تڑوا بیٹھے گی تب بھی تمہاری کھجلی کو ایک سال تک بھی آرام نہ آسکے گا اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ تم ان انگلیوں سے ہی نجات حاصل کر لو۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"...... عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک بات کروں"۔ اچانک جوانا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"یعنی اب تمہاری انگلیوں کی کھجلی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اب تم ایسی بات کرنے کے قابل ہو گئے ہو کہ جس سے میں ناراض ہو سکتا

SCANNED BY JAMSHED

ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ماسٹر یہ بات میں نے اس لئے کہی ہے کہ آج آپ کا موڈ آف ہے اور ایسا میں نے بہت کم دیکھا ہے۔ آپ نے جس طرح آج ان لوگوں سے پوچھ گچھ کی ہے اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ آپ خود ذہنی طور پر واضح نہیں ہیں"...... جوانا بات کرتے کرتے یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"میں نے آج ہی تمہاری تعریف کی تھی کہ تم میں سیکرٹ ایجنٹ بننے کے جراثیم پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ کی تھی ناں یہ بات میں نے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ عمران کا اس بات سے مقصد کیا ہے۔

"لیکن یہ بات میں نے اس لئے نہیں کی تھی کہ تم ایک ہی چھلانگ میں سیکرٹ ایجنٹ بن جاؤ۔ ہماری مقامی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ سہج پکے سو میٹھا ہو۔ مطلب یہ کہ جو پھل آہستہ آہستہ پکتا ہے وہ میٹھا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی کہ جس سے آپ نے یہ مطلب نکال لیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"کمال ہے۔ تم نے میرا موڈ بھی چیک کر لیا۔ پوچھ گچھ کا انداز بھی پرکھ لیا اور یہ بھی چیک کر لیا کہ میں خود ذہنی طور پر واضح نہیں ہوں۔

یہ ساری باتیں بتا رہی ہیں کہ تم نے چھوٹا موٹا مجھ جیسا سیکرٹ ایجنٹ بننے کی بجائے کرنل فریدی بننے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کچھ کہتا اچانک انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"باس رانا ہاؤس کے سامنے چار کاریں آ کر رکی ہیں اور ان میں سے میگنم میزائل بردار نکل کر تیزی سے رانا ہاؤس کے گرد پھیل رہے ہیں ان کی تعداد بارہ کے قریب ہے۔ انہوں نے میگنم میزائل اپنے جسموں پر پڑے ہوئے بڑے بڑے کپڑوں کے اندر چھپا رکھے ہیں لیکن سرچنگ مشین نے ان کی موجودگی چیک کر لی ہے۔ میں نے مکمل حفاظتی سسٹم آن کر دیا ہے۔ جوانا اگر آپ کے پاس ہو تو اسے میرے پاس بھیج دیں"...... دوسری طرف سے جوزف کی تیز تیز آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"جوزف میگنم میزائل فائر ہونے سے پہلے ان پر تھری ڈکٹ ریز فائر کر دو فوراً"...... عمران نے چیخ کر کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"میرے ساتھ آؤ جوانا رانا ہاؤس پر انتہائی جدید اور خوفناک میزائلوں کا حملہ ہونے والا ہے"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے جوانا سے کہا اور پھر ابھی وہ دونوں دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ یکلخت انتہائی تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ کان پھاڑ دھماکے ہوئے

اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے انہیں ہوا میں اچھال کر نیچے پٹخ دیا ہو۔ نیچے فرش پر گرتے ہی انہوں نے اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر لاکھوں ٹن وزنی چٹانیں آگری ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے اور اس کے ذہن پر تاریک چادر انتہائی برق رفتاری سے پھیلتی چلی گئی۔

SCANNED BY JAMSHED

ڈکسن نے کار البرٹ روڈ پر واقع اولگا سینما کی پارکنگ میں جا کر روکی اور پھر کار کو لاک کر کے اس نے پارکنگ بوائے سے ٹوکن لیا اور اطمینان سے چلتا ہوا سینما کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سینما میں داخل ہوتے ہوئے اس نے سڑک کی دوسری طرف موجود قلعہ نما عمارت کو دیکھ لیا تھا اور مائیکل نے جو پتہ بتایا تھا اس کے مطابق یہی عمارت رانا ہاؤس تھی اور اسی میں انتھونی کو اغوا کر کے لے جایا گیا تھا سینما کے بیرونی گیٹ سے نکل کر وہ سائیڈ پر موجود ایک ریستوران کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے پورے فرنٹ پر شیشے کی دیوار تھی۔ وہ اطمینان سے اس ریستوران میں داخل ہوا اور پھر شیشے کے ساتھ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ قلعہ نما عمارت اور اس کے سامنے سڑک کا پورا حصہ اس کی نظروں میں تھا۔ ویٹر کو اس نے کافی لانے کا کہہ دیا۔

"شاندار عمارت ہے۔ وہ سکتا ہے یہی سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر

ہو"...... ڈکسن نے عمارت کا جائزہ لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور دوسرے لمحے وہ اپنے ہی خیال پر خود چونک پڑا۔

"اوہ اوہ اگر یہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے پھر تو اس میں انتہائی جدید حفاظتی انتظامات بھی ہوں گے۔ پھر تو۔ پھر تو یہ حملہ ناکام رہ جائے گا"...... ڈکسن نے بڑبڑاتے ہوئے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے کافی کے برتن اس کے سامنے لگانے شروع کر دیئے۔

"تم یہاں کب سے کام کر رہے ہو"...... ڈکسن نے ویٹر سے پوچھا۔

"جی گذشتہ چھ سالوں سے جناب کیوں جناب مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا"...... ویٹر نے پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں دراصل میں یہاں پہلی بار آیا ہوں۔ یہ سامنے والی عمارت دیکھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ اس قدر عظیم الشان عمارت ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا یہ کوئی سرکاری عمارت ہے یا کسی پرائیویٹ آدمی کی ملکیت ہے"...... ڈکسن نے کہا۔

"اوہ جناب یہ پرائیویٹ ملکیتی عمارت ہے جناب رانا ہاؤس کہلاتی ہے۔ کسی رانا تہور علی صندوقی کی ملکیت بتائی جاتی ہے رانا صاحب کو تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا البتہ اس عمارت میں دو دیو ہیکل حبشی رہتے ہیں۔ کبھی کبھار ایک صاحب جن کا نام علی عمران ہے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں"...... ویٹر نے جواب دیا پھر واپس مڑ گیا۔

SCANNED BY JAMSHED

"پھر ٹھیک ہے۔ پرائیویٹ عمارت ہے تب تو ٹھیک ہے"۔ ڈکسن نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور کافی بنانے میں مصروف ہو گیا لیکن ابھی اس نے کافی بنا کر اس کا ایک ہی گھونٹ لیا تھا کہ اس نے سرخ رنگ کی چار کاروں کو ریستوران کے بالکل سامنے آکر تیزی سے رکتے ہوئے دیکھا۔ کاروں کے دروازے کھلتے اور ان میں سے لمبے قد اور بھاری جسموں کے مالک لیکن انتہائی پھرتیلے افراد باہر نکلے۔ ان کے کاندھوں پر بڑے بڑے کپڑے پڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے چار تو دوڑ کر سڑک کراس کر کے اس عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے جب کہ باقی آٹھ افراد میں سے چار دوڑ کر اس عمارت کی ایک طرف موجود پتلی گلی اور چار دوسری طرف موجود گلی میں دوڑتے چلے گئے۔ ان کے انداز میں انتہائی پھرتی اور اعتماد تھا۔ ڈکسن کافی پینا بھول گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ عمارت پر میزائلوں سے حملہ کرنا چاہتے ہیں اور انہیں یقیناً مائیکل نے ہائر کیا ہو گا اور پھر چند لمحوں بعد اچانک سامنے موجود چاروں افراد نے کاندھوں پر موجود کپڑوں میں سے عجیب سی ساخت کی بڑی بڑی گنیں نکالیں اور پھر تیز دھماکوں کے ساتھ ہی راکٹ نما ہتھیار ان گنوں کی عجیب ساخت کی چوڑی نالوں سے نکل کر عمارت کے اندر گرنے لگے اور اندر کی طرف تیز گڑگڑاہٹ اور انتہائی خوفناک اور کان پھاڑ دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ چاروں افراد دو دو میزائل فائر کر کے بجلی کی سی تیزی سے واپس اپنی کاروں کی طرف آئے۔ بازار میں ان اچانک دھماکوں کی وجہ سے بھگدڑ سی مچ

گئی تھی اور لوگ بے تحاشا دوڑنے لگے تھے ۔ حتیٰ کہ اس ریستوران میں بیٹھے ہوئے افراد اور ریستوران کا عملہ بھی دوڑ کر ریستوران کے بیرونی گیٹ کی طرف آنے لگا تھا لیکن ڈکسن اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر گہری طمانیت موجود تھی ۔ چند لمحوں بعد اس نے چاروں سرخ کاروں کو آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتے دیکھا اور پلک جھپکنے میں کاریں غائب ہو گئیں ۔ ڈکسن کی نظریں عمارت پر جمی ہوئی تھیں ۔ اب گڑگڑاہٹ اور دھماکوں کی خوفناک آوازیں بند ہو گئی تھیں لیکن عمارت اپنی جگہ پر صحیح سلامت کھڑی تھی اور ڈکسن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں ۔ اس کا خیال تھا کہ ابھی عمارت کے پرخچے اڑ جائیں گے اور وہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے گی ۔ اس میں سے آگ اور دھوئیں کے بادل سے اٹھنے لگیں گے لیکن ایسا کچھ بھی نہ ہوا تھا ۔ عمارت ویسے ہی سر اٹھائے پوری شان و شوکت کے ساتھ موجود تھی ۔ نہ ہی اس کے پرزے اڑے تھے ۔ نہ ہی اس میں سے آگ اور دھوئیں کے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے تھے ۔ بلکہ اب تو اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گڑگڑاہٹ اور خوفناک دھماکے سرے سے ہوئے ہی نہ تھے اور یہ اس کی سماعت کا وہم تھا ۔ لوگ اب بھاگ بھاگ کر عمارت کے جہازی سائز کے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے اور ڈکسن بت بنا حیرت سے گیٹ کو دیکھے چلا جا رہا تھا ۔ چند لمحوں بعد پولیس گاڑیوں کے سائرن بجنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر پولیس کی دو موبائل جیپیں پھاٹک کے سامنے موجود ہجوم کے پاس آ کر رکیں

SCANNED BY JAMSHED

اور اس میں سے پولیس کے آفیسر اور جوان تیزی سے اترنے لگے ۔ انہیں دیکھ کر وہاں اکٹھا ہونے والا ہجوم تیزی سے ادھر ادھر ہونے لگ گیا ۔ ایک پولیس آفیسر ہجوم سے پوچھ گچھ کر رہا تھا اور پھر وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اس نے کال بیل بجانی شروع کر دی کافی دیر تک وہ کال بیل بجاتا رہا ۔ ڈکسن اچانک اپنی جگہ سے اٹھا ۔ اس نے ایک نوٹ پیالی کے نیچے رکھا اور پھر ریستوران سے نکل کر وہ تقریباً بھاگتا ہوا ریستوران سے نکلا اور پھر دوڑتا ہوا سڑک کراس کر کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا ۔ پھر جیسے وہ ہجوم کو چیرتا ہوا پھاٹک کے قریب پہنچا جہاں پولیس آفیسر کھڑا تھا ۔ اسی لمحے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک دیو ہیکل حبشی باہر نکل آیا ۔

" اوہ اوہ جوزف تم ۔ کیا مطلب یہ عمارت عمران صاحب کی ہے" ...... پولیس آفیسر نے اس دیو ہیکل کو دیکھ کر حیرت سے الجھتے ہوئے کہا ۔

" آپ مجھے جانتے ہیں" ...... اس دیو ہیکل حبشی نے حیرت بھری نظروں سے اس پولیس آفیسر کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ تم عمران صاحب کے ساتھی ہو اور عمران صاحب سے میرے گہرے تعلقات ہیں" ...... پولیس آفیسر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

" پھر تو واقعی آپ جانتے ہوں گے ۔ بہرحال یہ رانا ہاؤس ہے اور عمران صاحب کے دوست رانا صاحب کی ملکیت ہے ۔ البتہ میں یہیں

SCANNED BY JAMSHED

رہتا ہوں لیکن کیا بات ہے ۔آپ نے اس طرح کال بیل کیوں بجائی ہے اور یہ لوگ یہاں کیوں اکٹھے ہیں"....... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم گشت پر تھے کہ ہمیں ادھر سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں جب ہم یہاں آئے تو یہ ہجوم یہاں اکٹھا تھا یہ بتا رہے ہیں کہ یہ دھماکے عمارت کے اندر ہوئے ہیں اور کچھ لوگ کاروں پر آئے تھے انہوں نے کوئی راکٹ وغیرہ اندر پھینکے تھے کیا مسئلہ ہے ۔اندر کیا ہوا ہے"....... پولیس آفیسر نے اپنے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"نہ ہی یہاں دھماکے ہوئے ہیں اور نہ کوئی چیز اندر پھینکی گئی ہے اور آپ جا سکتے ہیں"....... جوزف کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور دوسرے لمحے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی بند ہو گئی۔

"آؤ چلیں عمران صاحب بڑے آدمی ہیں اس لئے معاملات ہمارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں ۔بظاہر کوئی نقصان بھی نہیں ہوا"....... پولیس آفیسر نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے واپس اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد دونوں گاڑیاں سٹارٹ ہو کر تیزی سے آگے بڑھ گئیں اور پھر ہجوم بھی مختلف باتیں کرتا ہوا چھٹنے لگ گیا تو ڈکسن ہونٹ بھینچے واپس سینما کی طرف مڑ گیا۔اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں ۔اسے یقین نہ آ رہا تھا کہ اس قدر خوفناک دھماکوں کے باوجود عمارت آخر کس طرح صحیح سلامت رہی تھی اور نہ صرف صحیح سلامت تھی بلکہ اندر افراد بھی صحیح سلامت تھے ۔یہ دیو

ہیکل حبشی کا نام جوزف لیا گیا تھا۔انتہائی مطمئن تھا۔اسے اب اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا تھا۔اگر حملہ اس کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو وہ کبھی مر کر بھی یقین نہ کرتا کہ اس قدر خوفناک میزائلوں کی فائرنگ اور پھر اس قدر بھیانک گڑگڑاہٹ اور کان پھاڑ دھماکوں کے باوجود سب کچھ او کے بھی ہو سکتا ہے لیکن اب یہ سب کچھ اس کے سامنے ہوا تھا اور اس کی کوئی توجیہہ بھی اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی ۔بہرحال اتنی بات تو طے تھی کہ یہ حملہ بھی ناکام رہا تھا اور عمران ہلاک نہ ہو سکا تھا۔اس لئے اب وہ سوچ رہا تھا کہ مائیکل سے مل کر اب وہ ہوائی جہاز کی بجائے کسی اور راستے سے پاکیشیا سے نکل جائے ۔اس نے سینما سے کار حاصل کی اور پھر کار چلاتا اور آئندہ کا پروگرام بناتا ہوا وہ سی ویو ہوٹل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔جہاں مائیکل کے ساتھ وہ ٹھہرا ہوا تھا۔

ٹائیگر نے کار سی ویو ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں چونکہ وہ اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس لئے یہاں کا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔ سی ویو ہوٹل کا مینجر احسن بھی اس کا اچھا دوست تھا اس لئے جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہو کر کاؤنٹر کی طرف بڑھا وہاں موجود عملے نے اسے گزرتے ہوئے سلام کرنا شروع کر دیا۔ اور ٹائیگر سر ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیتا ہوا کاونٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"سر آج تو باس موجود نہیں ہیں وہ تو ایک ہفتہ ہوا ایکریمیا گئے ہوئے ہیں"....... کاؤنٹر بوائے نے ٹائیگر کے وہاں پہنچتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا مجھے تو اس نے نہیں بتایا۔ بہرحال یہ بتاؤ مائیکل موجود ہے اپنے پورشن میں"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"مائیکل ہاں وہ موجود ہے لیکن آپ پہلے تو اس سے کبھی نہیں ملے"....... کاؤنٹر بوائے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب احسن موجود ہو تو مائیکل سے کون ملنا پسند کرے گا۔ لیکن اب جب کہ احسن نہیں ہے تو پھر مائیکل سے بہرحال ملا جا سکتا ہے"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر بوائے بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی بات نہیں جناب اگر باس موجود نہیں ہیں تو کیا ہوا۔ آپ جو حکم دیں وہ بہرحال ہو جائے گا"....... کاؤنٹر بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں احسن کی عدم موجودگی میں نہیں۔ بہرحال اس مائیکل کا دفتر کہاں ہے۔ مجھے ذرا تفصیل سے بتا دو۔ میں اس سے اچانک جا کر ملنا چاہتا ہوں"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ان کے دفتر کا راستہ تو عقبی طرف باہر سے ہے لیکن اندر سے بھی ایک خاص راستہ ہے۔ اب بہرحال آپ کے لئے تو وہ خفیہ نہیں ہو سکتا۔ میں جونی کو بلاتا ہوں وہ آپ کو اس خاص راستے سے اس کے دفتر تک چھوڑ آئے گا"....... کاونٹر بوائے نے کہا اور پھر وہ ہال کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ کے اشارے سے دور ایک کونے میں کھڑے ہوئے آدمی کو بلایا۔ یہ سپروائزر تھا جونی یہ بھی ٹائیگر کو جانتا تھا اس نے قریب آکر ٹائیگر کو سلام کیا۔

"جونی ٹائیگر صاحب کو خاص راستے سے مائیکل کے دفتر تک پہنچا آؤ"....... کاؤنٹر بوائے نے جونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یس سر آیئے سر"....... جونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بائیں طرف جاتی ہوئی راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری کے اختتام پر دائیں دیوار میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ جونی نے اس دروازے کے سامنے پہنچ کر ہاتھ اٹھایا اور دروازے کے اوپر والے حصے پر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ موڑ مڑ کر جب وہ آگے بڑھے تو اس راہداری کے اختتام پر بھی ایک دروازہ تھا۔

"اس دروازے کے اوپر بھی اسی طرح بٹن موجود ہے جناب۔ اس سے یہ دروازہ کھل جائے گا اور آپ چھوٹی سی راہداری کراس کر کے مائیکل کے آفس تک پہنچ جائیں گے"....... جونی نے کہا۔

"شکریہ جونی"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے زبردستی جونی کی یونیفارم کی جیب میں ٹھونس دیا۔

"اوہ جناب اس کی کیا ضرورت ہے"....... جونی نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں جونی جاؤ تم اب"....... ٹائیگر نے مسکرا کر اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور جونی سلام کر کے واپس چلا گیا۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور اس نے دروازے کے اوپر لگے ہوئے اس چھوٹے سے بٹن کو دبایا اور دروازہ کھول کر دوسری طرف راہداری میں آ گیا۔ یہ چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا لیکن

دروازہ بند نہ تھا ذرا سا کھلا ہوا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جیکب کہ میزائلوں کا فائر ہو اور عمارت صحیح سلامت رہ جائے"....... دروازے کے قریب پہنچتے ہی دوسری طرف سے مائیکل کی تیز آواز سنائی دی تو ٹائیگر یکلخت ٹھٹک کر رک گیا۔

"اوہ حیرت ہے۔ بہرحال ڈکسن صاحب وہاں پہنچے تھے یا نہیں"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مائیکل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ خاموشی شاید اس لئے ہوئی تھی کہ دوسری طرف سے جیکب فون پر بات کر رہا تھا اور ظاہر ہے یہ آواز ٹائیگر نہ سن سکتا تھا۔ ٹائیگر دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ ڈکسن کا نام سن کر اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی تھی۔

"یہ ٹھیک ہے۔ اگر ڈکسن صاحب نے خود یہ حملہ ہوتے دیکھا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ شاید یقین ہی نہ کرتے۔ اب وہ کہاں ہیں"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ تم اب واپس اپنے اڈے پر چلے جاؤ اب تمہارا وہاں رکنا ٹھیک نہیں ہے۔ وہ لوگ اب لامحالہ باہر چیکنگ کریں گے اور یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ تم فوراً واپس چلے جاؤ۔ اوکے"....... مائیکل کی آواز سنائی دی اور عمران کا نام سن کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب کسی حد تک بات اس پر واضح ہو رہی تھی۔ چند لمحوں بعد نمبر ڈائل ہونے کی آواز سنائی دیتی رہی۔

"ہیلو رابرٹ سے بات کراؤ میں مائیکل بول رہا ہوں"....... چند

SCANNED BY JAMSHED

لمحوں بعد مائیکل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"ہیلو رابرٹ تمہارے آدمیوں کا میزائلوں کا حملہ ناکام رہا ہے۔ نہ ہی اس عمارت کو کوئی نقصان پہنچا ہے اور نہ ہی اندر موجود افراد ہلاک ہوئے ہیں"....... مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ وجہ تم خود بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو۔ ویسے اگر تمہیں میری بات پر یقین نہ آرہا ہو تو اپنا آدمی بھجوا کر خود چیک کرالو"....... مائیکل نے کہا اور ایک بار پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"نہیں رابرٹ یہ اصول کے خلاف ہے۔ اب باقی آدھی رقم کی ادائیگی نہیں ہو سکتی۔ ویری سوری"....... مائیکل کی ناخوشگوار سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ کرسی کھسکنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے دروازے کو لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور ٹائیگر اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ اس نے مائیکل کو میز کی سائیڈ سے نکل کر باہر آتے ہوئے دیکھا وہ دروازہ کھلنے کا دھماکہ اور ٹائیگر کو اندر آتا دیکھ کو ٹھٹک کر رک گیا تھا۔

"تم۔ تم ٹائیگر اور اس راستے سے"....... مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ سانپ کی سی تیزی سے کوٹ کی جیب کی طرف بڑھنے لگا۔

"خبردار مائیکل اپنے ہاتھ کو روک لو ورنہ تم جانتے ہو کہ میرا نشانہ کیسا ہے"....... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے اپنی جیب میں پڑا ہوا ہاتھ باہر نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور چمک رہا تھا۔

"کیا کیا مطلب تم کیوں ایسا کر رہے ہو۔ تمہاری مجھ سے کیا دشمنی ہے"....... مائیکل نے اس بار قدرے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"میری تم سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے مائیکل میں تو تم سے ملنے آیا ہوں لیکن تمہارا انداز اور تمہارا رویہ ایسا ہے جیسے میں تمہارا دشمن ہوں"....... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم ادھر سے کیوں آئے ہو۔ سامنے کے راستے سے کیوں نہیں آئے"....... اس بار مائیکل نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں احسن سے ملنے آیا تھا لیکن یہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ وہ ایکریمیا گیا ہوا ہے تو میں نے سوچا کہ تم سے مل لوں۔ اب کون لمبا چکر کاٹتا اس لئے میں ادھر سے آگیا ہوں لیکن آخر تمہیں ادھر سے آنے میں کیا اعتراض ہے"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور بات کرتے ہوئے وہ آگے بھی بڑھتا رہا تھا اس لئے اب وہ مائیکل کے قریب پہنچ گیا تھا۔

"اوہ دراصل میں"....... مائیکل نے کچھ کہنا چاہا لیکن فقرہ مکمل ہونے کی بجائے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل کرسی پر گرا اور پھر کرسی پر ہی جھک سا گیا۔ ٹائیگر نے اچانک اس پر ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ کرسی پر ایک لمحے کے لئے جھکنے کے بعد وہ جیسے ہی سیدھا ہوا۔ ٹائیگر نے اسے گردن سے پکڑا اور مائیکل ایک بار پھر

SCANNED BY JAMSHED

چیخ مار کر ہوا میں اڑتا ہوا میز کی دوسری طرف قالین پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد یکلخت ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اس نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے اس کا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں بائیں طرف گھما کر موڑ دیا اور مائیکل کا رکتا ہوا سانس بحال ہو گیا۔ ٹائیگر نے دراصل اسے اچھالتے وقت مخصوص انداز میں اس کی گردن موڑ دی تھی اور وہ جانتا تھا کہ اگر فوری طور پر اس کی گردن کا بل سیدھا نہ کیا گیا تو سانس رک جانے سے وہ ہلاک ہو جائے گا اس لئے اس نے فوراً ہی اس کی گردن کا بل سیدھا کر دیا تھا۔ اس طرح اب مائیکل صرف بے ہوش پڑا ہوا تھا اس کی فوری ہلاکت کا خطرہ ختم ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور پھر گھسیٹ کر اسے سائیڈ میں رکھے ہوئے صوفے کے عقب میں اس طرح ڈال دیا کہ جب تک صوفہ نہ ہٹایا جاتا دفتر میں داخل ہونے والے کو مائیکل نظر نہ آسکتا تھا اور پھر ٹائیگر اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اپنے طور پر مائیکل دو گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا تھا۔ اسے دراصل ڈکسن کا انتظار تھا۔ اسے صورتحال کا اندازہ ہو گیا تھا کہ مائیکل نے رابرٹ گروپ کے ذریعے رانا ہاؤس میں میزائلوں سے حملہ کرایا ہے اور ڈکسن یہ حملہ دیکھنے خود وہاں گیا ہے۔ حملہ ناکام رہا ہے اور اب ظاہر ہے ڈکسن واپس یہیں آئے گا اس لئے اسے ڈکسن کا انتظار تھا۔ اس نے مائیکل کو اس لئے بے ہوش کر دیا تھا تاکہ اس کے کسی آدمی کو شک نہ پڑ سکے یا ڈکسن کہیں گڑبڑ کا اندازہ کر

کے واپس نہ چلا جائے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... اس نے حتی الوسع مائیکل کا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"مائیکل میں ڈکسن بول رہا ہوں۔ حملہ ناکام رہا ہے۔ تم فوراً میرے پاس آجاؤ۔ اب ہمیں اس نئی صورت حال پر غور کرنا ہو گا جلدی آؤ"....... دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا۔ ڈکسن یہاں نہ آیا تھا بلکہ اس نے مائیکل کو اپنے پاس بلا لیا تھا۔ چنانچہ اس نے اب ڈکسن کے پاس خود پہنچنے کا فیصلہ کر لیا۔ مائیکل کی اسے فکر نہ تھی۔ وہ اس کی نظر میں انتہائی چھوٹی مچھلی تھی۔ اس نے ڈکسن کو کور کرنا تھا کیونکہ اسے اب معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کو جس ڈکسن کی تلاش تھی وہ یہی ڈکسن ہے اور انٹرکام سے کال آنے کا مطلب تھا کہ ڈکسن اس عمارت کے کسی اور کمرے میں ہے۔ اس لئے اس نے مائیکل کو ہوش میں لا کر اور پھر اس سے پوچھ گچھ کرنے میں وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ چنانچہ وہ آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر دوسری طرف راہداری میں آگیا اس نے دروازہ بند کر دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ راہداری کا اختتام ایک برآمدے میں ہو رہا تھا۔ وہ جب برآمدے میں پہنچا تو وہاں دو مسلح افراد موجود تھے جو ٹائیگر کو اس طرح اس طرف سے آتے دیکھ

کر حیرت سے اچھل پڑے۔

"اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہو۔ کیا میرے سر پر سینگ نکل آئے ہیں"....... ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں اور باس کے آفس سے آپ کیسے آ رہے ہیں"....... ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سی ویو والے راستے سے تمہارے باس کے پاس پہنچا تھا۔ ڈکسن صاحب کا دفتر کس طرف ہے"....... ٹائیگر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ڈکسن صاحب ابھی آئے ہیں۔ ان کا آفس ادھر بائیں ہاتھ کی راہداری کے آخر میں ہے"....... ایک آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں ڈکسن صاحب کے پاس جا رہا ہوں مائیکل ایک اہم پارٹی سے بات چیت کے لئے خاص راستے سے سی ویو گیا ہے تم یہاں خیال رکھنا"....... ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ڈکسن کا دفتر بتایا گیا تھا لیکن وہ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ٹیڑھی نظروں سے ان دونوں کا بھی جائزہ لے رہا تھا اور پھر اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ دونوں مطمئن انداز میں کھڑے تھے۔ وہ تیزی سے گھوما اور پھر راہداری کے آخر میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ چاہتا تو ایک لمحے میں ان دونوں کو قابو کر سکتا تھا لیکن اس طرح ڈکسن ہوشیار ہو جاتا اور وہ اس تک پہنچنے سے پہلے اسے ہوشیار نہ کرنا چاہتا تھا۔ مائیکل کے سی ویو

SCANNED BY JAMSHED

جانے کا اس نے اس لئے کہہ دیا تھا کہ اگر یہ دونوں اس کے آفس جائیں تو اسے خالی دیکھ کر کہیں اسے تلاش کرنا شروع نہ کر دیں۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا اور ٹائیگر نے ایک ہاتھ جیب میں ڈالا اور پھر دروازے کو پوری طرح کھول کر اندر داخل ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کمرہ خالی تھا۔

"بیٹھو مائیکل میں میک اپ صاف کر کے آ رہا ہوں"....... ایک دروازے کے پیچھے سے ڈکسن کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دروازے کی سائیڈ پر پہنچا اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اسے نال سے پکڑ لیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ڈکسن کو بے ہوش کر کے وہ اپنے ساتھ رانا ہاؤس لے جائے گا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی باہر آیا ہی تھا کہ ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور باہر آنے والا سر پر چوٹ کھا کر چیختا ہوا آگے کی طرف گرا۔ اسی لمحے ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور اس کے ساتھ ہی نیچے گر کر اٹھتا ہوا آدمی ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ یہ واقعی ڈکسن تھا کیونکہ عمران نے اسے جو حلیہ بتایا تھا وہ اسی آدمی کا تھا۔ ٹائیگر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جب اسے اطمینان ہو گیا کہ یہ اپنے آپ دو گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا تو اس نے کوٹ

SCANNED BY JAMSHED

کی اندرونی طرف بنی ہوئی خصوصی جیب میں انگلیاں ڈالیں اور چند
لمحوں بعد ایک چھوٹا سا سائیلنسر باہر نکال لیا۔ پھر سائیلنسر ریوالور کی
نال پر فٹ کرتا ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس نے
فیصلہ کر لیا تھا کہ اڈے میں موجود اس مائیکل کے علاوہ باقی تمام افراد
کو ہلاک کر کے وہ اپنی کار اس اڈے کے سامنے والے دروازے کی
طرف لے آئے گا اور پھر ڈکسن اور مائیکل دونوں کو اس میں لاد کر رانا
ہاؤس لے جائے گا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے
رانا ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ عقبی سیٹوں کے درمیان
ڈکسن اور مائیکل بے ہوشی کے عالم میں ایک دوسرے کے اوپر پڑے
ہوئے تھے۔ ان کے اوپر ٹائیگر نے ڈگی سے ترپال نکال کر ڈال دی تھی
تاکہ راستے میں انہیں کوئی چیک نہ کر سکے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اس کے ذہن میں
وہی گڑگڑاہٹ اور خوفناک دھماکوں کی آوازیں گونجتی رہیں لیکن پھر
آہستہ آہستہ اسے محسوس ہونے لگا کہ یہ آوازیں اس کے ذہن میں باز
گشت کے طور پر سنائی دے رہی ہیں جب کہ اس کے اردگرد کا ماحول
پرسکون ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر
بیٹھ گیا۔ اس نے ایک نظر ادھر ادھر ڈالی اور اس کے ساتھ ہی اس کے
منہ سے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ جس
کمرے میں بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا یہ کمرہ رانا ہاؤس کا ہی تھا اور یہ کمرہ عمران
اکثر ایمرجنسی کی صورت میں اپنے آرام کے لئے استعمال کرتا تھا۔
کمرے میں وہ اکیلا تھا۔ جوانا اس کے ساتھ نہ تھا۔ اس نے اپنے جسم پر
نظریں ڈالیں تو یہ دیکھ کر اسے مزید اطمینان ہو گیا کہ اس کا جسم صحیح
سلامت تھا۔ کہیں بھی کسی طرح کی چوٹ کا نشان موجود نہ تھا۔ اس

نے بیڈ سے اٹھنے کے لئے ٹانگیں نیچے کی ہی تھیں کہ دروازہ کھلا اور
جوزف اندر داخل ہوا۔

"آپ کو ہوش آگیا باس ویسے اب میں یہ سوچ کر آیا تھا کہ اب
تک اگر آپ کو ہوش نہیں آیا تو میں طاہر صاحب کو فون کر دوں گا"۔
جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال تھا کہ اب میری آنکھ جنت میں کھلے گی جہاں
خوبصورت حوریں دلکش پھولوں کے ہار لئے کھڑی مسکرا رہی ہوں گی
جسم پر انتہائی نفیس جنتی لباس ہوگا لیکن شاید میری قسمت میں کوئی
گڑبڑ ہے کہ آنکھ کھلتے ہی پھر تم نظر آنے لگ گئے ہو اور تمہیں دیکھ کر
مجھے جہنم کا داروغہ یاد آجاتا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب آپ جنت میں جائیں گے تو میں بھی لازماً وہاں آپ کے ساتھ
ہی ہوں گا کیونکہ آقا کو جنت میں بھی غلام کی بہرحال ضرورت تو پڑنی
ہی ہے"....... جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے تم نے جنت کو بھی اس دنیا جیسا سمجھ لیا ہے۔ وہاں کوئی
آقا غلام کا چکر نہیں ہوگا۔ بہرحال وہ تیز گڑگڑاہٹ اور خوفناک دھماکے
وہ کیا تھے۔ میرا تو خیال تھا کہ میگنم میزائل پھٹ پڑے ہیں اور ظاہر
ہے اس کے بعد رانا ہاؤس کا یہ کمرہ تو کیا ایک اینٹ بھی سلامت نہ
ملتی"۔ عمران نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تھری ڈکٹ ریز فائر کرنے کے لئے کہا تھا لیکن رانا ہاؤس
پر بیس بائیس میگنم میزائل فائر کئے گئے تھے اور میں نے سوچا کہ ہو

SCANNED BY JAMSHED

سکتا ہے کہ تھری ڈکٹ ریز ان سب پر اثر نہ کر سکیں اس لئے میں نے
ایس ٹی ایس فل فائر کر دی تھی"....... جوزف نے جواب دیا۔

"ایس ٹی ایس فل۔ اوہ اسی لئے اس قدر ہولناک گڑگڑاہٹ اور
خوفناک دھماکے سنائی دیئے اور ایس ٹی ایس ریز نے ہی ہمیں اٹھا کر
نیچے پٹخ دیا تھا۔ میں سمجھا میگنم میزائل پھٹ پڑے ہیں"....... عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اچانک اچھل کر نیچے گرنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے
ورنہ میگنم میزائل تو ایک بھی نہ پھٹتا تھا"....... جوزف نے عمران کے
پیچھے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے جب ایس ٹی ایس فل فائر ہو جائیں تو میگنم میزائل کیا
سپر ایس جی میزائل نہیں پھٹ سکتا تھا لیکن اس کی ضرورت نہ تھی۔
تھری ڈکٹ ان کے لئے کافی تھی"....... عمران نے جواب دیا۔

"بس میرے ذہن میں اس وقت یہی خیال آیا اور میں نے فائر کر
دیا"....... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہارے اس خیال نے پتہ ہے کتنا نقصان کیا ہے۔ ایس ٹی
ایس اب دوبارہ ایکریمیا سے منگوانی پڑے گی اور اس کی لاگت لاکھوں
ڈالروں میں ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے تمہارا قصور نہیں ہے تم نے تو
اپنے طور پر اچھا ہی سوچا تھا وہ جوانا کہاں ہے"....... عمران نے
برآمدے میں پہنچتے ہوئے کہا۔

"اسے جلدی ہی ہوش آگیا تھا ویسے وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہا

ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

"اسے مجھ سے پہلے کیسے ہوش آگیا۔ہوش تو مجھے پہلے آنا چاہیئے تھا۔ کمال ہے ذہنی ورزشیں میں کرتا ہوں اور ہوش پہلے جوانا کو آگیا"۔ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ سے صرف پانچ منٹ پہلے اسے ہوش آیا ہے۔ویسے اس میں میری کوشش کا بھی دخل ہے میں نے تجربہ کے طور پر اس کے بوٹ اتار کر اس کے پیروں پر ہلکی ہلکی چوٹیں لگائی تھیں"....... جوزف نے کہا تو عمران تیزی سے مڑا۔

"پیروں میں چوٹیں لگائی تھیں کیوں۔اس سے کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بچپن میں اپنے قبیلے کے وچ ڈاکٹر کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔ قبیلے کے جو لوگ جھیل میں ڈوب کر مرجاتے تو وہ ان کے پیروں پر چھڑیوں سے چوٹیں لگا کر انہیں زندہ کر لیتا تھا۔میں نے سوچا کہ جوانا پر تجربہ کر دیکھوں"....... جوزف نے جواب دیا۔

"تو کیا جوانا مر گیا تھا"....... عمران نے کہا۔

"مرجاتا تو وچ ڈاکٹر کی طرح زور زور سے چوٹیں لگاتا۔زندہ تھا اس لیئے ہلکی چوٹیں لگائی ہیں"....... جوزف نے جواب دیا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"وہ جھیلوں میں ڈوب کر زندہ ہونے والے افراد مرتے نہیں تھے بلکہ یہ سکتے جیسی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے جو اکثر ڈوبنے والوں پر

SCANNED BY JAMSHED

طاری ہو جاتی ہے۔اس کیفیت میں ذہنی اور اعصابی نظام دونوں بیک وقت جام ہو جاتے ہیں اور ان کو چالو کرنے کے لیئے پیروں کے تلووں پر چوٹ لگائی جاتی ہے کیونکہ پیروں کے تلوں میں موجود رگوں کا تعلق براہ راست دماغ سے ہوتا ہے اور شاید اسی لیئے جوانا کا ذہن بھی جلد ہی ہوشیار ہو گیا تھا"....... عمران نے سٹنگ روم میں جاکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔بہرحال میرا تجربہ کامیاب رہا اور جوانا کو ہوش آگیا"....... جوزف نے جواب دیا۔

"اچھا اب بتاؤ کہ وہ میزائل فائر کرنے والے کس حالت میں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"وہ تو فرار ہوگئے۔میں ان میں سے کسی نہ کسی کو ضرور پکڑ لیتا لیکن آپ کو سکرین پر گرتے اور پھر بے حس وحرکت دیکھ کر میں بری طرح بوکھلا گیا۔میں کمرے سے نکل کر دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا۔ آپ دونوں ہی بے ہوش تھے۔میں نے باری باری آپ دونوں کو اٹھایا اور اندر لے جاکر لٹایا۔پھر میں نے آپ کو ہوش میں لے آنے کی کوششیں شروع کیں لیکن اس وقت کال بیل مسلسل بجنے لگی اور مجبوراً مجھے سسٹم آف کر کے گیٹ پر جانا پڑا۔وہاں ہجوم اکٹھا تھا اور پولیس کی جیپیں اور پولیس والے موجود تھے۔لیکن پولیس آفیسر آپ کا واقف تھا وہ آپ کی وجہ سے مجھے بھی جانتا تھا اس لیئے مسئلہ جلد ہی حل ہو گیا میں نے دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آوازوں سے ہی سرے سے

SCANNED BY JAMSHED

انکار کر دیا اور پھر چلا گیا۔ اس کے بعد میں نے مسلسل آپ کو ہوش میں لانے کی کوششیں کیں لیکن آپ اور جوانا کسی طرح بھی ہوش میں نہ آرہے تھے۔ میں نے الماری میں موجود کئی انٹی گیس محلول بھی آزمائے لیکن بے سود۔ آخر تنگ آکر میں نے جوانا پر وچ ڈاکٹر والا نسخہ آزما ڈالا اور پھر وہ حیرت انگیز طور پر ہوش میں آگیا لیکن ظاہر ہے آپ کے ساتھ میں ایسا نہ کر سکتا تھا اس لئے اب میں یہی سوچ کر اندر آیا تھا کہ اگر اب بھی آپ کو ہوش نہیں آتا تو میں طاہر صاحب کو فون کروں تاکہ آپ کو ہسپتال لے جایا جائے لیکن آپ ہوش میں آچکے تھے"۔ جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ میزائل فائر کرنے والے نکل جانے میں کامیاب ہوگئے"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"....... جوزف نے قدرے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

"وہ جن کاروں پر آئے تھے ان کے نمبرز چیک کئے تھے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں وہ موجود ہیں"....... جوزف نے جواب دیا۔

"اور ان افراد کے حلیے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ان کی فلم موجود ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

"او کے فی الحال وہ نمبر لکھ کر لے آؤ۔ میں انہیں چیک کرا لوں"....... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے گھڑی دیکھی اور پھر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے

اندازے کے مطابق اسے ایک گھنٹے بعد ہوش آیا تھا اور اب اسے دراصل ٹائیگر کی طرف سے کسی اطلاع کا انتظار تھا کیونکہ اس کا اندازہ تھا کہ یہ حملہ اس مائیکل کی طرف سے کرایا گیا ہوگا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف ایک کاغذ پر نمبر لکھ کر لے آیا تو عمران نے فون ڈائل کرنے کے لئے رسیور اٹھایا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور جوزف تیزی سے مڑ کر باہر نکل گیا۔ عمران نے بھی اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور پھر وہ اٹھ کر سٹنگ روم سے نکلا اور باہر برآمدے میں آگیا۔ اسی لمحے اس نے ٹائیگر کی کار اندر آتے دیکھی۔ ٹائیگر نے کار پورچ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے میں کھڑے ہوئے عمران کی طرف بڑھ آیا۔

"باس میں مائیکل اور ڈکسن دونوں کو لے آیا ہوں"....... ٹائیگر نے سلام کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈکسن کو۔ کیا یہ وہی ڈکسن ہے جس کا حلیہ میں نے بتایا تھا"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس یہ وہی ہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ گڈ پھر تو تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کہاں ہے وہ"....... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اب تک اس کی ساری پریشانی اس ڈکسن کی تلاش کے سلسلے میں ہی تھی اور اس کام کے لئے کوئی کلیو ہی نہ مل رہا تھا جب کہ ٹائیگر بتا رہا تھا کہ وہ ڈکسن کو لے آیا ہے۔

"کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان دونوں بے ہوش پڑے ہیں"۔ ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان دو آدمی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں انہیں اٹھا کر بلیک روم میں کرسیوں میں جکڑ دو اور پھر مجھے اطلاع دو"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو پھاٹک بند کر کے اب واپس پورچ میں پہنچ گیا تھا۔

"ایک کو میں اٹھالیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور پورچ کی طرف مڑنے لگا۔

"تم ٹھہرو جوزف انہیں اٹھا لے گا۔ تم مجھے تفصیلات بتاؤ کہ یہ ڈکسن کیسے اور کہاں سے تمہارے ہاتھ لگا ہے"...... عمران نے کہا اور واپس سٹنگ روم کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے سٹنگ روم کی طرف بڑھنے لگا۔ سٹنگ روم میں پہنچ کر ٹائیگر نے سی ویو پہنچنے سے لے کر یہاں تک آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"تو یہ میگنم میزائلوں کا حملہ مائیکل نے کسی رابرٹ گروپ سے کرایا تھا جانتے ہو اس گروپ کو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس یہ رابرٹ زیر زمین دنیا کا ایک بڑا مجرم ہے اور اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث رہتا ہے لیکن اس کی کارروائیاں چونکہ اندرون ملک تک ہی رہتی ہیں اس لئے میں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا لیکن اب اس نے رانا ہاؤس پر حملہ کر کے اپنی موت کو خود ہی آواز دے دی ہے۔ ویسے باس جب میں نے رانا ہاؤس پر حملے کی بات سنی تو میں

SCANNED BY JAMSHED

پریشان ہو گیا لیکن جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ حملہ ناکام ہو گیا ہے تو میری تسلی ہو گئی"...... ٹائیگر نے جو عمران کے اشارے پر اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے یہاں میگنم میزائل فائر کئے ہیں اور یہ انتہائی جدید ترین اور خطرناک ہتھیار ہے اس لئے یہ گروپ صرف اندرون ملک عام سے اسلحے کی کارروائیوں میں ملوث نہیں ہے لامحالہ اس کے ذرائع بیرون ملک اسلحے کی بڑی بڑی تنظیموں سے ملے ہوئے ہیں اور میگنم میزائل کے اس طرح کھلے عام استعمال سے بھی یہی محسوس ہوتا ہے کہ ان کے پاس انتہائی خطرناک اور جدید اسلحہ وافر مقدار میں موجود ہے کہاں رہتا ہے یہ رابرٹ مجھے اس کے خلاف فل ریڈ کرانا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا کے شمالی علاقے میں ایک عام سا ہوٹل ہے۔ ریڈ روز ہوٹل۔ یہ اس کا مالک ہے وہیں رہتا ہے۔ ویسے اس ہوٹل کے نیچے اس نے خفیہ جوا خانہ اور بار بھی بنایا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کے اسلحے کے سٹور کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اسی ہوٹل کے نیچے تہہ خانے ہیں وہاں اسلحے کے سٹور موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کہیں موجود ہوں تو میں کہہ نہیں سکتا۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں جلد ہی معلوم کر لوں گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"نہیں یہ کام انٹیلی جنس کرے گی ۔ اب سارے کام کرنے کا ٹھیکہ ہم نے تو نہیں اٹھا لیا"...... عمران نے جواب دیا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"تو آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اطلاع دیں گے لیکن باس انٹیلی جنس کے افراد سے تو ان لوگوں کے خاصے تعلقات ہوتے ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں براہ راستہ ڈیڈی کو اطلاع دوں گا پھر ڈیڈی خود ہی سب کچھ سنبھال لیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ بولنے والا ان کی کوٹھی کا سب سے بوڑھا ملازم احمد دین ہے اس نے کوٹھی میں فون کیا تھا کیونکہ اس وقت دفتر کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

"میں مرکزی سیکرٹریٹ سے بول رہا ہوں ۔ صاحب سے بات کراؤ انتہائی ضروری سرکاری بات کرنی ہے"...... عمران نے لہجہ اور آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں ایسا تحکمانہ پن تھا جیسے وہ مرکزی سیکرٹریٹ کا کوئی بڑا افسر ہو۔

"جی صاحب ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو عبدالرحمن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد عمران کے ڈیڈی کی آواز سنائی دی۔

"آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل صاحب ہیں"۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں تم کون ہو"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن نے چونک کر پوچھا۔

"میں پاکیشیا کا ایک ہمدرد بول رہا ہوں جناب ۔ پاکیشیا کے شمالی علاقے میں ایک ہوٹل ہے ریڈ روز ۔ میں وہاں سے بول رہا ہوں ۔ میرا نام اعظم ہے جناب"...... عمران نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے"...... سر عبدالرحمن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سر میں آپ کو اسلحے کے ایک بہت بڑے ریکٹ کے بارے میں اطلاع دینا چاہتا ہوں ۔ اس ریکٹ کا سربراہ رابرٹ ہے جو اس ہوٹل ریڈ روز کا مالک ہے ۔ ویسے تو یہ عام سا ہوٹل ہے لیکن اس کے نیچے تہہ خانوں میں انتہائی جدید ترین اور انتہائی خطرناک اسلحے کے ڈھیر سٹور شدہ موجود ہیں لیکن اس رابرٹ کے آپ کی انٹیلی جنس کے افسروں سے تعلقات ہیں اس لئے اگر آپ نے یہ کام افسروں کے ذمے ڈال دیا تو پھر ریڈ کامیاب نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تم اپنے متعلق پوری تفصیل بتاؤ ۔ ورنہ میرا وقت ضائع مت کرو"...... سر عبدالرحمن نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے کہ آپ خفیہ کالوں پر کارروائی نہیں کیا کرتے ۔ لیکن میں آپ کو اپنے متعلق زیادہ تفصیل نہیں بتا سکتا۔

SCANNED BY JAMSHED

صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ میں اس رابرٹ کا شریک کار ہوں لیکن اس سے جھگڑا ہو گیا ہے اس لئے میں آپ کو مخبری کر رہا ہوں ۔ اب آپ کی مرضی چاہے یقین کریں یا نہ کریں ۔ خدا حافظ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

" کیا آپ کے ڈیڈی اب کارروائی کریں گے "...... ٹائیگر جو لاؤڈر کی وجہ سے ساری گفتگو سن رہا تھا بول پڑا ۔

" وہ پہلے اپنے کسی بااعتماد مخبر کے ذریعے تصدیق کریں گے پھر ریڈ کریں گے ۔ بہرحال اب کام ہو جائے گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا ۔

" باس دونوں کو کرسیوں میں جکڑ دیا ہے "...... جوزف نے کہا ۔

" او کے آؤ ٹائیگر "...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور پھر عمران کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا ۔

بڑی سی کار بوستان کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر چوہان بیٹھا ہوا تھا عقبی سیٹ پر صدیقی اور خاور تھے اور ان کے درمیان ایک نو دس سال کا بچہ بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے سے ہی دکھائی دے رہا تھا کہ وہ خاصا بیمار ہے آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں ۔ چہرے کا رنگ زرد تھا لیکن اس کے باوجود اس کے چہرے پر مسرت اور آنکھوں میں چمک تھی وہ اس طرح کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا جیسے علاقے کی عمارتوں کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو ۔ تھوڑی دیر بعد کار بوستان کالونی میں داخل ہو گئی ۔ بوستان کالونی کو دیکھ کر بچے کی آنکھوں میں انتہائی تیز چمک ابھر آئی لیکن وہ بولا نہیں ۔ بس دیکھتا ہی رہا ۔ بوستان کالونی کی سڑکوں پر گھومنے کے بعد کار ایک کوارٹر کے سامنے جا کر رک گئی ۔

SCANNED BY JAMSHED

"ہاں یہی میرا گھر ہے۔ یہی میرا گھر ہے"....... اچانک بچے نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چند لمحے پہلے زرد پڑا ہوا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا وہ مسلسل چیخے چلا جا رہا تھا۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ تو واقعی اپنے بندوں پر بے حد رحیم و کریم ہے"....... عمران نے ایک طویل اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔ یہ تو واقعی بول پڑا ہے"....... صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے اندازہ تھا کہ اس کی زبان نفسیاتی دباؤ اور خوف کی وجہ سے بند ہے۔ یہ جب اپنے ماں باپ سے ملے گا تو یقیناً مسرت کی زیادتی کی وجہ سے اس کی بند زبان کھل جائے گی لیکن یہ سب اللہ کا فضل ہے کہ صرف گھر کا دروازہ دیکھ کر ہی یہ بول پڑا ہے"....... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ابو میری امی۔ مجھے باہر جانے دو"....... لڑکے نے اب اپنے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے صدیقی اور خاور سے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم یہاں بیٹھو بیٹے۔ اگر تم اچانک اپنے امی اور ابو کے سامنے چلے گئے تو ہو سکتا ہے وہ خوشی سے ہی مر جائیں۔ ہم پہلے تمہاری امی اور ابو سے بات کر لیں پھر تمہیں ان کے پاس لے چلیں گے"....... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے ابھی لے چلو ابھی"....... بچے نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں"....... عمران نے کہا اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"چوہان تم کار چلا کر اسے اگلے موڑ پر روک لو۔ میں پہلے اس کے والد اور والدہ کو ٹیکل کر لوں ورنہ اچانک اس بچے کے سامنے جانے سے وہ واقعی مر بھی سکتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اس خوشی کے موقع پر کوئی اور حادثہ ہو جائے"....... عمران نے چوہان سے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر بند دروازے پر دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دروازے پر احمد دین نظر آیا۔

"اوہ۔ اوہ جناب آپ آپ"....... احمد دین نے عمران کو دیکھتے ہی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور باہر آگیا۔ عمران نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس سے مصافحہ کیا۔

"میں بیٹھک کھولتا ہوں جناب"....... احمد دین نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس کمرے کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ساتھ ہی موجود بیٹھک کا دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کی نظریں ایک بار پھر کارنس پر رکھے ہوئے بچے کے فوٹو پر پڑیں اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ کمرے کا فرنیچر وہی پہلے والا تھا اور کمرے میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔

"بب بب بیٹھئے جناب میں آپ کے لئے پینے کے لئے کچھ لے آتا ہوں"....... احمد دین نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"نہیں اس تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا آدمی تمہیں رقم دے گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب بڑی بھاری رقم تھی۔ آپ نے بھی بڑی رقم دی تھی میں آپ کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ آپ تو میرے اور میری بیوی کے لئے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئے ہیں۔ ہمارے دلوں سے تو اٹھتے بیٹھتے آپ کے حق میں دعائیں نکلتی رہتی ہیں"...... احمد دین نے جواب دیا۔

"تمہاری صحت بہرحال پہلے سے بہتر نظر آ رہی ہے لیکن کمرے کی حالت وہی ہے۔ کم از کم اس میں نیا فرنیچر ہی خرید کر رکھوا لیتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کی دی ہوئی اور آپ کی بھیجی ہوئی رقم سے میں نے اپنی بیوی کا علاج کرایا ہے۔ وہ بیچاری موت کے دہانے پر پہنچ گئی تھی کیونکہ میرے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ میں اس کا صحیح معنوں میں علاج کراتا لیکن جب رقم ملی تو میں نے سب سے مہنگے ہسپتال میں اسے داخل کرا دیا اور اب جناب وہ پوری طرح صحت مند ہو گئی ہے میں اسے بلاتا ہوں جناب۔ وہ تو روز مجھ سے کہتی ہے کہ مجھے آپ کے پاس لے چلو لیکن میں تو آپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا"...... احمد دین نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے منع کرتا وہ تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا اندرونی دروازے میں غائب ہو گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا اور اس نے آگے بڑھ کر بیٹھک کا

دروازہ بند کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک عام سی گھریلو عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر سرخی موجود تھی اور نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"صحت یابی مبارک ہو بہن اللہ کا فضل ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بہت مہربانی ہے جناب آپ تو ہمارے لئے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئے ہیں۔ میں ہر نماز کے بعد آپ کے لئے دعا مانگتی ہوں۔ ہم غریب لوگ ہیں ہم تو آپ کو دعائیں ہی دے سکتے ہیں"۔ اس عورت نے انتہائی تشکر بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو میرے لئے بہت بڑا خزانہ ہے بہن۔ خلوص بھری ایک دعا کا مقابلہ پوری دنیا کی دولت بھی نہیں کر سکتی۔ ویسے میں آپ کو ایک اور خوشخبری سنانے آیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو دونوں میاں بیوی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ اس بار اس عورت کی جھکی ہوئی نظریں بھی بے اختیار اوپر کو اٹھ گئی تھیں۔

"خوشخبری"...... ان دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"ہاں بہت بڑی خوشخبری ہے۔ آپ کا بیٹا آصف زندہ ہے"۔ عمران نے کہا تو دونوں یکلخت اس طرح ساکت ہو گئے جیسے وہ انسان کی بجائے پتھر کے بت ہوں۔

"کیا یہ خوشخبری نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا آپ۔ آپ۔ سچ سچ کہہ رہے ہیں۔ کیا آصف زندہ

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔میرا بیٹا آصف زندہ ہے"....... یکلخت آصف کی ماں نے رک رک کر کہا۔

"کیا واقعی صاحب۔کیا ہمارا بیٹا زندہ ہے"....... احمد دین کے منہ سے نکلا۔

"ہاں وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ صحیح سلامت بھی ہے۔مارٹی نے آپ کو غلط خبر دی تھی"....... عمران نے کہا تو یکلخت آصف کی ماں لہرائی اور دھڑام سے نیچے گر گئی۔

"اوہ اوہ اسے سنبھالو۔جلدی کرو"....... عمران نے اچھل کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور احمد دین دوڑ کر اپنی بیوی کے پاس پہنچا۔

"پانی لے آؤ جلدی کرو یہ خوشی کی زیادتی سے بے ہوش ہو گئی ہے جلدی کرو"....... عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر آصف کی ماں کا ایک ہاتھ پکڑ کر اسے دوسرے ہاتھ سے رگڑنا شروع کر دیا۔احمد دین دوڑتا ہوا گھر میں گیا اور چند لمحوں بعد وہ پانی سے بھرا ہوا گلاس لے کر آگیا۔عمران نے اس سے گلاس لے کر پانی کے چھینٹے عورت کے منہ پر مارے۔

"اس کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولو"....... عمران نے کہا تو احمد دین نے اس کی ہدایت کی پیروی کی تو عمران نے گلاس میں موجود پانی اس کے حلق میں ڈال دیا اور دوسرے لمحے عورت کے جسم میں لرزش پیدا ہونے لگی تو عمران اطمینان بھرا سانس لے کر سیدھا ہوا اور پھر وہ واپس مڑ کر کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔اسے اب اطمینان ہو گیا تھا کہ

یہ عورت بچ گئی ہے۔اور چند لمحوں بعد اس عورت کی آنکھیں کھل گئیں۔

"میرا بیٹا آصف زندہ ہے۔احمد دین تم نے سنا میرا بیٹا مرا نہیں ہے زندہ ہے"....... اس عورت نے اپنے پر جھکے ہوئے شوہر سے مخاطب ہو کر ہذیانی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو اس طرح بہنے لگے جیسے پرنالے سے پانی بہتا ہے۔

"حوصلہ کرو بہن۔واقعی تمہارا بیٹا زندہ ہے۔احمد دین اسے اندر چھوڑ آؤ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب۔صاحب کیا واقعی آصف زندہ ہے۔کہیں آپ مذاق تو نہیں کر رہے۔جناب۔جناب"....... احمد دین نے رک رک کر کہا وہ ساتھ ساتھ اپنی بیوی کو بھی اٹھ کر کھڑے ہونے میں مدد دے رہا تھا۔

"میں بھلا ایسا سنگین مذاق کیسے کر سکتا ہوں احمد دین وہ واقعی زندہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"کہاں ہے وہ کہاں ہے"....... اس بار دونوں میاں بیوی نے کہا۔

"ابھی آجائے گا۔میں اس لئے اسے ساتھ نہ لے آیا تھا کہ اگر وہ اچانک تم دونوں کے سامنے آجاتا تو تم میں سے ایک خوشی کی شدت سے ہی مر جاتا۔میں بلواتا ہوں اسے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو عمران کالنگ اوور"....... عمران نے کال دینا شروع کر دی۔

وہ دونوں اب حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"یس چوہان اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

"چوہان آصف کو لے کر آجاؤ۔ اب صورتحال نارمل ہو چکی ہے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"دروازہ کھول دو احمد دین اور بہن تم اندر جاؤ"...... عمران نے کہا تو آصف کی ماں دروازے کی اندرونی طرف رک کر کھڑی ہو گئی۔ جب کہ احمد دین تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر عمران اسے ساتھ لئے باہر آگیا۔ اسی لمحے موڑ کی طرف سے کار آتی دکھائی دی اور چند لمحوں بعد وہ ان دونوں کے سامنے آکر رک گئی۔

"ابا"...... یکلخت کار کی کھڑکی سے آصف کی چیخ بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کار کا دروازہ کھلا اور پہلے صدیقی اترا۔ اس کے پیچھے آصف باہر آیا اور دوڑتا ہوا احمد دین کی ٹانگوں سے لپٹ گیا۔

"میرا بیٹا۔ میرا بیٹا۔ میرا لال۔ میرا بیٹا"...... احمد دین وہیں اس سے چمٹ کر بے اختیار رونے لگ گیا۔

"میرا بیٹا۔ میرا آصف"...... اسی لمحے بیٹھک کے دروازے سے آصف کی ماں کی مسرت بھری چیخ سنائی دی۔

"امی"...... آصف جو باپ کی ٹانگوں سے لپٹا ہوا تھا۔ یکلخت اچھل

SCANNED BY JAMSHED

کر علیحدہ ہوا اور دوڑتا ہوا بیٹھک کے دروازے کی طرف دوڑ پڑا اور پھر اندر سے بھی ویسی ہی مسرت بھری آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جیسی احمد دین کے منہ سے نکلی تھیں۔ احمد دین بھی آصف کے پیچھے بیٹھک کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ عمران نے اپنے ساتھیوں کو جو سب کار سے اتر آئے تھے اشارہ کیا کہ وہ بیٹھک کی ایک سائیڈ پر ہو جائیں اور خود بھی وہ سائیڈ پر ہو گیا۔

"عمران صاحب شاید اس سے زیادہ خوبصورت اور مسرت بھرے لمحات اور نہیں ہو سکتے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ سب سے بڑی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اب چلیں عمران صاحب"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں یہ بچہ بیمار ہے۔ اس کے اندر تجرباتی دواؤں کا زہر موجود ہے اس لئے میں احمد دین کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج وہ لوگ خوشیاں منالیں کل اس بچے کو ہسپتال میں داخل کرا دیا جائے گا۔ ورنہ یہ لڑکا واقعی مر جائے گا"...... عمران نے کہا اور صدیقی سمیت باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے احمد دین باہر آگیا۔

"آیئے جناب آپ باہر کیوں کھڑے ہو گئے ہیں آیئے اندر آ جایئے"...... احمد دین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر بیٹھک میں آگیا۔

"جناب میں آپ کا کیسے شکریہ ادا کروں۔ آپ نے حقیقتاً ہم

SCANNED BY JAMSHED

دونوں کو نئی زندگی دی ہے"...... یکلخت احمد دین نے عمران کا ہاتھ پکڑ کر اسے چومتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے، بھائی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو یہ سب اسی کی رحمت ہوئی ہے انسان تو بس وسیلہ بن جاتے ہیں"...... عمران نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے بوتلیں لے آتا ہوں"...... احمد دین نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بیٹھو۔ تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور بازو سے پکڑ کر اسے سامنے کرسی پر بیٹھا لیا۔

"جی صاحب"...... احمد دین نے ضروری بات کا سن کر قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بیٹا آصف بیمار ہے۔ اسے کل ہسپتال میں داخل کرانا ہے اس کا وہاں پورا علاج ہو گا پھر یہ صحت یاب ہو جائے گا۔ آج تم لوگ اسے اپنے پاس رکھو کل وہی آدمی آئے گا جو تمہیں رقم دے گیا تھا۔ تم اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے لینا۔ وہ آصف کو ہسپتال میں داخل کرا آئے گا۔ اس کی ماں وہاں اس کے ساتھ رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ صاحب کہیں کوئی خطرناک بات تو نہیں"...... احمد دین نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"نہیں اللہ کا فضل ہے۔ خطرے والی کوئی بات نہیں۔ دراصل مارٹی اور اس جیسے لوگ یہاں سے بچوں کو اس طرح لے جا کر وہاں

گریٹ لینڈ میں ایسی لیبارٹری والوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے جو ان پر نئی ادویات کے تجربات کرتے تھے۔ ایسے تجربات سے بے شمار بچے مر بھی جاتے تھے۔ چونکہ یہ سب کام خفیہ ہوتا تھا اس لئے اسے چھپانے کے لئے یہ ان کے ماں باپ کو یہاں اطلاع دے دیتے تھے کہ ان کا بچہ مر گیا ہے اور ماں باپ رو پیٹ کر بیٹھ جاتے تھے۔ آصف کو بھی اسی طرح فروخت کر دیا گیا تھا۔ اسے وہاں سے چھاپہ مار کر برآمد کیا گیا ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ اس کی صحت خطرے میں نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کا علاج ضروری ہے۔ اس کے ساتھ کے پچاس اور بچے بھی برآمد ہوئے ہیں۔ ان کا علاج بھی اس کے ساتھ ہو گا۔ تم مرد ہو اس لئے تمہیں میں نے یہ ساری بات بتا دی ہے لیکن تم آصف کی ماں کو یہ سب کچھ نہ بتانا صرف اتنا کہہ دینا کہ آصف وہاں جا کر بیمار ہو گیا تھا اس لئے اس کا علاج ہو رہا ہے سمجھ گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں صاحب آپ کی بہت مہربانی جناب آپ نے یہ نیکی کا کام کیا ہے"...... احمد دین نے کہا۔

"یہ نیکی کا کام تمہاری وجہ سے ہوا ہے احمد دین۔ تم بھی اس نیکی میں شامل ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں۔ میں وہ کیسے جناب"...... احمد دین نے یکلخت چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے وہاں مارٹی کے ہوٹل میں ملاقات نہ ہوتی تو شاید ہم اس خوفناک گروہ کو نہ پکڑ سکتے۔ تم سے ملاقات کے بعد ہم نے مارٹی کو

پکڑنے کی کوشش کی لیکن مارٹی کو قتل کر دیا گیا لیکن ہمیں سراغ مل
گیا تھا اس لئے ہم اس گروہ کے پیچھے لگے رہے اور آخر کار ہم نے ان کے
سرغنے کو پکڑ لیا۔ اس کی اطلاع پر ان سفاک مجرموں کے بڑے سرغنے
پکڑے گئے اور پھر جہاں جہاں سے یہ لوگ بچے پکڑتے تھے وہاں کی
حکومتوں کو اطلاع دی گئی اس طرح پوری دنیا میں ان سفاک
مجرموں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ پھر ان سے ملنے والی اطلاعات پر گریٹ
لینڈ اور دوسرے ملکوں میں واقع ان لیبارٹریوں کی نشاندہی ہوئی جہاں
ان بچوں پر تجربات کئے جاتے تھے۔ وہاں سے بچے برآمد کئے گئے وہاں
سینکڑوں بچے تھے جن میں ہر ملک کے بچے تھے البتہ پاکیشیا کے پچاس
بچے ملے جن میں یہ آصف بھی تھا۔ چونکہ میں نے اس کی تصویر دیکھی
ہوئی تھی اس لئے میں اسے پہچان گیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ جناب انتہائی ظالم لوگ ہیں جو اس طرح معصوم بچوں کو
مارتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو ساری عمر کے لئے تڑپنے پر مجبور کر
دیتے ہیں"...... احمد دین نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ واقعی انتہائی ظالم اور سفاک لوگ ہیں۔ بہر حال اب
پوری دنیا میں ان ظالموں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور
کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور نوٹوں کی ایک
گڈی نکال کر اس نے احمد دین کے ہاتھ پر رکھ دی۔

"میری طرف سے اس رقم سے مٹھائی بانٹ دینا اور ہاں فکر نہ کرنا
آصف کا علاج حکومت کی طرف سے ہوگا"...... عمران نے اس کا

SCANNED BY JAMSHED

کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور احمد دین کی آنکھوں سے ایک بار
پھر مسرت کی شدت سے آنسو نکل آئے اور عمران مسکراتا ہوا بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی طمانیت بھرے
تاثرات تھے۔

"اللہ آپ کو اس کی جزا دے گا جناب آپ جیسے لوگوں کی وجہ سے
یہ دنیا قائم ہے جناب"...... احمد دین نے دروازے سے باہر آتے
ہوئے انتہائی تشکر بھرے لہجے میں کہا۔

"اور تم جیسے لوگوں کی پرخلوص دعاؤں کی وجہ سے ہم قائم
ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران کے ساتھی
بے اختیار ہنس پڑے۔ احمد دین بھی بے اختیار مسکرا دیا تھا۔

ختم شد

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک دلچسپ ناول

مکمل ناول

ریڈ کرافٹ

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم۔ اے

ریڈکرافٹ ـــ جدید اسلحہ خفیہ طور پر تیار کر کے فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم۔

ریڈکرافٹ ـــ جس نے پاکیشیا کے محکمہ دفاع سے ایک فارمولے کی نقل انتہائی پُراسرار انداز میں حاصل کر لی۔ لیکن یہ فارمولا ناقابل عمل اور بے کار قرار دیا جا چکا تھا اور ریڈکرافٹ کو بھی اس کا علم تھا پھر ـــ ؟

ریڈکرافٹ ـــ جس نے اس ناقابل عمل اور بے کار فارمولے سے ایک ایسا ہتھیار کرنے کا فارمولا تیار کرا لیا جو پوری دنیا کے جنگی ہتھیاروں میں انقلاب کا باعث بن سکتا تھا۔

عمران ـــ جسے اس جدید فارمولے کا علم ہو گیا اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اس جدید فارمولے کے حصول کیلئے میدان میں کود پڑا ـــ لیکن باوجود سرتوڑ کوششوں کے وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ کیوں ـــ ؟

ہارڈ گروپ ـــ سابق سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ایک ایسا گروپ ـــ جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کیلئے ان کے مقابلے پر اترا۔

ایک ایسا گروپ جس کی کارکردگی بے مثال تھی۔ کیا یہ گروپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکا ـــ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔

ہارڈ گروپ ـــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کے لئے ایک ایسا ٹریپ تیار کیا جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پھنس کر ہلاک ہونا یقینی تھا۔

- وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ریڈکرافٹ کے سربراہ اور ہارڈ گروپ کے سامنے لائی گئیں اور ان کی تصدیق بھی ہو گئی۔
- کیا عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ـــ ؟
- وہ لمحہ ـــ جب تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق قتل عام کا آغاز کر دیا ـــ کون قتل ہوئے اور کیوں ـــ ؟
- انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔
- بے پناہ سسپنس اور خوفناک ایکشن سے بھرپور ایک دلچسپ اور منفرد کہانی جو ہر لحاظ سے ایک یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ کوئیک ـــ کافرستان کا ایک ایسا بھیانک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اسے قدرتی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیتھ کوئیک ـــ جس کا تجربہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد یکلخت لقمہ اجل بن گئے ـــ مگر پاکیشیا اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرار دے دیا ـــ کیوں ـــ؟

ڈیتھ کوئیک ـــ جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب میدان میں اُترے تو کافرستان کی چاروں ایجنسیاں عمران کے مقابل آگئیں ـــ اور پھر ایک خوفناک ہنگامے کا آغاز ہوگیا۔

- ـــ ایک ایسا مشن ـــ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ـــ کیوں ـــ؟
- ـــ وہ لمحہ ـــ جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا۔
- ـــ وہ لمحہ ـــ جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا ـــ کیوں ـــ؟ کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی ـــ یا ـــ؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی ـــ یا ـــ؟

- ـــ کیا کافرستان اپنے اس بھیانک سائنسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوگیا ـــ؟

انتہائی دلچسپ اور قطعی منفرد انداز میں لکھا گیا

ـــ ایک یادگار ناول ـــ

ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

کاکانہ آئی لینڈ

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

کاکانہ آئی لینڈ ـــ ایک ایسا جزیرہ جس میں ایکریمیا کی خفیہ سائنسی لیبارٹری تھی جہاں دنیا کے انتہائی جدید ترین اور خوفناک میزائل کا تجربہ کیا جانا تھا۔

مادام ریگی ـــ حکومت ساڈان کی ایسی سیکرٹ ایجنٹ جو اپنے گروپ کے ساتھ ریڈ بلاسٹ میزائل حاصل کرنا چاہتی تھی۔ ایک ایسا کردار جس کی ذہانت اور کارکردگی کو عمران نے بھی تسلیم کر لیا۔

پنک فورس ـــ پاکیشیا کی ایک نئی سیکرٹ ایجنسی، جو صرف پانچ لڑکیوں پر مشتمل تھی۔ ایک حیرت انگیز نئی فورس۔

صالحہ ـــ پنک فورس کی چیف جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں ریڈ بلاسٹ کے حصول کا مشن حاصل کر لیا۔ ایک منفرد اور دلچسپ کردار۔

مادام ریکھا ـــ کافرستان پاور ایجنسی کی چیف جو پنک فورس کے مقابلے میں میدان میں اتر آئی اور پھر پنک فورس اور مادام ریکھا کے درمیان خوفناک اور جان لیوا مقابلے کا آغاز ہو گیا۔

کاکانہ آئی لینڈ ـــ جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے جولیا کی سربراہی میں ٹیم بھجوا دی تاکہ پنک فورس کے مقابلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کو ثابت کیا جا سکے۔

کاکانہ آئی لینڈ ـــ جہاں عمران ٹائیگر کے ساتھ اپنے طور پر میزائل حاصل کرنے پہنچ گیا ـــ کیوں ـــ ؟

کاکانہ آئی لینڈ ـــ جہاں ایکریمیا کا سیکرٹ ایجنٹ کراؤن۔ ساڈان کی سیکرٹ ایجنٹ مادام ریگی۔ کافرستان کی پاور ایجنسی۔ پاکیشیا کی پنک فورس۔ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کا ہی علی عمران بیک وقت کام کر رہے تھے۔

- وہ شخصیت ـــ جسے ایکسٹو نے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شمولیت کی منظوری دے دی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ایک نئے ممبر کا اضافہ ہو گیا ـــ وہ شخصیت کون تھی ـــ ؟
- وہ لمحہ ـــ جب عمران نے ایکسٹو کو اس کی سیٹ سے ہٹانے اور اپنے باورچی کو ایکسٹو بنانے کا برسرعام اعلان کر دیا ـــ کیا وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا ـــ کیا ایکسٹو کو علیحدہ کر دیا گیا اور سلیمان ایکسٹو بن گیا ـــ ؟ ایک حیرت انگیز اور دلچسپ سچوئشن۔
- انتہائی تیز رفتار ایکشن ـــ حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات ـــ سانس روک دینے والا سسپنس۔
- ایک ایسی کہانی جسے بجا طور پر جاسوسی ادب میں ایک شاہکار کا درجہ حاصل ہو گا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز میں

مظہر کلیم ایم اے

ایک اور شاہکار ناول پیش کرتے ہیں

● انتہائی لرزہ خیز اور اعصاب شکن واقعات سے بھرپور ● عمران کے ملک کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ایک ہولناک بین الاقوامی سازش ● ایک ایسی سازش جو ہر لحاظ سے مکمل اور جامع تھی اور اس سازش کے مقابلہ میں عمران بھی بے بس ہو کر رہ جاتا ہے ● سازش کامیاب ہو جاتی ہے اور عمران کے ملک پر تباہیاں ٹوٹ پڑتی ہیں۔

کیا عمران واقعی بے بسی سے مجرموں کا منہ دیکھتا رہا ——— یا؟

اسرار و سراغرسانی، سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک لافانی شاہکار

——— آفسٹ طباعت و کتابت

انتہائی خوبصورت سرورق ———

یوسف برادرز، پبلشرز، بکسیلرز، پاک گیٹ، ملتان

عمران سیریز میں ایک خوفناک اور یادگار ایڈونچر

★ بلڈ ہاؤنڈز ——— باچان کی ایک ایسی خوفناک تنظیم جس نے پورے باچان کو اپنی دہشت کے حصار میں لے رکھا تھا۔

★ بلڈ ہاؤنڈز ——— جس کے مقابلے پر آکر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنے جسموں میں دوڑنے والا خون بھی منجمد ہوتا محسوس ہوا۔

★ راچی شنگ ——— بلڈ ہاؤنڈز کا چیف ——— جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پر اس قدر خوفناک عذاب نازل کیا کہ عمران جیسا آدمی بھی چیخنے پر مجبور ہو گیا۔

★ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان جو بلڈ ہاؤنڈز کا خاتمہ کرتے کرتے خود اپنی موت کو دعوت دے بیٹھے۔

★ باچان جیسے جدید ترین ملک میں جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے شاہی جلاد کے سامنے لایا گیا اور پھر شاہی جلاد کا خوفناک کھانڈا حرکت میں آیا اور گردن کٹ کر ایک طرف جا گری۔ کس کی گردن ———؟

★ انتہائی خوفناک اور یادگار ایڈونچر ——— جس میں مسلسل ایکشن کے ساتھ ساتھ عروج پر پہنچا ہوا سسپنس بھی شامل ہے۔ منفرد انداز میں لکھی گئی کہانی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

SCANNED BY JAMSHED

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

شٹلماک ___ اول
سپر آپریشن ___ دوم
آپریشن فائنل کراس ___ سوم
باگوپ ___ مکمل
خاموش چیخیں ___ مکمل
ایکسٹو ___ اول
ایکسٹو کون ___ دوم
کیلنڈر کلر ___ مکمل
گنجا بھکاری ___ مکمل
بلیو فلم ___ مکمل
لیڈیز سیکرٹ سروس ___ مکمل
آپریشن ڈیزٹ ون ___ مکمل
بلیک پرنس ___ مکمل
ڈاگ ریز ___ اول
ڈاگ ریز ___ دوم

باساشی ___ اول
مادام ___ دوم
سلور گرل ___ اول
سلور گرل ___ دوم
راسکلز کنگ ___ مکمل
ایکابان ___ مکمل
ہاراکاری ___ اول
ہاراکاری ___ دوم
ناقابل تسخیر مجرم ___ اول
موت کا رقص ___ دوم
ویدر باس ___ مکمل
عمران کی موت ___ مکمل
زندہ سائے ___ مکمل
بلیک فیدر ___ مکمل
ڈلیشنگ تھری ___ مکمل

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان